

مکتوباتِ افغانی^{۷۲}

حضرت علامہ مولانا شمس الحق افغانی^{۷۲}

بنام

مولانا قاضی عبدالکریم صاحب

مرتب: مولانا عبدالقیوم حقانی

پیشکش: طوبیٰ ریسرچ لائبریری

فہرست مضامین

[illegible]

إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝



دل کی ساری آرزوئیں ہو گئیں آتش بجاں
تو نے اے لطفِ نگاہِ دوست یہ کیا کر دیا

عبارتی

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۷۵	دل ایک شای سرک ہے، جس پر	۶۵	ضمکی حقیقت اور علاج
۷۳	ہر کوئی گزرتا ہے	۶۶	دفعی مرض کے لئے خج دوائی نافع
۷۵	مہشوات الہیہ	۶۶	ہے
۷۶	وقت کو قیمت جانو	۶۶	ازد کسل و تحصیل استقامت کے
۷۷	لفائف اور مشائخ کا تذکرہ	۶۶	لئے نسخہ اکسیر
۷۹	مسائل میں احتیاط کی تاکید	۶۷	مجاہد سے قرب الہی کی راہیں مکمل
۸۰	احساس کثرت سیاحت خود حسانت	۶۷	جاتی ہیں
۸۰	میں داخل ہے	۶۸	راہ تقویٰ فیض اختیار کرنے سے
۸۱	دین کو آلہ اغراض دنیا بنانا غیر	۶۸	صدقات کی جرئت جاتی ہے
۸۱	موزوں ہے	۶۹	توبہ خفی کا حکم علاج بھی تہذیب توبہ ہے
۸۱	امارہ کیلئے ذکورہ کی شرط پر اجتماع ہے	۶۹	علم کے ہتھیار سے نفس اور شیطان کو
۸۲	مدرسہ کا قلعی نقصان نفع مظلون کے	۷۰	مارا جاسکتا ہے
۸۲	مقابلہ میں زیادہ قابل توجہ ہے	۷۰	وساوس ایمان کی علامت ہیں
۸۲	دستار بندی حضرت مدنی میں تکمیل	۷۰	معصیت سے قلب کو بچانے اور نفس
۸۲	نسبت تشہید کی طرف اشارہ ہے	۷۱	کو کچلنے کا طریقہ
۸۳	عداوت نفس و شیطان کا تصور کر کے	۷۱	تم اپنا کام کئے جاؤ 'سراج اللہ کے
۸۳	مقابلہ کیا جائے	۷۱	حوالے کرو
۸۳	مسلم کی شان ہے ' لایمخالون	۷۲	سستی اور کالی کا علاج
۸۳	لوعۃ لائم	۷۲	اجتناب سنت اور عیسیٰ حدیث کا عالم
۸۵	حضرات دلیع بند کے اکابر کی نسبت	۷۳	بالا میں شہرہ

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۴۱	کتاب میں درج مقدمہ کی	۴۱	حزم اور احتیاط کی ضرورت
۵۳	وضاحت	۴۳	استقامت فوق انکرامت
۵۳	عمودیت کی دلیل و حجاب سرورنی	۴۴	اصل شئی اطاعت ہے کیفیت نہیں
۵۳	القلب	۴۵	مکتوب الیہ کی وضاحت
۵۵	کسل اور معاصی سے بچنے کا علاج	۴۶	استقامت بدون الاحوال زیادہ
۵۶	خلع غلت ' علم میں برکت کی	۴۷	کمال ہے
۵۶	بشارت ' نسبت تشہید میں رسوم	۴۸	مکتوب کا خلاصہ
۵۶	اور وقت ظہور وعدہ کی طرف اشارہ	۴۹	راہ سلوک میں ذکر الہی اور رضاء حق
۵۷	تکرار سے تسہیل پیدا ہوگی	۴۹	کو مطلوب بنانا مقصود ہے
۵۸	عیال راجہ بیان	۴۹	مکتوب بالا کی وضاحت
۵۹	فروع علم کا ہدف حاصل نہ ہو سکے تو	۵۰	اصلاح نفس کی طرف ہر وقت توجہ
۵۹	عہدہ چھوڑ دیں گے	۵۰	ضروری ہے
۶۰	معصیت سے حفاظت کے لئے	۵۱	حاقیہ الامور حضرت حق جل جہدہ
۶۰	تین امور کی ضرورت	۵۱	کے ہاتھ میں ہے
۶۱	مقام تقویٰ	۵۱	مکتوب الیہ کی وضاحت
۶۱	تہذیب مدرسے قلبی سرت	۵۱	جج میں تجارت کا حکم ' کالیف سے راہ
۶۱	تردامن عصیان کی مغفرت کا سامان	۵۱	نبات معلوم کرنے کا طریقہ
۶۲	وضاحت خط ۱۲۱ مکتوب الیہ	۵۲	مکتوب شریف کے آخری جملے کی
۶۲	حضرت شیخ الہند کا یہ انہ سالی میں	۵۲	وضاحت اور ایک لطیفہ
۶۳	تہذیب کا اجتماع	۵۳	تحقیق نسبت مع الشیخ کی دلیل

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۲۱	قہن دین کا تعلق جو رہا ہے، وقار عن الدین کی ضرورت ہو کہ ہے۔	۱۱۳	مقام حسین کو دوام نہیں قلبی تعلق کی وجہ سے جلسہ میں
۱۲۱	ایک اجتماعی اور مستحکم تعینی ادارے کی ضرورت	۱۱۳	سرکرت کی خواہش ہے انصار کی صورت میں اطلاع کا
۱۲۲	لا تضییع فی النوم رسوخ محبت الہی وحب رسول صلی علیہ	۱۱۴	اجتماع ناجائز ذرائع سے حج پابند ہے اللہ
۱۲۲	دوسرا قہن کی ضرورت مؤمنین کو خیر و عافیت کی اطلاع	۱۱۵	کی عظمت و حول معاصی کا سبب ہے۔
۱۲۳	دینے کا اجتماع رسالہ کشمیری اور اہل ایت و الجواہر۔	۱۱۶	رسید خط کا اجتماع انکیشن لانے سے معذرت، غیر
۱۲۳	قنات قلبی دور کرنے کا وظیفہ علم کی روح فکر آخرت ہے نصرت	۱۱۶	سرکاری ادارہ تحقیقات اسلام کے قیام کی ضرورت
۱۲۶	وحییت حدیث کی جدوجہد کی زیادہ ضرورت ہے	۱۱۶	استقامت علی الدین کا کوئی قسم بہل نہیں
۱۲۷	تصنیف کے سلسلے میں احتیاط ضروری ہے	۱۱۷	بام رمضان ما قرآن ہے تدریس کی ضرورت گھر کے بجائے
۱۲۸	روح ترقی مدرسہ اخلاص و اجتماع مرضات اللہ پر ہے	۱۱۸	بیرون تدریس کی اہمیت برکات رمضان سے حرمان علامت
۱۲۹	امام غزالی کی اربعین فی احوال الدین روح و دین کی جامع ہے۔	۱۱۹	شکوات ہے مدرسہ صولات شریعت ہے۔

[illegible]

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۳۳	تفہیم عالمی قوانین سے اقتدار کی	۱۳۳	نقاوت کمالات دنیوی کا نتیجہ نقاوت
۱۳۳	موت نہیں بلکہ بقولیت ہے۔۔۔	۱۳۰	مراتب آخرت مرتب ہوتا ہے۔۔۔
۱۳۵	”مستحب سوشلزم اور اسلام“ مفصل	۱۳۲	قیام لیل اور تلاوت قرآن سے
۱۳۶	اور جامع ہے۔۔۔	۱۳۳	حرمانِ محبت ایک عظیم مصیبت ہے۔۔۔
۱۳۶	کوالا لپور کا نظرس۔۔۔	۱۳۳	دفع اعداء کا وظیفہ۔۔۔
۱۳۶	شیخ افغانی کی تجویز سے سب نے	۱۳۳	خدا خود میرے سامان است ارباب
۱۳۶	اتفاق کیا۔۔۔	۱۳۳	توکل را۔۔۔
۱۳۷	چار رنگ کی اجازت کا اثبات۔۔۔	۱۳۵	برکات قرآن اور برکات رمضان
۱۳۷	خاندانی منصوبہ بندی پر بحث۔۔۔	۱۳۵	میں شدید مناسبت ہے۔۔۔
۱۳۷	نقل العین والقلب من المعیت	۱۳۹	عظمت الہی کا استعلاء منہج راج
۱۳۷	الجلیلہ الی العریض۔۔۔	۱۳۶	سلوک ہے۔۔۔
۱۳۸	مؤمنین کے لئے دعاؤں کا اہتمام۔۔۔	۱۳۸	بعض منامی تعبیرات و معجزات۔۔۔
۱۳۹	والدہ مرحومہ کی وفات پر تعزیتی	۱۳۹	ذکر اہم ذات کی تہنیتیں۔۔۔
۱۳۹	کتوب۔۔۔	۱۳۹	بدن، اولاد اور اسوا میں تصرف
۱۴۱	افغانی لائف بک کی چیز ہے طالب	۱۴۰	فعل الہی ہے۔۔۔
۱۵۱	علم کو بھی اذکار کی کچھ چاشنی ہے۔۔۔	۱۴۰	عمر کا ایک ایک لمحہ اربوں روپے سے
۱۵۲	مولانا مفتی محمود سے مشاورت پر اظہار	۱۴۰	زیادہ قیمت رکھتا ہے۔۔۔
۱۵۲	ایمان دان دست۔۔۔	۱۴۱	جوانی لائف صحیفہ بدن کتابوں کی
۱۵۳	جامعہ اسلامیہ بہاولپور میں ملازمت	۱۴۱	اشاعت عام اور لاڈلے پیکر پر سلطان
۱۵۳	کا آخری سال۔۔۔	۱۴۳	صورت اور روح احکامات

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۶۵	ضعف وامراض کے باوصف	۱۵۳	مردم کے بعد نزول بڑا ساتھ ہے
۱۶۶	معمولات میں فرق نہیں آیا۔۔۔	۱۵۵	نصرت الہی کیلئے ولایت شرط ہے۔
۱۶۶	حکومت کا رئیس الجامعہ کے عہدہ پر	۱۵۵	مولانا خیر محمد جاندھری تمام طبقتوں
۱۶۸	امراؤۃ المعارف کی اشاعت۔۔۔	۱۵۶	کیلئے نقطہ اتصال تھے۔۔۔
۱۶۸	شخص المعرفان۔۔۔	۱۵۶	مہبران قوی اسمبلی کے ایمان کا
۱۶۸	سقوطِ مشرقی پاکستان کا صدمہ۔۔۔	۱۵۷	اتقان۔۔۔
۱۶۹	ترجمہ علی الصفا زکی و اشاعت۔۔۔	۱۵۷	تلاوت خالق کائنات سے حکما ہم
۱۷۰	الہیہ کی بیماری اور معالجہ و خدمت۔۔۔	۱۵۷	کلامی و حاضری دربار الہی کی عظیم
۱۷۱	غیب سے اعجازی نصرت کا اظہار۔۔۔	۱۵۷	نعت ہے۔۔۔
۱۷۲	خدمت دین جوش نظر ہونا چاہئے	۱۵۸	دورانِ امراض دل مطمئن تھا کہ یہ
۱۷۲	تدریس پر مسرت شرح صدر اور	۱۵۸	کفارۃ ذنوب کا سامان ہے۔۔۔
۱۷۲	اعانت و فیضانِ علم کی دعا۔۔۔	۱۵۹	دعا اور بزرگوں کے دو حکیمانہ نسخے
۱۷۳	مرضِ مومن کفارۃ ذنوب ہے۔۔۔	۱۶۰	برائے دفعِ بواسیر۔۔۔
۱۷۳	درس قرآن کے انوار و برکات اور	۱۶۱	دفع مرض عقدہ علمی کے حل کے
۱۷۳	نقدِ مشرقات۔۔۔	۱۶۱	وفاائف۔۔۔
۱۷۵	تعلق مع اشخ اور تکمیل سلسلہ کے	۱۶۱	ادوات خاصہ میں دعاؤں کا اہتمام۔۔۔
۱۷۵	منامی اشارات۔۔۔	۱۶۲	تفہیم و تکمیل آئین کی مساعی۔۔۔
۱۷۷	مؤمنین کے غیر شرعی حرکات کے	۱۶۳	کتوب الہی کی وصیت۔۔۔
۱۷۷	ارتکاب پر اظہارِ غموس۔۔۔	۱۶۳	حضرت کشمیری کی درس کتاب دست
۱۷۷	اوامر الہی کی بجا آوری اور منہیات	۱۶۳	سے دلچسپی۔۔۔
۱۷۷	سے اجتناب روح تصوف ہے۔۔۔	۱۶۳	مختلط اور معصوم میں فرق۔۔۔



عرض مرتب

الحمد لحضرة الجلالة والصلاة والسلام على خاتم الرسالة وعلى آله واصحابه وازواجه وذرياته واتباعه اجمعين الى يوم الدين

مقدمہ ادب میں اکابر اور مشاہیر شخصیات کے جن کمالات و خصائص کو بطور خاص جو مقبولیت و محبوبیت حاصل ہوئی، وہ ان کے علمی و ادبی و تعلیمی و تحقیقی و ادبی و اصلاحی اور رشد و ہدایت سے پر نور مکاتیب اور وقیع تقریریں بھی ہیں۔ ہمارے بزرگ و علماء اور صوفیاء نے خطوط سے اپنے شاگردوں و پیروؤں اور مریدوں کی تعلیم و تربیت کا کام لیا۔ دینی مسائل اور رشد و ہدایت کا ذریعہ بنایا۔ اکابر علماء کے یہ مکاتیب مختلف علوم و فنون کے پیش بہا علمی ذخیرے ہیں۔ مکتوبات محمد الف ثانی اور مکتوبات شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی اس کی حشود مثالیں ہیں۔

استاذی و استاذ العلماء اپنے مربی و محسن شیخ الفیض حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچوی دامت برکاتہم دارالعلوم دیوبند کا شمار ان چند خوش نصیب اور ممتاز ہستیوں میں ہوتا ہے، جنہیں وقت کے مشاہیر اہل علم و ادب، مشائخ و صوفیاء سے استفادہ تعلقات اور بڑے بڑے لوگوں سے مراسلت کا موقع ملتا رہا۔ حضرت قاضی صاحب مدظلہ

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۹۳	معمولات پر استقامت و دلیل تعلق	۱۷۸	بعض رویا کے دلچسپ تعبیرات اور منامی ہدایات و ہنرات
۱۹۳	مع اللہ ہے	۱۸۰	مقام خوف کے ظہر سے احساس عصیان بھی موجب برکت ہے۔
۱۸۲	والدین کا ادب و احترام بہر حال ضروری ہے۔	۱۸۲	سفارش مسنونہ
۱۹۵	استقامت قیام کی توفیق و دلیل مقبولیت ہے۔	۱۸۳	خواب میں زندہ عالم کی موت واقع ہوتے دیکھنے کی تعبیر
۱۹۶	احباب و متعلقین کیلئے جواب خطوط کا اہتمام	۱۸۳	خواب میں رؤیت عجب و دیگر امور دیکھنے کی تعبیر
۱۹۶	بہر مطلوب کے لئے وظیفہ	۱۸۵	تجربہ میں اضافہ پر استقامت کی دعا۔
۱۸۵	فیوض حرمین سے استفادہ کی ضرورت حج کے بعد مصیبت سے	۱۸۶	زیارت منامی و دلیل رہبر روحانی ہے
۱۹۷	اجتناب کی تاکید	۱۸۷	منامی ہنرات و اعلاں کا شمر ہے۔
۱۹۷	موسطین کیلئے کمال و اکمال کی دعائیں	۱۸۸	المصنف عبدالرزاق
۱۹۸	دوام تلاوت و اشغال پر سرمت اور علمی تعلق پر اہتمام	۱۸۸	فتویٰ کی تشریح
۱۹۸	تالیف تعلق پر اہتمام	۱۸۹	قبر عالم آخرت کا دروازہ ہے۔
۱۹۸	تالیف تعلق پر اہتمام	۱۹۰	سلف کی تعلیم پر وقیع عربی تحریر
۱۹۹	تالیف تعلق پر اہتمام	۱۹۱	آیت لا تسقطوا من رحمۃ اللہ کا مراقبہ
۲۰۰	تالیف تعلق پر اہتمام	۱۹۲	قابل غبطہ ہنرات
۲۰۲	تالیف تعلق پر اہتمام	۱۹۳	خانگی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے اوراد و وظائف

دسیوں کتابوں کے مصنف، عظیم مفکر و فقیہ اور احقر کے درس افغانی کے اولین استاذ و مربی ہیں۔ اپنے تعلیمی ایام کے بالکل آغاز کار میں حضرت قاضی صاحب نے صرف مجھے جن تہما خصوصی شفقت و محبت سے حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی "ارشاد افغانین" درسا پڑھانا شروع کر دی تھی، جو تصوف و سلوک میں ابتدائی لیکن معر کے کتاب ہے۔

آپ کی حیثیتوں سے ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ ذمہ دار اسماعیل خان کے معروف مدرسہ رحیم المدارس کے بانی و مجتہد بھی ہیں۔ شیخ الحدیث بھی ہیں اور شیخ التفسیر بھی، مفتی بھی ہیں، مدرس بھی، قلم و قراطس سے شغف بھی ہے، تقریر و بیان کی ذمہ داریاں بھی، شرعی مسائل میں عوام کے رہنما و مقتدی بھی ہیں اور علاقائی مسائل اور مشکلات میں مرجع خلافت بھی۔ آپ کو وقت کے بلند پایہ محدث شیخ العرب و انجم حضرت مولانا حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ اور بلند پایہ شیخ، امام العصر حضرت مولانا علامہ شمس الحق افغانی قدس سرہ سے شرف تلمذ بھی حاصل ہے اور شرف بیعت و سلسلہ مکاتبت بھی رکھتے ہیں۔

آپ کے پاس مکاتیب افغانی "کا بہت بڑا ذخیرہ جمع ہے۔ مکاتیب افغانی" کا شمار تاریخی اہمیت کے علمی و روحانی اور اصلاحی شہ پاروں میں ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنی زندگی میں اپنے بزرگوں، خوردوں اور معصروں کو ہزاروں کی تعداد میں خطوط لکھے، جو تاریخ کا گر افندہ سرمایہ ہیں۔ علامہ شمس الحق افغانی نور اللہ مرقدہ ایک بلند پایہ شیخ الحدیث، بے مثل مفکر، عظیم المرتبت فقیہ اور دیگر علوم و فنون کے جید محقق عالم تھے۔ بیسویں صدی کی ابتداء میں علوم و معارف کا یہ سورج خلسہ چا رسدہ کے ایک گاؤں ترنگزئی کی وادیوں میں طلوع ہوا اور ایک عالم کو نور ہدایت کی کرنوں سے منور کر گیا۔

آپ کی جہ جہت شخصیت سے نہ صرف برصغیر بلکہ جزیۃ العرب اور دنیا کے اسلام کے چپہ چپہ میں رہنے والے معارف ہیں۔ علامہ افغانی "کی علمی خدمات و مساعی قابل ستائش ہیں۔ آپ نے نہ صرف دینی اداروں میں اپنے علوم و معارف سے طلبہ کو بہرہ

دہر فرمایا بلکہ سیاسی میدان میں ریاست قلات کی وزارت معارف الشریعہ کا منصب سنبھال کر نظام مصطفیٰ علیہ السلام کی عملی افغانی بھی فرمایا اور جب محسوس ہوا کہ اللہ کے قانون پر انسانی قانون کی بالادستی قائم ہو رہی ہے تو وزارت کے عہدے کو ٹھوکر مار کر علماء حق کے کردار اور اسلاف کی روایات کو زندہ فرمایا۔

حضرت العلماء انور شاہ کشمیری آپ کے محبوب استاذ تھے۔ دیوبند میں آپ نے ان سے حدیث کی کتابیں پڑھیں۔ علامہ کشمیری کو حضرت افغانی "سے بہت محبت تھی۔ وہ اپنے لائق شاگرد کو دل کھول کر دعائیں دیتے۔ یہی محبت و شفقت اور بہت نامہ تھی کہ اللہ کریم نے استاذ کے علوم و فیوض کو شاگرد پر ایسے القافریاد کیا کہ وہ استاذ کی زبان بن کر ان کے علوم و معارف کی ترجمانی کرنے لگے۔ علامہ کشمیری کے علم علامہ افغانی "کے سینے میں خصل ہو گئے۔ حضرت افغانی "خود فرماتے تھے کہ میں اپنے سارے اساتذہ میں سب سے زیادہ علامہ کشمیری سے متاثر ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کا کردار عمل علامہ کشمیری کا عکس نظر آتا تھا۔

۱۹۶۷ء میں جب اسلامی نظریاتی کونسل کی تشکیل ہوئی تو حضرت افغانی "کو پندرہ سال کے باوصف اس کونسل کا رکن نامزد کیا گیا اور آپ کے علم اور تجربہ سے کئی سال تک فائدہ حاصل کیا جا رہا ہے۔ آپ کی زندگی اور سیرت و کردار تاریخ اسلام کا سنہری باب ہے۔ علامہ دیوبند میں تمام اکابر کی یہ خصوصیت رہی ہے کہ انہیں علوم نبوت اور معارف ظاہری و باطنی سے سرفرازی حاصل ہوئی۔ علامہ افغانی "نے بھی صرف حروف و نقوش کے علم پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ تزکیہ نفس اور علوم باطن کے میدان میں قدم رکھا تو حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی کے پاکیزہ دامن سے وابستگی اختیار کر لی۔ ان کی صحبت سے فیضیاب ہوئے اور اپنے شیخ کے رنگ میں رنگ گئے۔ آخر دم تک ان کے معمولات حضرت تھانوی کے طریق پر رہے اور علمی اہل انداز حضرت علامہ انور شاہ کشمیری کے طرز

عراق پر جانے کا ہے۔ اسی طرح شرائط معلومہ کے ساتھ عصر کی نماز کو وقت سے پہلے پڑھنا اور مغرب کی نماز کو جان بوجھ کر وقت خالص سے مؤخر کرنا یہ سب احکام اس کی کئی علاقہ میں ہیں کہ اب یہ مسلمان بندہ اللہ کا واقعی عاشق ہے، جو اس وقت عقل سے بیگانہ اور فہم انسانی سے بہت آگے نکل چکا ہے۔

یہی درجہ فنا ہے۔ حضرت مولوی صاحبان کے نفیات سے تو واقف تھے ہی کہ مولویت کے ساتھ مرض تشہیر کا داعیہ ہوتا ہی ہے، اس لئے زور دے کر فرمایا کہ اس سے بچنے کی کوشش کرنا، اسی میں فرمایا کہ تمہارے سبھانے کو تلاوتا ہوں کہ میں کچھ عرصہ مدینہ پاک رہا ہوں اور وہاں شیخ عراقیؒ کی مجلس میں مسلسل حاضری دیتا رہا، مگر نشست و برخاست اور گفت و شنید سے حضرت شیخ عراقیؒ کو یہ اعزازہ نہیں ہونے دیا کہ میں ایک دینی طالب علم بھی ہوں، ایک دن اکیلے میں کوئی مشکل کتاب دیکھ رہا تھا کہ حضرت تشریف لائے۔ میں اٹھا، کتاب ہاتھ میں تھی، اسی دن حضرتؒ کو معلوم ہو کہ میں دارالعلوم دیوبند کا مدرس بھی ہوں۔

استاذی حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب دامت برکاتہم کے نام مکاتیب افغانیؒ کے گرانقدر علمی ذخیرہ کا طبع ہوا تو جیسے دھبہ ہے آب و گیاہ میں پیاسے کو پانی کی جھلک نظر آ جائے۔ ان مکاتیب قدسیہ کو تاریخ کا حصہ بنا کر افادۂ عام کی غرض سے کتابی شکل میں شائع کرنے کے لئے حضرت استاذ مدظلہ کے چاشمین و فرزند کبیر استاذ محترم مولانا قاضی عبدالعلیم صاحب دامت برکاتہم سے رابطہ ہوا۔ باہم مشورہ سے مکاتیب قدسیہ کی اشاعت کے لئے حتمی درخواست حضرت استاذ محترم مولانا قاضی عبدالکریم صاحب دامت برکاتہم کی خدمت میں پیش کی گئی، جو نہ صرف بخوشی قبول فرمائی بلکہ حوصلہ افزائی اور دعاؤں سے بھی نوازا، جس سے مزید ہمت بندھی اور حوصلہ بڑھا۔ آپ کی خصوصی توجہات اور

درکے جام شریعت، درکے سندان عشق

ہر ہونٹ کے عائد جام و سندان باطن

کتاب خدا کے کپڑے لٹکے شدہ تمام مسودات سمیت احقر کے عرضی مرتب پر استاذی انکریم حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب دامت برکاتہم نے جب نظر ثانی فرمائی، تو عرضی مرتب میں درج ذیل مزید اضافہ بھی فرمایا، جو میں وعین اُن ہی کے الفاظ میں شریک خدا ہے۔

استاذنا کار و عبد انکریم غفرلہ والہ یہ !

”قادر ہے میں جہاں تک سنا یا قابل کسی نقشہ میں بھی نظر سے گذرا ہے۔

آپ اپنے آباء کرام سے نسبت باطنیہ میں مجاز ہیں اور تشہید یہ میں حضرت

علاء الدین عراقیؒ سے آپؒ کو اجازت حاصل ہے۔ آپؒ ایک سال تک

مدینہ منورہ میں اقامت پذیر رہے ہیں اور حضرت عراقیؒ قدس سرہ سے

استفادہ اور استفادہ کا اقداس کا کارہ راقم الحروف عبدالکریم کلاچوی کو اس

تقریب سے سنایا کہ میں ۱۳۹۷ھ میں پہلی بار حج بیت اللہ اور زیارت روضہ

رسول اللہ ﷺ کے سفر پر جانے والا تھا۔ حضرت مرحوم نے اذرائے صبح و

خیر خواہی فرمایا..... کرج کی عبادت تو سرا سر دیوانگی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ

میں فنا ہو جانے کی عبادت ہے۔ دیکھئے! بیت اللہ کے ارد گرد گھومتا بار بار

گھومتا اور اس گھومنے کو عبادت سمجھنا اسی طرح صفا اور مروہ کے درمیان چکر

لگانا، پھر ملطین اخضرین ہزستوں کے درمیان کوئی بھی چیز دیکھے بغیر دوڑنا

تیز چلنا اس پر غور ہونا، اسے رضا و اطمینان کا ذریعہ خیال کرنا پھر حرات پر

کنگر لگنا بارہا، عرفات کے میدان پر لاڑنا چٹھنا، ایچ واعرہ کرج تو نام ہی

دعا پائے نیم شب کی برکات و ثمرات کی ایک جھلک دینی و ملی مرکز جامعہ ابو ہریرہ کی شکل میں بھی ظاہر ہوئی ہے۔ یہ پورا بھی انجی کا صدقہ جاریہ ہے جو آپ بچہ اللہ ایک تبار اور شمر آ و درخت بن چکا ہے۔ والحمد للہ علی ذلک حمداً کثیراً۔

حضرت الاستاذ مدظلہ کی محبتوں، شفقتوں، معائناتوں اور اس فرماؤں کا یہ عالم ہے کہ انتہائی مصروفیات، حیرانہ سالی اور عوارض و امراض کے باوجود اتنی دور دراز سفر کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے نوشہرہ بھی تشریف لائے۔ جامعہ ابو ہریرہ کو اپنے قدمِ صیانت لڑو سے سرفراز فرمایا، اور احقر کو اعزاز بخشا.....

ع کلا و گوشہ ہماں بہ آسمان رسید

ایک ہفتہ تک اپنے اس گلشنِ علوم نبوت میں رونق افروز رہے۔ اپنے فرمودات سے علوم و معارف کے چشمے بہاتے اور تشنگانِ علم کی پیاس بجھاتے رہے۔ جلوہ آرائیاں اور وصال کی لذتیں حاصل رہیں۔ اس دوران ”نجم التناویٰ جلد اول“ کی کپوزنگ، ترتیب و اصلاح اور تصحیح کا کام اپنی عمرانی میں کرتے رہے۔ حضرت مدظلہ کی یہاں موجودگی کے ایام جامعہ کے لئے باعثِ خیر و برکت اور ہم گناہ گاروں کے لئے باعثِ اعزاز و افتخار ثابت ہوئے۔ واجوہم علی اللہ۔

اب چونکہ کبریٰ بضعف اور عوارض و امراض کی وجہ سے سفر مشکل ہو گیا ہے۔ لہذا اپنے گھر اور مدرسہ عربیہ نجم المدارس کلاچی میں ہی قیام رہتا ہے۔ وہاں بیٹے کبھی لنگو شفتت و محبت ہم گناہ گاروں پر رہتی ہے۔ خصوصی توجہات اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ شج و حوصلہ افزائی سے پھر پورے مکاتیب مبارکہ سے بھی سرفراز فرماتے ہیں۔ واجوہم علی اللہ۔ حضرت کے یہ مفصل اور مختصر مکاتیب بھی مستقبل میں تاریخ کا حصہ بنیں گے۔ ان شاء اللہ۔

مکاتیب قدسیہ کی کپوزنگ کے بعد نظریاتی اور اصلاحی حضرت الاستاذ مدظلہ خود

بھی فرماتے رہے اور استاذ اکرم حضرت مولانا محمد زمان صاحب مدظلہ بھی اس میں بھرپور معاونت فرماتے رہے۔ بہر حال ہر دو حضرات پروف ریگ ایک اور تصحیح پر توجہ فرماتے اور وقتاً فوقتاً گرفتار اور مفید مشوروں اور ہدایات سے بھی نوازتے رہے۔ حضرت قاضی صاحب مدظلہ اپنی ایک تحریر میں فرماتے ہیں کہ:

”مکاتیب قدسیہ پہلے کسی بھی صاحب نے طلب کئے تھے۔ غالباً شائع نہیں کئے۔ اس دفعہ آپ صاحبان کی طلب یا تجویز کا خاص اثر اور بہت بڑا فائدہ یہ ہوا کہ ان سب کی جدید زیارت نصیب ہوئی۔“

یقیناً حضرت العلماء افغانی“ جیسے جامع العلوم علماء کرام اب تاریخ کے اوراقِ ہدایات و مکاتیب اور ان کی تحریروں میں ہی دیکھے جاسکتے ہیں۔ ایسے حضرات اب نایاب نہیں تو کم یا کم ضرور ہو چکے ہیں۔

علامہ افغانی“ کے مکاتیب میں ان کی سوانح حیات کا رنگ اور عادات و خصائل کا باب بھی نظر آتا ہے۔ مکاتیب قدسیہ کا یہ مجموعہ علامہ افغانی“ کی شخصیت، افادات اور ان کے علوم و معارف کو تحارف کرانے میں مفید ثابت ہوگا۔

ایسی ٹاپلہ روزگار و ہستیاں جن کی زندگی شرافت، تقویٰ، اخلاص، لہیت، تعلیم و تعلم اور تصنیف و تالیف سے عبارت ہو، ان کی علمی کاوشیں، حالات و واقعات زندگی، مکتوبات و تحریرات کو مرتب کر کے نسلِ نو کے سامنے پیش کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

مکاتیب قدسیہ“ حق پہ حق دار رسید“ کے مصداق قوم کی امانت کو تاریخ کے اوراق میں محفوظ کر کے مقرر عام پر لانے کی ایک ادنیٰ سی کاوش ہے۔ اللہ کریم اسے عوام و خواص کے لئے باعثِ استفادہ ثابت کرے۔

اس مجموعہ کی تیاری میں معاونت کرنے والوں و دعاؤں میں یاد رکھئے والوں اور

تخلصین احباب کی نیک تمناؤں پر شکر گزار ہوں۔ بالخصوص استاذِ کرم حضرت مولانا محمد زمان صاحب، حضرت مولانا سید محمد حقانی مدرس جامعہ ابو ہریرہؓ، برادرِ محترم مولانا جان محمد رکن القاسم اکیڈمی، برادرِ محترم جناب محمد شفیق عالم کشمیری، عالم ماہنامہ القاسم کا ممنون احسان ہوں کہ وہ کتاب کے تمام مراحل میں میرے شریک کار رہے۔ واجوہم علی اللہ۔ اللہ کریم سب کو اجر عظیم عطا فرماوے اور اس کاوش کو شرف قبولیت سے سرفراز فرماوے۔

عبدالقیوم حقانی

خادم جامعہ ابو ہریرہ

خالق آباد نوشہرہ، سرحد

۹ ربیع الاول ۱۴۲۵ھ / ۳۰ مارچ ۲۰۰۴ء

مُقَدِّمۃ

استاذی و استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچی فاضل دیوبند، شیخ مدنی کے تلمیذ خاص۔ امام لاہوری، حضرت عورتی مولانا نظام نوٹ برادر دینی، مولانا شفیق محمود، حضرت در خواستی، شیخ الدہیہ مولانا عبدالحق کے رفیق کار و معتمد۔ احمق کی اولین مادر علمی مدرسہ عربیہ نجم المدارس کلاچی کے بانی و مجتہد، دسویں کتابوں کے مصنف اور عظیم مسرور فقیر اور احمق کے درسِ نظامی کے اولین استاذ و مربی ہیں۔ انہوں نے احمق کے ایک خط کے جواب میں شدید غلطیات، امراض و عوارض کے باوصف کئی خطوں میں سترہ (۱۷) اکاون میں ایک مفصل تحریر لکھی ہے جس میں ۸۵ سال کی عمر میں حضرت کے مشاغل، عزم و حوصلہ، انکسار و طبیعت، جرمی صانع، درس و تدریس اور سیرت و سوانح کے نمایاں نقوش ہم کا کار و طالب علموں کے لئے نشانِ راہ اور محرکِ عمل ہیں۔ یہ آپ کی جی و قیہ تحریر چونکہ اصلاً حضرت حقانی کے حکایتیپ کے سلسلہ میں وجود پذیر ہوئی ہے اس لئے اسے من و عنان اس کتاب کا مقدمہ بھی بنایا جا رہا ہے۔ (عبدالقیوم حقانی)

برادر محترم مولانا عبدالقیوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ و عیالک عدا آذاک
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شغل درس و تدریس کی مساعی :

ربیع الثانی ۱۳۳۳ھ کا تیسرا ہفتہ کچھ امراض، شدت قبض اور منہ و زبان اور
مسوڑھوں میں سوزش جسے عام زبان میں ملاش کہتے ہیں، شدید گرمی کے باعث کچھ تکلیف
میں گذرا۔ تدریس وغیرہ کا شغل ترک تو نہیں کیا لیکن مدرسہ تک جانے کی ہمت نہ کر سکا۔
جنرہ یا مسجد کے متصل حجرہ میں بیٹھ جاتا اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد غروب تک جاتا۔ گرمی
سے بچنے کا علاج ٹھنڈے مقام پر سفر کر کے جاتا ہے۔ جناب قادی علی جان صاحب سلمو
عاقہ کو اللہ تعالیٰ جزا بخیر عطا فرمائے اس نے ابونکبھی سے چار دفعہ فون کیا اور مونہ کا تاکید
سے کہا داد ضرور آ جاویں، میں نے بچے کو تاکید کی ہے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ مکان آپ کی
خطر بنایا ہے، اکیلے نہ آ سکیں دس بارہ طلباء کو ساتھ لے آئیں، میں جون کے آخر تک آ رہا
ہوں۔ یہ بھی کہا اگر پہلے نہ آ سکے تو میں آ کر زبردستی لے آؤں گا۔

اس وقت میں نے صاف لفظوں میں بڑا رشک یہ ان سے کہا کہ میں نے فیصلہ کیا
ہے کہ اس آخری وقت میں مدرسہ اور آباء و اجداد کا گھر اور بچوں کو چھوڑ کر لاش ٹھکانا نہیں
چاہتا، آپ کو اللہ تعالیٰ ہزار ہزار جزا بخیر عطا فرمادیں۔ (اگر زندگی رہی تو پھر اصل مقصود کا
جواب انشاء اللہ کل کھوں گا)

تحریر جواب کی مساعی :

۱۹ ربیع الثانی ۱۳۳۳ھ کو مختصر سا ڈرپ لگایا تھا۔ بعد کا دن تھا، نہ صبح کی نماز پڑھا
سکا نہ شب جمعہ کی مجلس ذکر میں بیٹھ سکا، نہ جمعہ کا بیان خطبہ اور درج حدیث دے سکا البتہ

دو گنا جمعہ کے لئے حاضری نصیب ہوئی۔ اسی تاریخ کی ڈاک پر نظر ڈالی تو خان کی وردی
(جامعہ ابو ہریرہ کے لٹاف ڈاک) میں آپ کا قصہ (عریفہ) بڑبان حال کبہ رہا تھا، میں
پردہ خانی صاحب بول رہے ہیں۔ لٹاف کھولا، حسب سابق شکریوں کا ذکر اور دعوات صالحہ
کا لشکر باصرہ نواز ہوا۔ میں نے کیا تیر مارا جواب ایک ہی تھا کہ میں نے آپ کو خط لکھا اور
حسب عادت اپنے تند و تیز لہجہ سے بہر حال اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح پریوہ شیریں کا اجر عظیم
عطا کریں۔ بظاہر ڈرپ کی وجہ سے اس وقت طبیعت حاضری، قلم اٹھایا اور آپ سے قلمی
ملاقات کرنے لگا جسے عام اصطلاح میں نصیب ملاقات بھی کہتے ہیں۔ مختصر یہ کہ سیاہ کر دیا۔
آپ کو شاید مبالغہ معلوم ہو صبح گھر سے آتے وقت وہی کاغذات ساتھ لیکر جنرہ یا مسجد تک
لے آتا، گیارہ بارہ بجے واپس لے جاتا۔ عصر کی نماز کے لئے کھانا تو وہی کاغذات ساتھ لیکر
مغرب کے بعد پھر گھر لے جاتا۔ پانچویں دن شاید عصر کے بعد وقفہ ملاں کو پورا کرنے کی
کوشش کی۔ پھر وہی ناکامی۔ (مکتوب الیہ کے لئے یہ توجہ و عنایت دنیا میں استاد اور
آخرت میں ثبات کا ذریعہ ہے)

فکر جواب بھی اور فکر تدریس بھی :

آج ۲۸ ربیع الثانی پھر ڈرپ لگایا اور اذان مغرب کے قریب تک یہاں تک کھنا
ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ "مغزا خور و خلق خود پریدہ" کے مصداق ہے۔ آج ۲۹ ربیع الثانی
صبح پونے سات بجے بیٹھ گیا۔ سات بجے تک آرام کرنے کی عادت ہے۔ ساڑھے سات
آٹھ بجے تک طلباء کی خدمت میں حاضری ہے۔ دیکھئے کتنے سطریں لکھتا ہوں۔ اب تطویل
لا طائل کے بعد۔

مکاتیب افغانی کی تدوین کی تجویز :

آدم برسر مطلب ! آپ نے لکھا ہے: استاد محترم حضرت مولانا قاضی عبدالعلیم

آ رہے حالانکہ یہ بالکل یقین محکم ہے کہ قنوت میں باوجود مجسمہ ایشم وعیان کے نہ منایا اور نہ ہی اس قسم کے واقعات نہ تو گھڑے ہیں اور نہ حضرت قدس سرہ نے از روئے کشف ان کو معلوم فرما کر جواب تحریر فرمایا ہے۔ ہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سے مکاتیب عالیہ کے بالخصوص سرنامہ میں جن شخصیں الفاظ سے اس ناکارہ کو کو ازا ہے ان کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ واللہ، واللہ، واللہ، واللہ، واللہ۔

حضرت افغانیؒ کے تجميعی کلمات :

پھر کیا حضرت نے غلط بیانی سے کام لیا ہے، کھٹا و حاشا! اس کا وہم بھی اپنے ایمان کا نقصان سمجھتا ہوں۔ غلط بیانی اور ناجائز خوشامد کا رد و باری مشائخ اور سیاست پرست علماء سے تو ممکن ہے۔ میں نہ عمر بھر کی نگاہ میں چڑھایا رہا ہوں نہ کسی پارٹی وغیرہ کا سربراہ۔ حضرت کے تمام مکاتیب قدسیہ میں صرف ایک مکتوب شریف میں کسی ڈاکٹر کے لئے بھائی قاضی عبداللطیف صاحب سلسلہ سے ٹھکانہ تعہد و نیت کے باوجود تحریر فرمایا کہ اگر ممکن ہو تو اپنے واقف کار کسی مہر و غیرہ کو توجہ دلانے کی کوشش کریں۔ بھائی صاحب موصوف نے غائب اس کے لئے کسی سے کہا ہوگا۔ کام تو اس وقت تک نہیں ہوا تھا لیکن حضرت نے اپنی علمی جہالت، دنیوی وجاہتوں کے باوجود ان کا جن بھاری بھر کم الفاظ سے شکر یہ ادا کیا ہے وہ صرف ان کی اعلیٰ شرافت کا تقاضا تھا جو ایسی مکتوب میں پڑھا جا سکتا کہ جیسا کہ میں نے پہلے لکھا اس وقت تک تو کام بھی نہیں ہوا تھا، بعد میں بھی معلوم نہیں، کام ہو گیا کہ نہیں ہوا۔ پھر ان تجویزی الفاظ کا مطلب کیا لیا جائے گا۔ میری گزارش ہے کہ اس کا مطلب چھوٹوں کا دل بڑھانا ہے اور مگر تو کوسہارا دینا ہے۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے ﴿وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَالْأَنْتُمْ أَغْلَظُونَ﴾ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿آل عمران: ۱۳۹﴾ اور ست نہ ہوا اور تم نہ کھانا

صاحبِ تحریک و تجویز پر حضرت افغانیؒ اور آپ کے درمیان جو باہمی مکاتبت ہوتی رہی ہے۔ "القاسم" ان تمام علومِ اربعہ پر خروارہ نگار کی تحریک و تجویز پر سیدی حضرت افغانیؒ قدس سرہ اور اس اہلِ ثلاثیہ ترین کے درمیان کوئی مکاتبت نہیں ہوئی۔ پر خروارہ سلسلہ نے غالباً ۱۳۹۰ھ میں دورہ حدیث شریف پڑھا ہے اور حضرت قدس سرہ کی خدمت میں میرے معروضات کا سلسلہ غالباً ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۲ء سے بھی قبل کا ہے۔

بہر حال آپ کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ ان مکاتبت کو شائع کرنے کی تجویز و
 خریک، آپ کے استاد محترم کی ہو مگر عبارت کے الفاظ موصوم ہیں۔ مکاتبت کا لفظ اس
 ناکارہ کے نزدیک حضرت اقدس قدس سرہ کے لئے میں موجب توجہ نہ تھا ہوں اگر کسی
 وقت آپ اسے شائع کرنا بھی چاہیں تو اس میں مکاتبت فیما بین کا لفظ ہرگز نہ آئے۔
 حضرت افغانی قدس سرہ کے مکاتبت قدسیہ نام عبد الکریم غفرلہ (کلاچی) یا اس قسم کے کوئی
 مناسب الفاظ لکھ دیں۔

عزایات و شفقات کا گنجینہ :

حضرت قدس سرہ کے ان ذور گرانمایہ کی اشاعت میں مجھے کیا عذر ہو سکتا ہے۔
 اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرماویں۔ مکتبہ کا لفظ اس لئے بھی بے جا اور بے جوڑ
 ہے کیونکہ میرا کوئی اعتراض میں شامل نہیں ہے، نہ شامل ہونے کے قابل اور نہ اس وقت
 سے اب تک میرے گوشہ خیال میں یہ بات آئی۔ تنبیہات اور مشققات بے تنبیہات کا یہ نتیجہ
 احقر کے ہاتھ میں تو ”زرائع“ کے چونچ میں انور کا دانہ“ خدا کی قدرت کی ایک ناز و مثال
 ہے۔ ہاں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے جوابات میں احقر کے معروضات کا کچھ نہ کچھ اہل عقل
 لکھتا ہے مگر حد یہ ہے کہ مجھے اپنے معروضات میں کئی واقعات باوجود کوشش کے یاد نہیں

چھوڑ دو ورنہ ہم ڈنڈا چلائیں گے (احرار یوں کے پاس ڈنڈے ہوتے تھے) بعض لوگوں نے حضرت شاہ ولیؒ کی عقلیت اور بعض نے ڈنڈا کے خوف سے (وَلِبَاسٍ يَلْبِسُهُمْ بَهْشَفُونَ) (کوئی شریف اور کوئی) (راستہ چھوڑ دیا اور راستہ فوراً صاف ہو گیا۔ شاہ ولیؒ نے حضرت کو آرام سے کار میں بٹھایا اور پھر اونچی آواز سے اپنے والد کوئی جن میں یہ شعر پڑھا..... ع

نشہ پلا کے مگر ناتوبہ کو آتا ہے
آپ نے آخری لفظ بار بار پڑھا۔ مقصد دوسرا مصرع سناتا ہے اور وہ یہ کہ ع
مزہ تو توبہ ہے کہ گرتے تو قحط لے ساقی
اور پھر ساقی کے لفظ پر حضرت شیخ مدنیؒ قدس سرہ کی جانب ہاتھ مبارک سے اشارہ فرما کر کار کو روانہ کرادیا۔

معاصی و آثام کا معاف کرنا خرق عادت ہے :

حضرت افغانیؒ قدس سرہ نے اگر کسی گرتے کو قحط منے کے لئے سرنامہ پر اونچے الفاظ لکھ دیے ہیں تو ان کی حقیقت اس کے سوا کچھ نہیں جو عرض کیا گیا۔ اب پڑھنے والوں اور سننے والوں کو ان الفاظ سے فریب اور حوکہ میں نہیں آنا چاہیے۔ ہاں اپنے ذنوب کثیرہ اور کثرت خطایا اگر آڑے نہ آئے اور وقت موجود ہو پر ایسے اہل اللہ کے دعوات مقبولہ کام آئے اور کچھ شہادت نصیب ہوا تو پھر کوئی فکر نہیں ورنہ رحمت کی آیتیں کوئی ضابطہ نہیں۔ عادت اللہ معاصی اور آثام پر گرفت ہے۔ باقی نصوح اور جاہل کی طاعت مقبول اور جاہل کی شفعہ کی طاعت کے جو کسی وجہ سے باذن اللہ ہی ہو سکتی ہے۔ معاصی اور آثام کا معاف کرنا خرق عادت ہے۔ حضرت کے ان ارشادات میں بصورت ایک مکتوب کے حضرت شاہ ولی اللہ

اور تم ہی غالب رہو گے، اگر تم ایمان رکھتے ہو) حضرت نے جہاں اوپر بڑا ظاہر کرنے کی کوشش فرمائی انہیں مکاتیب میں ﴿إِنْ كُنْتُمْ﴾ کی شرط میں بڑا بے جا جو طریقہ ہے وہ بھی بتایا ہے۔ بعض مکاتیب میں غفلت پر ڈانٹ بھی پائی ہے جسے میں نے ﴿وَإِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا﴾ (آل عمران: ۱۷۷) (جب قصد کیا وہ فریقوں نے تم میں سے کہ نامردی کریں اور اللہ مددگار تمہارا کا) میں جس طرح ان طائفتوں نے ان تَفْشَلَا کا قیام قیامت کے اعلان کا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا کی وجہ سے نہ صرف محسوس کیا بلکہ باعث مدد فخر اور موجب مدافعہ از سبھا۔ بہر حال یہ بالکل اسی طرح کی ہمت افزائی ہے جس طرح سیدنا حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اخوان یوسفؑ کا حال معلوم ہونے کے باوجود یہ فرمادیا ﴿يٰٓيُوسُفُ اَفْتَحْ خَشُوْنَا مِنْ يُّوسُفَ وَاجْعِبْهُ لَا تَيْسَٔسْوا مِنْ رُّوحِ اللّٰهِ... الخ﴾ (یوسف: ۸۷) (ای بیٹو جاؤ اور تلاش کرو یوسف کی اور اس کے بھائی کی اور نا امید مت ہو اللہ کے فیض سے) حضرت آخربک سہارا دیتے رہے اگر اس طرح بات بھی میں نہ آئے تو یوں سمجھئے کہ علاج مرہلہ کو بھی آخر تک نَفْسُوْلَهُ اَجَلُهُ اَوْ كُنْهًا قَالِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے حکم کی تعمیل ہے۔ نفسوا اجلہ اس بنیاد کا عمل دور ظاہر کرنے سے اس کی تسلی کراتے رہو۔

حضرت مدنیؒ اور امیر شریعتؒ کا ایک واقعہ :

غالب ۶۲ ھ میں سید المشائخ حضرت مدنیؒ قدس سرہ ڈیرہ اسماعیل خان تشریف لائے تھے۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے علیحدگی میں حضرت کا کچھ وقت لیا۔ باہر نکلے اور حضرت کو کار میں سوار کیا تھا۔ کچھ نہ یاد تھا، راستہ ملتان کا بیٹھوار معلوم ہو رہا تھا۔ حضرت شاہ ولیؒ نے جلالی انداز میں فرمایا بھائی وقت تھوڑا ہے، راستہ

جس دن تمارا جسم مٹی میں پھنسا دیا جائے جو کچھ عمل بھی ہم نے کیا سب ہمارے سامنے آ جائے گا۔

حسن خاتمہ کی فکر :

تو فرمائیے! اگر ان حقائق کے ہوتے ہوتے ہاں کے جواب نے مجھے فائدہ پہنچایا یا اچھی طرح گرفتار کرایا۔ میری اشد اور ناگزیر ضرورت اس وقت یہی اور صرف یہی ہے کہ ۸۵ سال میں جتنی غلطیاں ہوئی ہیں دانستہ یا نادانستہ، ظاہری یا باطنی، کبیرہ یا صغیرہ، قدیمہ یا جدیدہ آپ اس کے لئے پُر غلوں دعا فرماتے رہیں اور بکرات و عزت کہ اللہ تعالیٰ وہ سب مفت میں معاف فرمادیں اور ان اکابر اہل اللہ نے جتنی شفقتیں فرمائی ہیں ان کو شہادتِ تزکیہ کے طور پر مفت میں قبول فرما کر ان کے بدلہ میں حسن خاتمہ کی دولت سے نوازیں۔ انہیں کے حسن ظن کو قبول فرما کر سکرابت موت کو آسان تر فرمادیں اور جب تک سانس میں سانس چلے دور حاضر کے فتن مظاہر و مآبطن سے حفاظت فرمادیں۔

مراد و خضر عیال گیر پایہ از چپ و راست

کہ کجروی نکم و نہ عزم راہ خطا است

مجھے دور ابھراؤں اور بائیں ملنے چاہئے تاکہ غلط راستہ پر نہ چل پڑوں۔

سوء کبر و احتیاتی (تاکہ کسی کی دلگیری کی ضرورت ہو) سے ضرور بکھوٹا رکھیں کہ اس کے تصور سے بھی دیر تک مجنونا رہتا ہوں۔

سفر آخرت کیلئے دو ضروری کام :-

یہی میری سب سے بڑی ضرورت ہے۔ اس طرف توجہ فرمادیں تو آپ کا انتہائی احسان ہوگا۔ اس سے اگلے مرحلہ میں تشویش نہیں ہوگی اور ہرگز نہیں ہوگی ان شاء اللہ تم ان

صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے اس کی تصریح بھی میری ہی اصلاح کے لئے موجود ہے۔

خرقِ عادت پر عادت کا اعتماد نادانی ہے :

تکلیف الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی سے استدلال فرمایا ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام اور علیہا الصلوٰۃ والسلام کے قصہ سے کوئی عورت اسی امید پر بیٹھ جائے کہ خداوند تعالیٰ بغیر شوہر کے بچہ عطا فرما سکتے ہیں تو جواب یہی ہے کہ یہ عادت کے خلاف ہے اور فیروز خان اور فانی بخاری (کناخ کرو) کے بھی خلاف ہے۔ خرقِ عادت ہے اسی پر بھروسہ کر کے رات دن اپنے لئے اولاد کی دعا کرنے میں وقت ضائع کرنا کسی طرح جائز نہیں۔

میری اشد اور ناگزیر ضرورت :

میری یہ ادنیٰ ضرورت بھی نہیں ہے کہ احباب حضرت افغانی قدس سرہ یا اس قسم کے دوسرے اکابر کے الفاظ کو اللہ فی اللہ میرے حق میں کچھ اعلیٰ الفاظ کو سن مانی معنی پہنائیں یا کچھ باتیں جو خود آپ نے نجم الدین اس میں کچھ عرصہ میں مجھ میں دیکھیں یا مجھ سے سنیں اور اتفاقاً حسن ظن سے آپ کو پسند آئیں ان کو اچھا لانا بالکل کھلی حقیقت ہے کہ مجھے اس سے کچھ بھی فائدہ نہ ہوگا۔ اگر فرشتے نے سکرابت یا موت و برزخ میں ان کو دکھا کر پوچھا کہ "انکشتت کلکذا" (کیا تو ایسا تھا) آپ کو معلوم ہے کہ اپنے نفس کا علم ضروری ہوتا ہے، اگر میں اس کا جواب ہاں میں دوں تو فوراً اَلْخَرَأُ بَحْثَانِکَ اپنا اعمال نامہ سامنے رکھ دیں گے۔ خود میں نے بار بار پڑھا پڑھا پایا ہے اور یہی عقیدہ اور پائندہ یقین ہے کہ وَلَا یُخْشَفُونَ اللّٰہَ خَیْبًا (وہ اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی نہ چھپائیں گے) بزرگوں کا یہ قول انتہا در انتہا آ رہا ہوں۔

روز یکہ زیر خاک تن ما نہاں شود

آ نہا کہ کردہ ائم یکا یک عیاں شود

شاہ اللہ - عمر کے تقاضا کے علاوہ بہت سے خواب بھی ایسے ہی ہیں کہ جانا صبح و شام کی بات معلوم ہوتی ہے۔ ہاں آپ میں اخذ کا مادہ کچھ کر اعتراض کروں کہ میں اس کے لئے تیاری کرنے سے ہر طرح غافل رہنے کے باوجود دو کام کرنے لگا ہوں۔ ایک یہ کہ ہر دعا اور نماز کے آخر میں ”ذِبْ اَجْعَلْنِي مُفْعِلِمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِي الْبِيْنَ زَيْنًا اَعْفِرْ لِيْ وَلَوْ اَلَيْتُ وَا لِفُلُوْمِيْنِ يَوْمَ يَقُوْمُ الْجَنَابُ“ (ابراہیم: ۴۰) (اے رب میرے کربچہ کو قاتم رکھوں نماز اور میری اولاد میں سے بھی اور قبول کر میری دعا اے ہمارے رب بخش مجھے کو اور میرے ماں باپ کو اور سب ایمان والوں کو جس دن قاتم ہو حساب) کو خاص کر اس خیال سے پڑھنے لگا ہوں کہ کل کو اگر رحمت الہی نے ”اَلْخَفِيَّاتُ بِهِمْ ذُرِّيَّتُهُمْ“ کا معاملہ فرمایا تو یہ خاص محسنین والدین کرامؑ یہ شکوہ نہ فرمادیں کہ تم سے مرد و زمانہ سے ہم کو ہمیشہ یاد نہیں کیا۔ الحمد للہ بھولا کبھی نہیں لیکن اس خاص خیال سے ان آخری ایام میں یہ دعا پڑھا کرتا ہوں۔ نماز کے اندر بھی اور بعد از نماز بھی کرا نہیں قبولیت دعا کے اوقات کہا گیا ہے۔

اور ریت میں جو کی محسوس کرتا ہوں وہ اپنی ناقص زندگی کا نتیجہ ہے اور صورت حال وہی ہے جسے مولا نے روئے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

کہ حملہ بر خود مکیکی اے سادہ مرد

نچوں آں شیرے کہ بر خود حملہ کرو

کہ ممکن ہے اس سے اپنی کوتاہیاں معاف ہوں یا میرے بعد ان دعاؤں کے مقبول ہونے کا کچھ اثر ظاہر ہو۔ شعر میں مولا نے روئے ان ایک واقعہ کی طرف اشارہ کیا ہے کہ شیر نے کنوئیں کے پانی میں اپنی تصویر دیکھی تو اس پر حملہ کرنے کنوئیں میں کود پڑا اور ہلاک ہو گیا۔ تم بھی اپنے اعمال کے آئینہ میں اپنی شکل دیکھ کر جو اعتراض کر رہے ہو یہ اپنے ہی پر اعتراض ہے۔

کھانے پینے کے برتنوں کو صاف کرنے کا اہتمام :

دوسری اس بات کی کوشش کرتا ہوں کہ جس پیالہ میں چائے یا دودھ وغیرہ کچھ پی لیتا ہوں اسے فوراً پانی ڈال کر صاف کرتا ہوں۔ اسی طرح جس برتن میں کھانا کھایا اسے بھی ملوث نہیں چھوڑتا، خود پانی سے صاف کر دیتا ہوں یا برتن اٹھانے والی بچی کو کہہ دیتا ہوں اور یہ اس خیال سے اور اس تعلق سے کہ صاف پیالہ اور صاف برتن صحت پر حاکم کرتے ہیں۔ ہم اس خیال سے اسے صاف کر دیں تو ہم مفت میں ان کی صحت میں شریک رہیں گے۔

حضرت افغانیؒ کے مکتوب قدسیہ :

بہر صورت حضرت قدس سرہ کے مکتوبات قدسیہ کو آپ ہی کی توجہ دلانے سے جب یہ تعاون برخوردار مولوی حافظ محمد نسیم سلمہ دوبارہ پڑھنے لگا تو ایک عجیب حکا محسوس ہونے لگا، اس کی تکمیل تک زندگی رہی تو آپ کی خدمت میں بھیج دوں گا۔ پھر آپ جانیں اور آپ کا کام لیکن خود کو یہ شرمندگی حاصل ہو رہی ہے کہ ان عجیب و غریب نصائح کو نہ صرف یہ کہ بار بار پڑھ کر مستفید نہ ہوسکا بلکہ اپنی نالائقی سے ان کو پوری طرح محفوظ بھی نہ رکھ سکا حتیٰ کہ بعض کا کھل طور پر کس بھی نہ لیا جا سکا۔ لہذا اسفی علی ما فرطت لیہا۔

اکابر کی شام زندگی :

جلد معترضہ (۱) برادر عزیز مولوی محمد الیاس صاحب کار سالہ ”اکابر کی شام زندگی“ کو پڑھتے ہوئے مسلسل جو اسنوگر سے کیا مجبوری اپنی نجات کا ذریعہ بن جائے۔ (یہ رسالہ اکرام کنیزی نے شائع کیا ہے)

صورت بے جان کی ہے لیکن شوہر مقتولہ یا مصرعہ ”یا رب این صورت بے جان نمی خوام“ سے کبھی اتفاق نہیں ہوا۔ صورت خود مطلوب شریعہ سے اس کے بغیر نہ کوئی عمل مقبول ہے اور نہ ہی کوئی عقیدہ تو ”خود حدیث مفصل بخوان از میں مجمل“ اس لئے صورت کی بے قدری اور ناشکری سے خدا کی پناہ چاہتا ہوں البتہ اس میں روح جان افزا ڈال دینے کی ہر وقت دعا کرتا یا نافرص بگھٹتا ہوں اور آپ سے بھی اسی کی بعد منتزع ہزاری دعا چاہتا ہوں اور اسی کو اپنی انتہائی ضرورت بگھٹتا ہوں ۔

دل سے رود زستان صا حید لاں خدا را

فردا کہ راز پناں خواہ شد آشکارا

کلیجہ نہ کو آ رہا ہے، کیونکہ کل فردا سے شتر قوسب کچھ سے پردہ اٹھا دیا جائے گا۔

ہاں کم اور مقداری کی کمی ہے مگر وہ فرائض و سنن کے علاوہ باعث مزید پریشانی نہیں۔ یعنی فرائض، واجبات اور سنن موکدہ کے سوا دوسرے معمولات میں دوام مطلوب ہے اور یہی احب الاعمال ہے۔

مکاتیب کے مطالعہ کے برکات :

مکاتیب قدسہ پہلے بھی کسی صاحب نے طلب کئے تھے غالباً شائع نہیں کئے ورنہ کوئی ایک آدھ نسخہ بھیج دیتے۔ اس وفد آپ صاحبان کی طلب یا تجویز کا خاص اثر اور بہت بڑا فائدہ یہ ہوا کہ ان سب کی جدید زیارت نصیب ہوئی۔ تقریباً سو سو (۱۲۵) تک ان کی تعداد ہو سکتی ہے۔ ۸۲ ہجری سے حضرت اقدس کی یہ توبہ جن کے ایک ایک لفظ سے بالمولوبینین ذوات و جنہم کی نیابت مترشح ہو رہی ہے اور جس کے ایک ایک حرف سے حضرت کائنات الفناء و بکلاء و راء اللہ کے مقام پر فائز ہونے کا بے اختیار تصور جمنے لگتا ہے۔ اللہ شد آخر تک یہی کیفیت رہی۔

”القاسم“ منفر دینی جریدہ :

جلد معترضہ (۲) : القاسم بابت جولائی ۲۰۰۳ء کل پرسوں مل گیا۔ سوانح حضرت مولانا محمد احمد مرحوم پر احقر کے معروضات کا آخر ترین حصہ ”انتہایہ کہ شریعت ساز کسینی میں غیر مسلم اقلیت کو شریک کرنے پر احتجاج شائع کرنے میں غالباً القاسم نہ صرف پہلا دینی بلکہ منفرد اسلامی جریدہ ہو، اس کے باوجود اگر بقول حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ دو ذمینیوں کی بیداری پر پورا قتب رب قہار و جبار کے عذاب سے بچ گیا تھا تو کیا عجب اس ضعیف ترین آواز سے پورے ملک کے دینی زعماء دین کی اس مکلی بے حرمتی پر مکمل خاموشی پر آنیغ الا عذاب بھی روک دیا گیا ہو۔ اللہم فلیکن حکمکذا۔ و اللہ بصیر بالعباد۔

تیرہ سطر خط، سترہ صفحات کا جواب :

آپ کے بارہ تیرہ سطر خط کے جواب میں سترہ صفحہ سیاہ کر کے بھی قلم کی غوغا خلل من مؤند کہنے کو ہے۔ ۱۹ ربیع الثانی سے ہی جواب لکھ شروع کیا۔ آج ۵ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۳ھ قریب غروب عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سترہ دن جو بخار گرمی وغیرہ کے باعث اچھے بھلے صبر آزمائے تھے۔

صورت بے جان بھی مطلوب ہے :

مگر بحمد اللہ سیدی حضرت افغانی قدس سرہ جیسے اکابرین کی توجہات اور آپ جیسے احباب کے دعاؤں سے ضروری معمولات از حد تدریس و تعلیم بعض مسائل کے ضروری جوابات، تنازعات کے بیانات وغیرہ کے ساتھ تلاوت و درود شریف کا حال تو اول سے

ایک خواب اور اس کی تعبیر :

گذشتہ دنوں کے ایک خواب میں، میں اپنے محمد و عزا و صا جزا و سلام قاسم جان شیرانی فاضل حقانیہ ریاض یونورسٹی، مستفیض مدینہ یونورسٹی سے کہہ رہا ہوں کہ آپ کو معلوم ہے کہ حضرت اقدس شیخ افغانی قدس سرہ کا وصال ہمیں کھاجی میں ہوا۔ خواب میں صا جزا و صاحب نے اعلیٰ کا جواب دیا۔ آگے کھلی تو خیال آیا کہ یہاں تو احقر کے شیخ ثالث حضرت میاں جمیل احمد صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا تھا کہ حضرت افغانی قدس سرہ کا معایہ خیال بھی آیا کہ بزرگان دین کے مطابق کہ شیخ ثانی دراصل لطیفہ ہوتا ہے شیخ اول کا۔ اس طرح حضرت دہلوی کا یہاں وصال گویا حضرت افغانی "جی" کا وصال ہے۔ جانیایہ کہ حضرت کے الطاف بے قایات اس کا قرینہ ہے۔ قریب پہ قطع یہ کہ حضرت قدس سرہ آخر تک الحمد للہ ثم الحمد للہ اس جانب متوجہ رہے اور یہی حضرت کا ہمیں وصال ہے جو خواب میں بتایا گیا ہے۔

روئے مجشر میں نگاہ یار کی تمنا :

بہر حال زندگی کا اپنا سارا سرمایہ بیکار رہا ہے کہ اول سے آخر تک اپنے بڑوں نے واللہ باللہ ثم باللہ بلا کسی استحقاق ولایت کے اس ناکارہ کو سہارا دیا اور آپ سے پھر وہی درخواست کروں گا کہ مجھ پر آپ جیسے مجلس احباب اور قدیمی رفقاء ختم الہداس کا سب سے بڑا احسان یہ ہے اور یہی میری سب سے بڑی زندگی اور برزخی ضرورت ہے کہ دل سے دعا فرماتے رہیں.....

فرما کہ روز حشر کہ عرض خلافت است

بالجہ دہاں میاں بمن اقتد نگاہ او

یعنی کہ کل قیامت کو ان حضرات کی نگاہ سے محروم نہ رہوں۔ (آمین)

فَلَا تَمْنَا إِلَّا غَمَامًا بِالْخَوَاتِيمِ اگر زندگی کی آخری سانس تک یہ رشتہ قائم رہا تو بے اختیار منہ سے فَوْتُ وَزْنِ الْكُفَّةِ کے مبارک الفاظ نکلیں گے، ان شاء اللہ ثم ان شاء اللہ۔ بہر حال یہ ذکر اگر انما یہ انشاء اللہ مرتب ہو کر پیش خدمت کر دیے جائیں گے۔ اگر زندگی نے وفا کی تو ہو سکتا ہے کہ جاہجا ضروری نوٹ بھی بعض رکات تیب قدس کے متعلق دیے جائیں گے ورنہ وَتَحْمُ مِنْ خُسْرَاتٍ لِي فِي نُظُوفِ الْقَبْرِ تو آپ کو معلوم ہی ہے۔

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ

۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۳ھ



دور حکومت میں مرتب ہوا تھا اور جماعت اسلامی نے اس کے اسلامی دفعات پر اہمیت ان کا اظہار کرتے ہوئے وزیر اعظم کو مبارکباد دی تھی۔ ۱۹۵۸ء میں جمعیت علماء اسلام نے اس مسودہ کے اسلامی دفعات پر سخت تنقید کی تھی۔ اس کے لئے جو کمیٹی مقرر کی گئی سیدی افغانی قدس سرہ اس کے اہم رکن تھے۔ شیخ حسام الدین اور جناب تاج الدین انصاری مرحومین اس کمیٹی میں قانونی مشیر تھے۔ اس کا مقدمہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مرحوم نے لکھا تھا جو اس کمیٹی کے اہم رکن بھی تھے۔ خیال یہی ہے کہ علامہ خالد محمود صاحب مدظلہ بھی اس کے رکن تھے۔ جمعیت کے عالمہ کے اُس اجلاس میں جولاہوری میں تھا آخر بھی بحیثیت رکن عالمہ کے شریک تھا جس میں تنقیدی کمیٹی کا اقرار ضروری سمجھا گیا تھا۔ مارشل لا و کتنے کے بعد عالمہ جمعیت کا پہلا اجلاس ملتان میں ہوا۔ احقر اس میں بیچہ بیماری شریک نہیں ہوا۔

حضرت کے مکتوب میں اسی کا ذکر ہے کہ جمعیت بنام نظام العلماء نے مجھے اس کا جواب لکھنے کے لئے کہا۔ بعد میں جامد اشرفی لاہور میں اس کا جواب لکھنے کے لئے انھیں علماء اکسٹنشن بھیجا دیا۔ غالباً اس کی صدارت حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب نے کی ہوگی۔ مودودی صاحب وہاں جمعہ پڑھا کرتے تھے۔ اندازہ یہی ہے کہ اصل اہتمام ان لوگوں کا تھا اور اسی لئے اس سوالنامہ کے اسلامی دفعات کی مطلقاً تائید کی گئی تھی۔ حضرت ذرا تاخیر سے پہنچے۔

حضرت کے مکتوب میں ہے کہ مجھے مولانا غلام غوث بزاروئی نے بحیثیت ناظم جمعیت نظام العلماء کے حکم بھیجا کہ میں اس میں شرکت کروں۔ چونکہ اس جواب میں سوالنامہ کے اسلامی دفعات کی مطلقاً تحسین کی گئی تھی، مولانا غلام غوث صاحب مرحوم تیز طبیعت کے تھے ہی انہوں نے چالیس علماء کو بلا یا اور مودودی صاحب سے بغض فی اللہ تو ان کی طبیعت

مکتوب اول کا پس منظر اور تفصیلی وضاحت

پہلے مکتوب کو سمجھنے کے لئے درج ذیل معلومات ذہن میں رہیں۔ (یہ حضرت کے محفوظ مکتوبات قدسیہ کا پہلا مکتوب ہے)

(۱) ۵۸ء میں صدر ایوب کا مارشل لا آیا تو جمعیت علماء اسلام کا نام نظام العلماء رکھا گیا۔

(۲) اس وقت جمعیت بنام نظام العلماء کے امیر اعلیٰ شیخ انصیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری صاحب قدس سرہ تھے اور ناظم اعلیٰ مولانا غلام غوث بزاروئی رحمۃ اللہ علیہ۔ جمعیت اس وقت مغربی پاکستان تک محدود تھی۔

(۳) ۵۶ء کے دستور سے متعلق آئینی کمیشن نے ایک سوالنامہ جاری کیا تھا جو کہ ملک کی اہم شخصیتوں، بعض دینی مدارس اور بی ڈی کے نمبر ان کے نام بھی وہ بھیجا گیا اور ملک بھر سے اس پر رائے لینے کا اظہار کیا گیا۔ یہ سوالنامہ وزیر اعظم محمد علی صاحب کے

جس قاضی القضاۃ کے عہدہ پر وہ چکے ہیں اور جب یونٹ بننے کے بعد آپ کے شرعی فیصلوں کی اپیل پاکستان کے سپریم کورٹ میں ممکن بنادی گئی تو صرف احترام شریعت کے لئے فوراً استعفیٰ دیدیا کہ شرعی فیصلہ پر غیر شرعی عدالت کی اپیل شریعت کی توہین ہے حالانکہ خود واپی قلات نے پرزور استدعا کی کہ ایک ہی سال کے بعد آپ ریاست کے ضوابط کے پیش نظر پٹنن کے حقدار نہیں بنیں گے۔ فرمایا شریعت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی توہین ایک منٹ کے لئے بھی برداشت کرنا ایمان کا نقصان ہے، او کما قال رحمۃ اللہ علیہ۔

ان فضائل کے باوجود اپنے نیاز مندوں کے ساتھ مل کر پوری پابندی سے فرائض دار کرنا اپنی مثال آپ ہی ہے۔

خَلَفَ الزَّمَانُ لِقَاتَيْنِ بِمِثْلِهِ

خَسَتْ يَمِينُكَ يَا زَمَانُ لِكَبِيرٍ

(زمانہ نے قسم زلفانی ہے کہ تیری مثل ملاؤں گا اس سے کہہ دو کہ کفارہ ادا کر دو تو حاشٹ ہو گیا، یعنی ان کی مثل نہیں لاسکا اور نہ ہی لاسکے گا)

ایک ذیلی مگر ضروری گزارش :

مکتوب گرامی کو سمجھنے کے لئے نہیں مگر اس سے ایک اہم تعلق کی بناء پر عرض کرتا ہوں کہ علماء کی اس تنقیدی رسالہ کی تہذیب جو حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے قلم سے نکلی گئی ہے اس میں ۱۹۵۶ء کے آئین کی شدید غلطیوں میں سے یہ بھی ہے کہ پاکستان کی بااختیار اسمبلیوں میں غیر مسلم کی شرکت اسلام کے ساتھ استہزاء ہے اور یہ کہ جمیع کافر نفس ہے کہ وہ اس خرابی کو دور کرے۔

تائید تھی تو اسی تیز لہجہ میں ہی انہیں علماء کے جواب پر لکھ دیا۔ اسی پر انہوں نے حضرت افغانی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی خط لکھا جس کا ذکر حضرت کے مکتوب میں ہے۔

احقر لاہور کے اس اجلاس میں بھی اسی نگاری کی وجہ سے نہ جا سکا جس کی وجہ سے ملتان نہیں گیا تھا۔ انہیں علماء کے جواب کی تائید و تحسین پر ہم لوگوں نے بھی علاقہ کے اصحاب کو اکٹھا کیا تھا۔ چالیس علماء کا تردید کی بیان مجھے آپ کے شہر چودھوان شریف (احقر عبدالقیوم خٹانی کا آبائی گاؤں) میں ملا جس سے بے حد پریشانی ہوئی۔ میں وہاں حضرت مولانا عظیم صاحب اور شہر کے دوسرے علماء جن کی قیادت حضرت مولانا عبدالحق صاحب مرحوم کر رہے تھے، ان کے حکم پر ایک مسئلہ پر اختلاف کی وجہ سے بطور حکم کے گیا ہوا تھا اور آپ کے غالباً اولین استاد عزیز الشہر صاحبزادہ مولانا حافظ عبدالعلیم صاحب مرحوم فاضل دیوبند ہی مجھے لینے کو آئے۔ حضرت نے اپنے مکتوب گرامی میں تحریر فرمایا ہے کہ جو جواب مولانا ہزاروی مرحوم کو لکھا ہے اسی کی نقل تم کو بھی بھیج رہا ہوں۔ مولانا ہزاروی مرحوم کی تو بہر حال ایک شخصیت تھی لیکن احقر کی اتنی دلجوئی جو کہ آپ کے ادنیٰ سے ادنیٰ شاگردوں کی صف میں بھی کھڑا ہونے کے قابل نہیں ہے۔ یہ حضرت کی فتاویٰ انشاء پر فائز ہونے کی مکمل دلیل ہے اور صدر آئینی کمیشن کو گرامی تاہر لکھ کر کچلے غلطوں میں فروگزاشت کا اعتراض و تحنان و قافلاً بکتاب اللہ کے شان قاروقی کا کھلم کھاتا ہے۔

آپ کو شاید خیال نہ ہو یہ وہی حضرت افغانیؒ ہیں جو ساہا سال دارالعلوم دیوبند کے اعلیٰ اساتذہ میں شامل رہ چکے ہیں جو اس کے بعد دارالعلوم دیوبند کے شریعی کے انتخاب سے ڈابھیل کے مدرسہ میں خود علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی کامیاب جانشینی کا فریضہ ادا کر چکے ہیں اور پھر جو غالباً گیارہ سال تک ریاست قلات کے محکمہ شریعہ کے چیف

اب بیسویں سال سے اس کے خلاف آواز اٹھانے کی توفیق سے علماء محرم ہیں اور اس پر ڈنگے کی چوٹ نظام اسلام لے آنے کی دعوے دار بھی۔ (اور جو افراد خداوند کریم کو حاضر نظر جانتے ہوئے علیحدہ وعدہ کر گئے کہ اس کے خلاف اسمبلی کے اندر اور باہر ہر طرح آواز اٹھائیں گے اور دس بارہ سال سے مکمل انکی خلاف ورزی کر رہے ہیں وہی سب کے سربراہ اور مختار کل ہونے کے شرف کے مستحق بھی بنے۔ لَٰمَآ لِلّٰہِ وَاَنَّا لَیْہِ رَاجِعُونَ)

ج وائے گرد و نعل امر و بود و فدائے
(خدا بچائے اگر دوسرا ان بھی ایسا ہی ہو چکیا یہ دن)

دوسری ذیلی گزارش :

جو اس ناکارہ کے نزدیک تو بسا فلاح من ذہب اشاعت کے قابل ہے اور وہ یہ کہ یہی آئینی سوانامہ جب حکومت نے دینی مدارس بی ذی مہربان وغیرہ کو بھیجا تو نجم المدارس میں بھی آیا۔ علاوہ ازیں یہاں کے ایک زمیندار حاجی غلام قاسم خان مرحوم برہ خیل کے پاس بھی آیا جن کا تعلق خانہ مسلم ٹیک سی تھا۔ شہر کے عام مٹلون میں ان کے بیانات بھی ہوا کرتے تھے۔ علماء کے خلاف بھی بولا کرتے تھے۔ چنانچہ سب سے پہلے ہم لوگ اس کی زد میں ہوتے۔ جب یہ سوانامہ اس نے پڑھا اور اس کے اسلامی دفعات پر نظر پڑی تو جماعتی اختلاف، ذاتی اور شخصی وقار اور پٹھانی ضد سب بھول گئے اور بے ساختہ بولے میں بے ایمان ہو کر نہیں مرنے چاہتا، میں اسلام سے ناواقف ہوں۔ یہ سوانامہ قاضی عبدالکریم کے پاس پہنچ گیا، ان سے کہیں مہربانی کر کے ان سوالات کے جواب اسلام کے روشنی میں لکھ کر مجھے واپس کر دیں جس پر میں پورے اطمینان سے دستخط کر کے بھیج دوں گا۔

دیکھا آپ نے ایک عام مسلمان کا بندہ ایمانی جس کا مقابلہ اگر نصف صدی بعد اب اپنے جیسے دیندار اور دین سے واقف لوگوں سے کیا جائے تو شاید بے ساختہ کہتا پڑے کہ

فضیحت بود و خوبہ در زنجیر
بندہ آزاد و خوبہ در زنجیر

(بڑی شرمندی ہوگی قیامت کے دن کہ غلام تو اللہ کی گرفت سے آزاد ہو اور مالک پایہ زنجیر) (والعیاذ باللہ العظیم)

ہاں اور بندہ نے ان کی وفات کے بعد انہیں خواب میں دیکھا کہ مرحوم میرے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ جو کہ ایک چار پائی پر لیٹے ہوئے ہیں اور خان موصوف چار پائی کے آخر میں زین پر بیٹھے ہوئے والد صاحب مرحوم کے پاؤں پکڑے ہوئے ہیں، دفعۃً یہی تعبیر دل میں آئی کہ ان کا انشاء اللہ یہی وہی تعلق ان کے کام آ رہا ہے۔

بود مورے ہوئے داشت کہ یہ کہیہ رسد

دست بر پائے کبوتر زد و ناگاہ رسید

(خود بخود کو شوق ہوا کہ کب کی زیارت کروں، کبوتر کے پاؤں پر بیٹھی اور حرم پہنچ گئی)

مکتوب (۱)

(۱۳۵۷ھ و ۱۳۷۹ھ)

اجتماعی کام میں حزم و احتیاط کی ضرورت

مخلصم فی اللہ جناب قاضی صاحب زیرہمدہ

اسلام شہک و رحمۃ اللہ! اخلاص نامہ پہنچا۔ آپ کے خط کے جواب کے ساتھ حضرت

اپنی نے اس فیصلہ کو منسوخ کر کے مجھے مشترک جوابات کے لئے اشریف لاہور بھیجا۔ اشریف کی کارروائی جب منظر عام پر آئی تو مجھ سے دریافت کئے بغیر چالیس علماء کا مخالف مذاہن تیار کیا گیا اور مخالفت کا وہ ناموزوں مظاہرہ کیا گیا جو لیڈر رائے شان کے موافق ہو تو ہو لیکن عالمانہ وقار کے خلاف تھا۔ ان حالات کے پیش نظر میں اس امر کے معلوم کرنے سے قاصر رہا کہ ہمارے نظام العلماء کا نظام اجتماعی اور اصولی ہے یا شخصی و جذباتی ”خواہ وہ جذبات لہجیت ہی کا نتیجہ کسی“ ان حالات میں اجتماعی کام سے دل مرد ہو گیا ہے اور اب ایسی تدبیر زیر غور ہے کہ جماعتی مفاد کی حفاظت کے ساتھ ساتھ اپنی ذمہ داری میں کی کر دوں۔ آپ کے والد ماجد، مولوی عبداللطیف صاحب و دیگر احباب کو سلام۔

شمس الحق عفا اللہ عنہ

ترنگہ زائی، پشاور

نوٹ :- ”خواہ وہ جذبات لہجیت ہی کا نتیجہ کسی“ کا جملہ غور سے پڑھیں اور حضرت کی لہجیت خوف و خشیت خداوندی کا اعزاز و لگائیں اور پھر اپنی ذمہ دارانہ حیثیت کا لحاظ ایسے خصوصیات کی جامع شخصیت کا لٹانا ممکن تو نہیں لفقولہ صلی اللہ علیہ وسلم ”لَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي..... الخ“ لیکن عقلمند ضرور ہیں۔

مکتوب (۲)

استقامت فوق الکرامت

(۱۳ ابتدائی الاواہ ۱۳۸۲ھ)

برادر محترم جناب قاضی عبدالکریم صاحب نود اللہ قلبکم با۔ ر ر نعلوفان

مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب کے دوسرے خط کا بھی تقریباً اسی مضمون کا جواب لکھا گیا۔ آئیں کمیشن کے صدر کی طرف سے میرے پاس ترنگہ زائی مستقل سوالنامہ آیا تھا لیکن اس کا جواب لکھنے نہیں پایا تھا کہ نظامت اعلیٰ کے حکم پر لاہور اشریف جانا پڑا۔ وہاں سے جب ترنگہ زائی واپس آیا تو چند دن کے بعد انیس علماء کا ناپ شدہ جوابنامہ پہنچا جس کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ سابق دستور کے جن اجزاء و دفعات کو باقی رکھنے کی سفارش کی گئی ہے ان میں ہماری ترسیات کا لحاظ نہیں کیا گیا۔ بناء برآن میں نے اس جوابنامہ کی کاپی صدر آئین کمیشن کے نام بھیجی اور اپنا ایک خط بھی اس کے ساتھ منسلک کر دیا جس کی نقل درج ذیل ہے۔

جناب محترم صدر آئین کمیشن پاکستان

سلام منوں کے بعد عرض آنکد انیس علماء کے جوابنامہ کے ایک رکن کی حیثیت سے میں جناب کی توجہ ایک فروگزاشت کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جو جوابات کے سلسلے میں پیش آئی ہے وہ یہ کہ مذکورہ جوابنامہ میں سابق دستور کی جن دفعات اور اجزاء کو باقی رکھنے کی سفارش کی گئی وہ اس شرط کے ساتھ مشروط ہے کہ ان کو ہماری ترسیات کی شکل میں باقی رکھا جائے جو ہم نے ۲۲-۲۳-۲۴ کو بمقام مردان سابق دستور کے متعلق پاس کی ہیں اور جس کی مطبوعہ کاپی ہمراہ جوابنامہ نمبر ارسال خدمت ہے۔ (شمس الحق الغفانی صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان) اس کی تصدیق آئین کمیشن کے دفتر لاہور سے کی جاسکتی ہے۔

(نوٹ) اس کے بعد مجھ پر کیا ذمہ داری باقی رہ جاتی ہے۔ آپ خیال فرمادیں کہ عاملہ جو نظام العلماء کی قوت حاکمہ ہے، اس نے متان کے اجلاس میں مجھے مامور کیا کہ میں خود ہی جوابنامہ مرتب کروں۔ بعد ازاں جب مجھ پر تہ تیہ دینے لگا تو نظامت

طاعت حق ہے اسی پر نظر ڈالنی چاہئے۔ در قرآن وعدہ ہے بھی ایک ذریعہ تکمیل ہے کیونکہ وہ بھی ذکر اللہ ہے جس کا ثمرہ اطمینان قرآن میں مذکور ہے، ممکن ہے کہ ذکر کے اس نوع سے آپ کی مناسبت زیادہ ہو بہ نسبت ذکر معارف کے لہذا ایسی چیز باعث عقادت اثر ہو۔ خطوط محفوظ رہیں اور دیکھا کریں تاکہ کوئی کمر سوال جس کا جواب دیا گیا ہو نہ کیا جائے۔ آپ کے والد ماجد اور برادران صاحبان کو دعا و سلام عرض کریں۔

دعا گو دعا جو

احقر شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

اکبریٰ علوم اسلامیہ کوئٹہ

مکتوب الیہ کی وضاحت :

یہ ہے حضرت قدس سرہ کا خلقِ جسیم ایک ادنیٰ ترین نااہل اور نالائق شاگرد اور احقر اتمام مرید برائے نام کو برادرِ محترم لکھ کر گرتے ہوئے کا سہارا دینے کا اپنا فرض ادا فرما رہے ہیں اور فقرِ اتمام سید الانبیاء والمرسلین علیہ و علیٰ خلیفہم الفضل الشرف و الشیخات و علیٰ آلہ خلیفہم و اصحاب خلیفہم و اتباعہم الی یوم الدین کی سنتِ سید کو دست مبارک سے نہیں جانتے دیتے " اِنَّ هَٰذَا لِأَمْرٌ مِّنْ لَّدُنِّیْ لَوْ زَانَتْ بِضَٰئِحَیْہِ لَآ اَخُوٰیہِیْ اَوْ خَمَافَیْ " میرا دل چاہتا ہے کہ میں اپنے بھائیوں کو دیکھ لیتا۔

عرض کیا گیا حضرت! ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ فرمایا تم تو صرف بھائی کیا تم تو ہر وقتی اصحابِ ساتھی دین کے ہر کام میں ہر کام میں میری مدد کرنے والے ہو۔ فرمایا بھائیوں سے میری مراد وہ مسلمان ہیں جو ابھی تک نہیں آئے۔ یہ حاصل ہے آپ کی تمنا اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے سوال اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب کا۔ دیکھا ہی مرسل

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! میں بخدا اللہ خبر سے ہوں۔ بر خود ارم حافظ نور الحق کو منع والدہ اش پشاور روانہ کر چکا ہوں تاکہ آپ و ہوا کی مخالفت کی وجہ سے بھر مرض نمود نہ کرے۔ آپ کے خط کا پہلا حصہ سلوک سے متعلق ہے اور پچھلا حصہ کیفیات سے۔ حصہ اول کے متعلق امراول: کہ معمولات میں تاخیر نہیں ہوتا اس کا نام استقامت ہے جو فوق الکرامت ہے۔ امر دوم: کہ رقت و ہکاوی کیفیت طبعی ہے یا قلبی؟ ظاہر ہے کہ قلبی ہے کیونکہ ہیکلِ محرک مثل موت اقرارِ صمدہ بدنی و مالی موجود نہیں جس کا وجود ہکا و طبعی کے لئے ضروری ہے لہذا استدرارِ کاشیرِ توہم ہے۔ باقی رہی معصیت اس کا علاج ماضی کے لئے توبہ اور مستقبل کے لئے عزم و ہمت و تصورِ عذاب و حساب و عظمتِ الہی ہے۔ امر سوم: کہ ترکِ معصیت اور قیامِ البیہ کی توفیق نہیں ملتی۔ یہ دونوں امر اختیار ہیں جس کا مشاقتی ہے اور بزرگوں نے فرمایا ہے کہ سستی کا علاج جستی ہے۔ بہت اس راہ میں مدارِ اعظم ہے۔ پہلے پہل دو چار مرتبہ تکلیف ہوگی بعد میں سہولت پیدا ہو جاتی ہے۔

جسیم جاگو کر کو باخبرو
انھانو بستر کہ وقت کم ہے

اصل شئی طاعت ہے کیفیت نہیں :

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک انگریزی خوان نوجوان کو بہت کے لئے اس کے مزاج کی مناسبت سے صرف یہی شعر لکھا تھا اس سے اصلاح ہو گئی۔ بزرگانِ سلسلہ نقشبند یہ سجدہ کی طاقت و معیت چاہے کس شکل میں ہو دلیلِ برکت و انس ہے۔ بہر حال اعمال و اشغالِ مطلوب ہیں، کیفیاتِ غیر مطلوب ہیں بلکہ بعض صورتوں میں کیفیات کا تصور غیر اصل کے لئے بوجہ فقدانِ یکسوئی و دلچسپی کے مانعِ فیضانِ بن جاتا ہے لہذا اصل شئی

انشاء اللہ کھرہ روں گا۔ تمام متعلقین کو سلام و دعا عرض کر دیں۔

احقر العباد دعا گو و دعا جو

عس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

مکتوب بالا کی وضاحت :

میں دہانے کے باوجود روشنی کا ظاہر نہ ہوتا اور لائین بجھانے کی ظاہری تشویشناک تعبیر کی بجائے یہ سمجھنا کہ اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کیفیات کی طلب چونکہ غیر مقصود کو مقصود بنانا ہے اس لئے وہ کسی لا حاصل ہے۔ مقصد یہ کہ اس سے پریشان نہ ہونا چاہئے اگر اصل مقصد حاصل ہو، یعنی اعمال مفروضہ واجبہ اور مستحبہ تک کی توفیق مل رہی ہو۔ فَحِزَاهُ اللَّهُ مِنْ شَيْخٍ مُحَقِّقٍ۔

ع اب نہیں ڈھونڈ چا رہا غریب زبیر

مکتوب (۵)

اصلاح نفس کی طرف ہر وقت توجہ ضروری ہے

(یکم شعبان ۱۴۲۸ھ)

محترم القام زاد اکرم اللہ قرابہ معرفتہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! بعد از دعا از دیا و عرفان آنکد صاحبزادہ عبداللیم صاحب سے متعلق خواب کا مطلب انتخاب میں غیر الخدم معلوم ہوتا ہے اس لئے احیاناً پڑھنا اور احیاناً ترک میں حرج نہیں۔ میں اس وقت اپنے علاج میں مصروف ہوں۔ ۱۵۔ ۱۶ شعبان مطابق ۱۲۔ ۱۳ جنوری ملتان اجلاس وفاق کے لئے جانے کا خیال ہے۔ وہاں تو انشاء اللہ تعالیٰ

کو دریا بکڑہ کی صورت میں کھدینے کی عجیب مثال ہے۔ فَحِزَاهُ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخِزَاءِ وَوَقَفْنَا بِتَعْمِينِهِ فِي اللَّيْلِ وَخَرَقًا بَاتَّارِهِ وَاسْمُ لَوْهٍ فِي الْفَقْفَى۔

مکتوب (۴)

راہ سلوک میں ذکر الہی و رضاء حق کو مطلوب بنانا مقصود ہے

(۹ جنوری ۱۳۸۲ھ)

محترم القام زیدت معارفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! مکتوب سامی کا شاف احوال ہوا۔ (۱) نوم میں نقش و نگار انوار ذکر ہیں۔ سرخ رنگ لطیفہ قلب کے انوار ہیں۔ (۲) میں دہانے میں طلب نور ہے کہ نور پیدا نہیں ہوتا۔ (۳) اس صورت میں لائین بجھانا ترک نور ہے لیکن نور موجود ہے جس میں اشارہ ہے کہ راہ سلوک میں طلب انوار و کیفیات کا ثمرہ عدم انوار ہے اور ذکر الہی و رضاء حق کو مطلوب بنانا اور انوار و کیفیات کو غیر مطلوب قرار دینا سبب انوار ہے۔ (۴) توفیق قیام اللیل سب سے بڑی بشارت ہے اور یہی توفیق رضاء و تقویٰ حق کی دلیل ہے..... فَحِزَاهُ اللَّهُ فَرُذ۔ (۵) خدا مت قبول توپ کی دلیل ہے۔ حضرت نور المصباح رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظ کی تعبیر وہ بھی ہو سکتی ہے جو آپ نے لکھی ہے اور یہ بھی کہ آپ کی حاجت لاحقہ حالت ساقیہ سے اچھی ہے اور یہ کہ اذان رعبت دین و دعوت الی الحق کی طرف اشارہ ہو۔ سورۃ فاتحہ و اخلاص و درود و قل ازمر اقرب ہونا بہتر ہے تاکہ مراعات میں فیضان مشائخ نقشبندیہ میں رضوان اللہ منہم شامل ہوں۔ دعا و ترقیات روحانی کرتا ہوں اور یہ بھی کہ خداوند مقدمہ معبودہ کا انجام بخیر کرے۔ میں بھگد اللہ خیریت سے ہوں۔ ۲۵ نومبر ۱۹۶۲ء کو تعطیل ہوگی تین ماہ و سہر جنوری فروری

تشویش ہوئی بالخصوص جبکہ مدرسہ کی تعلیم پر بھی اس کا اثر پڑ جانا ناگزیر ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انجام بخیر کر دے۔ نتیجہ مقدمہ سے اطلاع دیں۔ اللہ تعالیٰ جملہ مشکلات حل فرمادیں۔ عاقبہ الامور حضرت حق جل مجدہ کے ہاتھ میں ہے۔ اپنے والد ماجد اور برادران صاحبان کو دعا و سلام عرض کر دیں۔ دعا و رقیات دارین کرنا ہوں اور خود مستدعی دعا ہوں۔

احقر شمس الحق اعفانی عفا اللہ عنہ

اکیڈمی علوم اسلامیہ سیارک کوئٹہ

مکتوب الیہ کی وضاحت :

کل امام علاقہ نائک کی ایک تقریر پر احقر پر مقدمہ چلا تھا جس کا ذکر ۲۱ دسمبر ۲۰۰۷ء کے والا نامہ میں آ رہا ہے۔ کیا یہ زحمان بالفوہینین زحیفہ کی تصویر اور اس کا کس نہیں ہے۔

مکتوب (۷)

حج میں تجارت کا حکم، تکالیف سے راہ نجات معلوم کرنے کا طریقہ

(۹ رجب المرجب ۱۴۲۸ھ مطابق ۱۹ دسمبر ۱۹۶۱ء)

محترم المقام جناب قاضی صاحب زیدہ مجیدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! حج میں اجازت تجارت نص قرآن سے ثابت ہے جس سے مفہوم ہوا کہ اگر مقصود اصلی رضا الہی یا فریضہ شاعت دین ہو تو بالفتح حصول دنیا کا اکتساب منافی خلوص نہیں۔ حضرت شاد ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے احباب کا تجربہ ہے کہ اگر کسی تکلیف سے راہ نجات خواب میں معلوم کرنا چاہے تو وضو کرے، پاک کپڑے پہن کر رو قبلہ راست پہلو پر لیٹ کر سورۃ شمس سات بار، سورۃ ولیل سات بار، سورۃ اخلاص یا سورۃ

ملاقات ہو سکے گی۔ یہاں کی تعریف آوری ہمارے لئے موجب مسرت ہے لیکن مصروفیت علاج آپ کے مقدمہ میں عائق ہونے کا احتمال ہے۔ اس ملاقات میں صحت کے متعلق اندازہ ہو جائیگا۔ میرا اندازہ انشاء اللہ تعالیٰ صحیح ہو گا کہ آپ کی باطنی حالت عروج پر ہے۔ اصلاح نفس کی طرف ہر وقت توجہ ضروری ہے اور عزم مصمم کے ساتھ۔ میں توجہ کے ساتھ دعا کرتا ہوں۔ آپ کے والد ماجد اور برادران کو دعا۔ میری صحت اور خاترہ بالا ایمان اور استقامت علی الشریعہ کے لئے مصمم قلب سے دعا کیا کریں۔ موت سے قبل عید کا قلب ظفرہ تکلیب حق میں ہے۔ قُلُوبُ الْفَخْلَانِ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنَ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ (کہ مخلوق کے دل اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں) سن لیا ہوگا۔

احقر شمس الحق اعفانی عفا اللہ عنہ

مقام وڈاک خانہ ترنگ زائی پشاور

مکتوب مبارک کے آخری کلمات طیبہ ہم سب کے لئے باعث مدد عبرت ہیں۔

ج ہے ع مقرر ہاں رانیش بود جہانی

(اللہ تعالیٰ کے مقررین کو بڑی زیادہ حیرانگی ہوتی ہے)

مکتوب (۶)

عاقبہ الامور حضرت حق جل مجدہ کے ہاتھ میں ہے

(۲۷ اکتوبر ۱۹۶۲ء/ ۸۲ھ)

محترم المقام جناب مولانا قاضی عبدالکریم صاحب زیدہ فضلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! گرامی نامہ کاشف احوال ہوا۔ ۲۳ تاریخ کے مقدمہ کے انجام سے

کتوب (۸) تحقیق نسبت مع اشخ کی دلیل

(۲۱ دسمبر ۱۹۶۲ء)

محترم القام جناب مولانا قاضی عبدالکریم صاحب اذکم اللہ قوما و عرفانا
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! خیریت چائیں نصیب۔ پہلا والا نامہ مطالعہ کے بعد ہاتھ
نہیں آیا کہ دوسرا اشارت نامہ موصول ہوا۔ پہلے والا نامہ میں احقر کے متعلق خواب میں جو
کچھ مشکف ہوا وہ تحقیق نسبت مع اشخ کی دلیل ہے ورنہ من آنم کہ من دانم۔ خدا شاہد ہے
آپ کے جملہ مقدمہ ہونے سے دل پر ایک خاص اثر رہا۔ اب جو رہائی کی بشارت ہوئی تو
دل میں بے حد سرور و انبساط پیدا ہوا اور خاص وجہ سے بھی کہ رہائی باعزت طریق پر
ہوئی۔ بارگاہ حق میں دعاء ہے کہ خداوند تعالیٰ آپ کے منازل قرب میں ترقی عطا فرماویں
اور جملہ آفات و مصائب سے اپنی خاص حفاظت میں رکھیں۔ طبیعت کسی قدر طیل ہے، زیر
علاج ہوں۔ دعاء فرمایا کریں۔ آپ کے والد ماجد و برادران صاحبان کو سلام و دعاء عرض
کریں۔

احقر محض الحق عفا اللہ عنہ

ترنگ زائی، پشاور

مکتوب میں درج مقدمہ کی وضاحت :

محل امام میں ایک تقریر پر احقر کو جو گرفتار کیا گیا تھا اور پھر دو ماہ کے لئے شہر بدر
کر کے علاقہ چنایا کی ایک بسیجی میں زیر نگرانی پولیس رکھا گیا تھا۔ اس پر حضرت نے جس

اتین سات بار پڑھا کہ قُمْ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اَرِنِيْ فِيْ مَنْامِيْ عَمَلًا وَتَحَدُّ اِشَارَةً اِلَى الْمُنْتَظَرِ)
وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ اَمْرِئِيْ فَرْجًا وَنَجْرًا وَ اَرِنِيْ فِيْ مَنْامِيْ مَا اَسْتَعِيْذُ بِهٖ عَلَى اِجَابَةِ دَعْوَتِيْ
(پھر کہے اسے اللہ! مجھے خواب میں دکھا دے، ایسے اور ایسے (اس میں اپنے مطلوب کو ذہن میں رکھے)
اور دعا سے میرے لئے (مشکل) سے نکلے گا اسان راستہ اور مجھے دکھا دے خواب میں ایسا امر کہ میں
اپنی دعا کے قبول ہونے پر اس کو دلیل بناؤں) اگر پہلی رات خواب دیکھا تو بہتر و نہ سات رات
تک ایسا کریں ضرور دیکھے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ دعاء سبکدوشی اور قرض و حصول رزق کرتا
ہوں۔ روزانہ گیارہ سو بار اسم شریف یا غُفَّیْ اور تین بار یوقت عصر سورہ مؤمل پڑھنے پر
مدامت رکھیں۔ آپ کے والد ماجد و دیگر برادران کو سلام و دعاء اور قاضی عبداللطیف
صاحب کے استحضار کے لئے خداوند تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتا ہوں۔

احقر العباد محض الحق عفا اللہ عنہ

مقام وڈا کھانہ ترنگ زائی، ضلع پشاور

مکتوب شریف کے آخری جملہ کی وضاحت اور ایک لطیفہ :

(نوٹ) اپنے عزیز کی کوئی نقل تو نہیں۔ آخری جملہ سے متعلق گزارش ہے کہ
ان دنوں بھائی قاضی عبداللطیف صاحب عالمی قوانین کی حفاظت کی وجہ سے جیل میں تھے۔
عالم چار ماہ اس جرم میں جیل گزاری۔ اللہ تعالیٰ قبول فرماویں، جنہیں آج تک منسوخ تو کیا
کیا جاتا، غلبہ سیاست کے بعد اس پر احتجاج کی بھی ضرورت نہیں رہی۔

ایک لطیفہ یاد آیا سنا جاوےں۔ کہتے ہیں کوئی لڑکی کسی چرم فروش کے گھر بیٹھی گئی۔
پہلے پہل تو چمڑوں کی بدبو سے اس کا داغ پھینٹ لگتا، بعد میں عادت پڑ گئی تو کہا کرتی میرے
آنے کی برکت سے بدبو بھی ختم ہوگئی۔

شفقت اور ہمدردی کا اظہار فرمایا وہ آج کل کے اوپر کے تعلقات میں ناممکن ہے۔ کیا یہ اتفاق نبوی کا صحیح ٹکس نہیں ہے لَئِی نَاعْبُدَہُ صُلٰی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کَانَ اٰلِیْہُمْ غَرْبُکُمْ وَاَخْلَفْہُمْ وَاَمَّا اَخْلَفْہُمْ فَخَفَہُ یُوْقِرُ اَصْحَابَہُ بِعَدَمِ خُدَامِہٖ۔

وہاں جب تک میں رہا تین چار ظباء اور خود احقر کے طعام و قیام اور ہر قسم کی خدمات مسجد کی امامت اور درس وغیرہ جگہ مجالس عامہ میں وہاں کے عام مسلمان انتہائی احترام سے شریک ہوتے رہے۔ حضرات صاحبزادہ صاحبان ٹوپی (پنڈال) کی ہمدردیاں اور شفقتیں ساقط رہیں، جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ ڈی سی صاحب کے آرڈر کے خلاف بھائی قاضی عبداللطیف صاحب کی بیرونی میں ہائی کورٹ پشاور پہنچ گیا تو غائب ایک ماہ کے بعد وہاں سے مقامی حکومت کو کہا گیا کہ اپنا آرڈر واپس لیتے ہیں یا ہم اپنی کارروائی کریں۔ انہوں نے آرڈر واپس کیا تو یہاں کے ایک مشہور اور پختہ شاعر شاہ عالم خان گندھ پور نے کہا کہ اچھا صاحب نے اپنے قول پر عمل کر دیا۔

مکتوب (۹)

محمودیت کی دلیل وجدان سرورنی القلب

(۲۹ شوال ۱۴۲۲ھ)

محترم جناب قاضی عبدالکریم صاحب زوالم اللہ عرفانا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! آپ کا رسالہ مختصر تعارف علماء جمعیت پشپانچہ پڑا مغلومات ہے۔ پکڑوں والے خواب کی تعبیر زبانی عرض کی جائے گی۔ ایک اہم اجلاس کے سلسلے میں مجھے لاہور جلا یا گیا تھا۔ ۱۹ مارچ کو بڑے رعبہ ہوائی جہاز مکیا اور ۲۳ مارچ کو واپس پشپانچہ۔

کوئٹہ سے لاہور تک کا سفر اڑھائی گھنٹے میں طے ہوا۔ ہوائی اڈہ پر حضرت مولانا خیر محمد صاحب موجود تھے، ملاقات ہوئی۔ میں چونکہ فلان تاریخ سے فلان تاریخ تک وفاق کی تکمیل نصاب میں مصروف ہوں گا، اس لئے عالمہ وفاق کے اجلاس میں شرکت نہ کر سکوں گا۔ آپ کے دو خواب جو احقر کے متعلق ہیں، وہ آپ کے لئے تو فال نیک ہے، جس کا میں (اس کے بعد آپ کے متواضعان الفاظ ہوں گے، جو قدرہ حذف ہو گئے) یہ الفاظ بڑے نہیں گئے، مگر حاصل یہ کہ آپ نے متواضعان طریق سے تحریر فرمایا کہ میں اگر چنانہ کا مستحق نہیں ہوں۔ و فی الآخرة وائی آیت جس کی تفسیر ابوہریرہ کی حدیث میں ہے کہ ھٰی السُّوْفٰی الْمَصْلِحَةُ یَزَافُهَا السُّوْفٰی اَوْ تَرٰی لَہٗ، (کہ یہ نیک خواب ہیں، جو دیکھتا ہے مومن یا اس کے لئے کسی دوسرے کو دکھائے جاتے ہیں) جس سے فریقین میں لٹکی تعلق اور محبة مع الحزمین اور نسبة مع الاحرة کا تحقق جو محمود عند اللہ ہے، ثبوت ملتا ہے اور محمودیت کی دلیل وجدان سرورنی القلب ہے، جو خط میں مذکور ہے۔ حافظ ابن قیم نے تصریح کی ہے کہ سرور و انشاء قلب لہٗ علی کے آثار میں سے ہے، بہر حال بشارات کا یہ تو اژدہ ان شاء اللہ تعالیٰ دلیل قرب الہی ہے، اللہم زد فود۔

کسل اور معاصی سے بچنے کا علاج :

(۲) آپ نے جن امور کو معاصی سمجھا ہے وہ معاصی نہیں بلکہ کسل فی الاعمال المستحبہ ہے۔ ہمت کے علاوہ کسل کا ایک علاج یہ بھی ہے جگہ جگہ معاصی سے بچنے کا یہی علاج ہے کہ مراقبہ مضمرہ معاصی کیا جائے جس طرح گرامفون اور پیپر ریکارڈ رالفاظ کو اپنے اندر جذب کرتا ہے اور دوسرے وقت میں ان کو ظاہر کرتا ہے، اس طرح ہمارا ہر عضو جو گناہ یا طاعت کرتا ہے، اس کو وہ جذب کرتا ہے اور یوم الحساب میں مثبت الہی کی سونکی

آپ ہی ہے اور یقیناً قابل ترین علامہ اور مرتاض بیعت شدہ گان حضرات پر تو اس سے بھی زیادہ عنایات فرماتے رہے ہوں گے۔ طبعی مسافت کی طرح برکت فی الاوقات بھی اہل اللہ کی کرامات میں سے ایک مسئلہ مسئلہ ہے۔

مکتوب (۱۱)

فروع علم کا ہدف حاصل نہ ہو کر کے تو عہدہ چھوڑ دیں گے

(۲۱ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ ۱۳ اگست ۱۹۶۳ء)

عزیز القدر جناب مولانا قاضی عبدالکریم صاحب نور کم اللہ بنور القرقان السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

آپ کو تعجب ہوگا کہ جواب خط میں اس قدر تاخیر کیوں ہوئی۔ لیکن یہاں حالات ایسے ہیں کہ ۹ جولائی سے اس وقت تک یہ فیصلہ مشق ہے کہ ہم یہاں رہیں گے یا بہاول پور جائیں گے۔ ۵ اگست شیش ریز روہنیں سامان باندھا گیا جس پر دوسرا حکم آیا کہ کچھ ٹھہر جاؤ۔ درحقیقت مجھے قلباً بڑی ملازمت سے بھی نفرت ہے۔ خصوصاً اس آخری عمر میں جو تیاری آخرت کیلئے مخصوص و قلیل فرصت ہے لیکن احباب اور علماء کرام کے اصرار پر اس عہدہ کو قبول کیا اور توقع سے زیادہ کامیابی ہوئی۔ اب ملٹی معیار کا بلند کرنے کیلئے ہم نے کچھ مطالبات پیش کئے ہیں اور یہ لکھا ہے کہ اگر ان مطالبات کو حکومت نے منظور نہ کیا تو ہم ملازمت چھوڑ دیں گے۔ بہاول پور اسلامی یونیورسٹی کے سلسلے میں محکمہ اوقاف ہمارے ساتھ تجدید معاہدہ کر نیوالا ہے اور کاغذات غالباً ایک ہفتہ میں آ جائیں گے اگر معاہدہ ہمارے خطا کے مطابق ہوا تو قبول کریں گے ورنہ اس عہدہ سے دست بردار ہو کر گھر پہلے جائیں

سے تسخیل پیدا ہوگی۔ دوسری چیز ہمت کی تحصیل کے لئے خود بھی خداوند تعالیٰ سے دعا کریں اور بزرگوں سے بھی دعا کریں۔ عقدہ یقیناً حل ہوگا۔ جیسے باپ دیکھتا ہے کہ بچہ دس قدم چلا اور گر گیا تو وہ خود ہی رحم کھا کر اس کی مدد کرتا اور گود میں اٹھاتا ہے۔ لغزش اور مصیبت صادر ہونے کے وقت غلو کی امید میں کمی کا ہونا اپنے اعمال پسندیدہ و پرہیزگار کی علامت ہے، جو مضرب ہے، بلکہ مقام رجاء حاصل کرنے کے لئے اپنی طاعت جو عظیم الجبر ہے، اس پر نظر رکھیں اور مقام خوف کی تحصیل کے لئے اپنی نافرمانیاں پیش نظر رکھیں، تاکہ نہ یاس ہو اور نہ جرأت علی اللہ! یسنان بین الخوف والرجاء کا مقام اعتدال حاصل ہو، اگر یکسوئی و جہت خاطر میں کمی ہے تو شغل رابطہ جس کو شغل برزخ بھی کہتے ہیں، یعنی تصور شیخ اس صورت میں کرے کہ اس کو مقصود اصلی نہ سمجھیں بلکہ ذریعہ دفع وساوس خیالات سمجھیں، تاکہ اس دفع سے یکسوئی اور توجہ الی اللہ کی استعداد پیدا ہو جائے اور اس استعداد کو اصلی مقصود یعنی توجہ الی اللہ میں صرف کر دے اور تصور شیخ اس کے بعد چھوڑ دے۔

دعا گو و دعا جو

احقر ضل الحق افغانی عفا اللہ عنہ

اسلامی اکیڈمی کوئٹہ

عمیل راجہ بیان :

(از مکتوب الیہ) جمادی الاولیٰ ۸۲ھ تا ذی الحجہ ۸۲ھ آٹھ ماہ میں آٹھ مکتوبات قدسیر سے سرفراز فرمایا کیا شفقت کی انتہا نہیں ہے۔ آپ کی علمی عظمت اور انتہائی اہم مصروفیات کے باوجود ادنیٰ تا کارہ بے علم و بے عمل شاگرد و مرید کی اتنی دلجوئی اپنی مثال یقیناً

تعمیر مدرسہ سے قلبی مسرت :

تعمیر مدرسہ اور وسیع رقبہ زمین کا مدرسہ کیلئے وقف ہو جانے سے قلب کو مسرت ہوئی بارگاہ حق میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے خشاء کے مطابق ان امور کو مکمل فرمادیں وعاذ اللہ علی اللہ بعزیز۔ برزخ و دارم دولت علی آتے رہتے ہیں آپ کی صحبت سے انکی حالت اچھی ہو گئی ہے اللہ تعالیٰ ترقی فرمادیں۔ آپ کے والد ماجد و دیگر متعلقین کو دعا و سلام عرض کریں۔

احقر دعا گو
نفس الحق الغفانی عفا اللہ عنہ
ایڈیٹی اسلامی کونسل

مکتوب (۱۲)

تردامین عصیان کی مغفرت کا سامان

۲۳ ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ

گرامی قدر درحزائے معرفت و وقف اسرار شریعت زیدت معارفکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ

۳۳ خیر مقدم کوئٹہ سے بہاول پور پہنچا احباب علماء و داعیان شہر نے ایشین پر پرتاک خیر مقدم کیا۔ دوسرے دن عباسیہ ہل میں شہر والوں کی طرف سے استقبال و دعوت دی گئی۔ عدم ملاقات کا افسوس ہے لیکن دیر آید خیر آید کے مطابق آپ کی فرصت کے وقت مناسب انتظام ہو جائیگا۔ بالخصوص ترقیات کی دعا کرتا ہوں اور پرامید ہوں۔ یہاں بھی باوجود

گئے۔ خیال یہ تھا کہ کہیں استقرار ہو جائے تو آپ کو جائیں گے لیکن اب تک تردد ہے بالخصوص حالت کھار اللہ آپ کی اچھی ہے اپنی روسیاسی کا بار بار تذکرہ اگر شان عہدیت کا اثر ہے تو محمود ہے اور اگر شان قوڈ کا اثر ہے تو مضر ہے جس کے لئے لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ (اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں) والی آیت کا مرقہ ضروری ہے۔

معصیت سے حفاظت کے لئے تین امور کی ضرورت :

ہر قولی و فعلی معصیت کے اثر سے محفوظ رہنے کیلئے تین امور کی ضرورت ہے۔ غنڈ الفیضان فائض فی العاقبة یعنی گناہ کے اضرار دنیوی و اخروی کو سچا اگر یہ حربہ کارگر نہ ہوا تو عند فراہم اتمام استعمال ہمت اگر خدا نخواستہ یہ حربہ بھی کارگر نہ ہوا اور نفس غالب آیا تو تیسری چیز تذراک بالتوبۃ بعد الوقوع۔ امید ہے کہ یہ گر بڑا نافع ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ تحویر الطائف اور انکار کا مرحلہ نیز مراقبات کا مقام ختم ہو چکا ہے۔ البتہ طبع مقامات سلوک باقی ہیں انکی ترتیب حسب احوال سالک ہے۔

مقام تقویٰ :

فی الحال آپ کو مقام تقویٰ ملنی کرنے کی ضرورت ہے یعنی مفہوم آیت اَلْقَوُصُ اَمْرٌ اِلٰی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعٰلَاد کا تصور بالاتفاق جسکی حقیقت یہ ہے کہ اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دینا کہ جو وہ چاہیں تعریف کریں خواہ امور افاقہ یعنی اموال و املاک و اقارب و اولاد میں خواہ امور غفلیہ حید میں جیسے مرض صحت تو چھوٹا ضعف حصول جاہ و سلب جاہ، خواہ غفلیہ معنویہ میں جیسے قبض و سلب ہیبت و انس محبت شوق کیفیت سلب کیفیات لیکن یہ یاد رہے کہ تقویٰ اللہ کے معنی ترک تدبیر کے نہیں بلکہ استعمال تدبیر و تقویٰ اللہ کے معنی ترک تجویز خود۔ کم از کم ایک چار۔ ایسا کرنا ضروری ہے۔

فصل کیفیات کلاس میں غیر مقرب بلکہ مردودین بھی شریک ہو سکتے ہیں۔

غصہ کی حقیقت اور علاج :

غصہ : غصہ فی نفسہ غیر اختیاری ہے لیکن اس کے اقتناء پر عمل کرنا اختیاری ہے اور ترک عمل بھی اختیاری ہے اور اختیاری کا علاج بجز استعمال اختیار کے کچھ نہیں اگرچہ اول میں اس میں کچھ مشقت ہوگی لیکن تکرار و مداومت سے وہ اقتناء خود ضعیف ہو جاتا ہے اور مقاومت میں پھر مشقت باقی نہیں رہتی۔ حدیث میں ہے "لَا يَفْقِصُ فَاَضِ نَبَنِ الْفَنَنِ وَهُوَ غَضَبَانٌ" یعنی حاکم کو چاہئے کہ غصہ کی حالت میں فیصلہ کسی نہ کرے بلکہ اس وقت مقدمہ سلطوی کر دے یہاں حاکم سے مراد ہر وہ شخص ہے جسکی دوا دیوں پر حکومت ہو۔ اس میں معلم استاد اور گھر کا مالک بھی شامل ہے قرآن میں ہے وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ یاد رکھو کہ جس پر غصہ کیا جائے اور اسکی طرف سے مطالبہ کرنے والا نہ ہو تو اس کا مطالبہ حق تعالیٰ کی طرف سے ہوگا۔ غصہ کے وقت یہ تصور ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کو مجھ پر زیادہ قدرت ہے اور میں اسکی نافرمانی بھی کرتا ہوں اگر وہ مجھ سے یہ معاملہ کریں تو پھر کیا ہوگا۔ اور یہ بھی خیال کرے کہ بدون مشیت الہی کے کچھ واقع نہیں ہوتا تو مغضوب علیہ کے جس فعل پر غصہ کرتا ہوں اس میں مشیت الہی کیا تھا مزاحمت ہے اور میں کیا چیز ہوں! جو مشیت الہی سے مزاحمت کروں۔

فقط والسلام

احقر العباد محسن الحق افغانی عفا اللہ عنہ

اسلامی یونیورسٹی بہاول پور

چند بھیجا کرتے۔ دوسرے بچ گئے، واپسی پر بیمار ہوئے، عرب کی سر زمین جدہ میں مدفون ہیں۔ حضرت نے انہیں کا ذکر فرمایا ہے۔ اَذْكُرُ وَمَنْحَابِينَ مَوْنًا نَحْمُ لَا اپنے مردوں کے حسان کا تذکرہ کیا کرو) کے ماتحت حضرت کے مکتوبات میں ان کا ذکر خیر آتا چاہئے۔

مکتوب (۱۳)

حضرت شیخ الہندؒ کا پیرانہ سالی میں تہجد کا اہتمام

(یکم جمادی الثانی ۱۳۸۳ھ تا ۱۲۰۰ھ ۱۲۳۲ء)

جامع الفضائل والمعارف زیدت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

۲۷ جمادی الاولیٰ کا اخلاص نامہ چھو نہیا۔ راہ سلوک میں استقامت مطلوب ہے اور واردات غیر مطلوب۔ نہایت افسوس ہے کہ اب تک آپ کو برکات تہجد سے محرومی ہے اور استقامت نصیب نہیں ہوئی ایسی صورت میں واردات اور کیفیات کی کوئی قیمت نہیں بزرگوں سے معلوم ہوا ہے کہ بھروسہ دم کے سرور و مالاناس حضرت شیخ الہند مع رفقا و اسیر تھے سردی کا موسم تھا آخری رات میں حضرت شیخ الہند پیرانہ سالی کی عمر میں چپکے سے نیند سے اٹھ جاتے تھے اور جھے ہوئے پانی کو اپنے تھلی میں کھلا کر قطنی وضو پانی میں تبدیل کر کے اس سے تہجد کیلئے وضو کر لیا کرتے تھے حضرت مدنیؒ کو جب اس کا علم ہوا تو اس خدمت کو پھر وہی انجام دیتے تھے یہی تھی دوا استقامت اور خُشْنُ النَّفْسِ عَلٰی الْمَكَارِهِ (تکالیف پر نفس کو مجبور کرنا) کا جذبہ جو تصوف اور طریقت کی روح ہے جسکے آگے باطنی انوار اور کیفیات کی کوئی قیمت نہیں اور یہی استقامت قرب الہی اور وصول الی اللہ کی دلیل ہے۔

مکتوب (۱۳)

دفع مرض کے لئے تلخ دوائی نافع ہے

(۱۳ جمادی الثانی ۱۳۸۳ھ)

برادر عزیز محبی ام فی اللہ

قاضی عبدالکریم صاحب وفقکم اللہ لزااد الغد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

خیریت جانتیں نصیب۔ آج سے آئندہ بارہ ایام تک امتحان داخلہ کی معروضیات کی وجہ سے بچہ عدم القیامت ہوں۔ عصر سے عشاء تک احباب سلسلہ کیا تھا مشغولیت ہے علماء حضرات دور دراز سے بیعت کیلئے احقر کے پاس آتے ہیں اور قلیل عرصہ میں سب بچہ اللہ کا فی حدیجی اپنے اندر پاتے ہیں۔ میں خود حیران ہوں لیکن یہ اپنے بزرگوں کا کمال ہے ورنہ من آئم کہ من دائم۔ آپ سے توجہ قلبی میں کوئی فرق نہیں آیا۔ جو جملے لکھے گئے بلا ارادہ القاء الہی سے لکھے گئے کہ داروئے تلخ است دفع مرض۔ اب جو اسکے نتائج آپ کی تحریر سے معلوم کئے مثلاً توفیق تہجد و ذکر و مراقبہ و رقت قلب تو خدا کا شکر بجا لایا۔ اللہم زد فزدد۔

ازالہ کسل و تحصیل استقامت کے لئے نسخہ اکسیر :

اگر چلنے پھرتے اٹھتے بیٹھتے تصور غفلت حق عمل مجہد میں ذہن مشغول رہے جس کو اصطلاح مشائخ نقشبندیہ رضوان اللہ علیہم میں قیوف قلبی سے تعبیر کرتے ہیں جسکا مقصد یہ ہے کہ دل متواتر غیر اللہ کے متعلق نہ رہے تو ازالہ کسل و تحصیل استقامت کیلئے اکسیر ہے۔ احقر

توجہ قلب کیا تھا دعا کرتا ہے کہ آپ کے قلب کو خداوند تعالیٰ نور یکینہ سے منور فرمائے۔ اور کسل و غفلت جو آثار نفس بکیمیہ میں سے ہیں انکو دور کر دے آئین۔ جامعہ اسلامیہ کے نصاب وغیرہ دفتر سے لیکر بھیج دوں گا اپنے والد ماجد اور دیگر احباب کو سلام عرض کرتا۔

احقر العباد شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

جامعہ اسلامیہ بہاول پور

(میں مختصر اس کا حضرت کا مکتوب بہورہ کم جمادی الثانیہ سے ہے۔ احقر نے تہجد میں کسل کے متعلق عرض کیا تھا جواب میں تحریر فرمایا بہت افسوس ہوا کہ آپ کو اب تک تہجد کی توفیق نہیں ملی۔) مکتوب مبارک میں خط کشیدہ عبارت کے متعلق تحریر فرمایا کہ بلا ارادہ الخ

مکتوب (۱۵)

مجاہدہ سے قرب الہی کی راہیں کھل جاتی ہیں

(۲۶ رجب ۱۴۰۳ھ)

محبی ام فی اللہ مولانا قاضی عبدالکریم صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا خط نمبر ۲۳/۲۳ رجب بھیج کر موجب سرور ہوا۔ صاحب قسطنطینیہ تیزی سے صدمہ اگر بوجہ لطافت مزاج ہے تو معترض نہیں سند و بیسی میں حضرت انسؓ سے مرفوعا روایت ہے کہ تیزی (جو بوجہ لطافت طبعیت ہو) صرف میری امت کے صلحاء و ابرار میں ہوتی ہے۔ میرے خیال میں مظہر جان جاناں یا حضرت قحطانؓ کی تیزی ایسی تھی اور اگر تیزی کا مفسر غضب ہو تو اسکا طعن عینہ وہی ہے جو غضب کا طعن ہے۔ نفس غضب غیر

اختیاری ہے اور اس کے متھن پر عمل کرنا اختیاری ہے جس کے ازالہ کیلئے اختصار عذاب الہی منہ
اعمل اور اختصار ثواب الہی منہ ترک العمل بمقتضاه کافی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ کسی قدر
عاجلہ اور مقابلہ نفس کی بھی ضرورت ہے۔ بلکہ یہی عاجلہ و تمام طاعات کی روح ہے ہر عبادت
کی تکمیل مقابلہ نفس کے بغیر ناممکن ہے۔ مخالفت نفس میں اولاً مشقت ہوتی ہے اور جہد کے
معنی بھی مشقت کے ہیں احکام تکلیف میں بھی کلفت ہے اور اس لئے ہم مکلف کہلاتے
ہیں لیکن پھر رفتہ رفتہ بار بار مخالفت نفس کرنے سے طاعت عادت بن جاتی ہے اور مشقت
زائل ہو جاتی ہے اور قرب الہی کی راہیں کھل جاتی ہیں۔ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ
سُبُلَنَا۔ (سورہ صافات: ۶۹) (اور جنہوں نے محنت کی ہمارے واسطے ہم بھلا دیجئے، ان کو
اپنی راہیں)

راہ تفویض اختیار کرنے سے صدمات کی جڑ کٹ جاتی ہے :

اسماء الحسنى کے بجائے مراۃ تفویض ہی مفید ہے یعنی اَفْوَضُ اَمْرِي اِلَى اللّٰهِ
(میں اپنے کام اللہ کے سپرد کرتا ہوں) کا یہ تصور کہ عالم کی ہر حرکت اور انسان کے ہر
اعمال کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ لہذا آپ کے ساتھ خلاف توقع جس دوست نے بدتمیزی کی
یہ بھی غلط الہی کے تحت ہے اور خلق الہی مٹی برکت ہے پھر ناگواری کا کیا معنی۔ ناگواری کا
اصلی سبب اپنے دوست کے متعلق اور اس کے نسبت اپنی طرف سے ایک خاص تجویز
دل میں ملی کرنا اس کی توقع رکھنا ہے پھر جب اس تجویز پر کردہ صورت کے خلاف کوئی بات
اس سے ظہور میں آتی ہے تو صدمہ ہوتا ہے تو اس کا علاج یہ ہے کہ راۃ تفویض اختیار کر کے
اپنی تجویز سے دست بردار ہو جائے تاکہ صدمہ کی جڑ ہی کٹ جائے۔

توبہ شکنی کا مکرر علاج بھی تجدید توبہ ہے :

(۲) دوام قیام الیل فضل اور رحمت الہی قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ

فَلْيَفْرِغُوا مِنْ خَيْرٍ مِّمَّا يَجْمَعُونَ۔ (یونس: ۵۸) آپ کہہ دیجئے کہ میں لوگوں کو
اللہ کے اس انعام اور رحمت پر خوش ہونا چاہیے، وہ اس سے بدرجہا بہتر ہے، جس کو وہ جمع کر
رہے ہیں (مکرر توبہ شکنی کا علاج مکرر تجدید توبہ ہے اور اگر ہو سکے تو توبہ شکنی پر قہر ادا کرمانہ
رکھ کر صدقہ دیا کریں تو مؤثر ہوگا کیونکہ نقص توبہ اگر اثر نفس ہے تو نفس کو مال محبوب ہے لہذا
صدقہ سے متاثر ہو کر وہ مزاحمت چھوڑ دے گا اور اگر اثر شیطان ہے تو صدقہ طاعت ہے جو
شیطان کیلئے ناقابل برداشت ہے وہ آئندہ مزاحمت نہیں کرے گا توبہ کیساتھ استقامت کی دعا
بھی کرتا ہوں۔

(۳) آپ کے ہاں احتراقی عیادت سرور حاضری قیامی رہا کی طرف اشارہ ہے دونوں
مزیدوں کا شوق داخلہ بھی دلیل رہا ہے جو انشاء اللہ کسی وقت ظہور میں آئے گا۔ علمی سوال علمی
مرحیت کی دلیل ہے۔

علم کے تھن سے نفس اور شیطان کو مارا جاسکتا ہے :

(۴) سکون عالم مثالی میں نفس یا شیطان کی صورت مثالی ہے اور اس سے متفرق نہ ہونا
دونوں کے مقلوب ہونے کی دلیل ہے اور استاذ کے عمل سے اس کا مرقا یا اس بات کی طرف
اشارہ ہے کہ علم وہ چیز ہے جس کے اثر سے نفس و شیطان کو مارا جاسکتا ہے۔

(۵) اندھیرا بدعت ہے اور روشنی سنت، بھگت اللہ آپ حضرات کو اس روشنی کا حصہ حاصل
ہے۔

(۶) چاند کا دو ٹکڑے ہونا ایک بڑے دینی فتنے کا ظہور ہے لیکن اسکے باوجود بھی دینی
روشنی قائم رہے گی۔ موائے سنت نبوی ہے جو نفس و شیطان کے انوار سے بچانے والی
ہے۔

(۷) سفید لباس انوار قلب ہیں اور عصا کے ذریعہ عارضی سیاسی قوت و سیکرے کی کھل ہے

سمجھائے کہ اہم عذاب و قہر خداوندی کے مقابلہ میں برائے نام چند لمحوں کی لذت کی کیا حقیقت ہے، جو اس کو اختیار کیا جائے اور باری تعالیٰ کی صفت عَزَّوَجَلَّ اِنْصِقَاعِ (غالب انتقام لینے والی ذات) کے مراقبہ سے نفس کو کچلا جائے۔ باقی دعا کرتا ہوں۔ اُمید ہے کہ آپ بھی میرے اصلاح حال کے لئے دعا کیا کریں گے۔ خطا اور کمشنر صاحب کا جواب معلوم ہوا۔

شمس الحق افغانی
ترنگری ضلع پشاور

نوٹ :- یہ کوئی خط تھا، حضرت کا جو اس وقت کے ذریعہ کے کشتہ کو پہنچایا تھا، جس کا نہ مضمون مجھے یاد ہے اور نہ اس کا جواب۔

مکتوب (۱۷)

تم اپنا کام کیجئے جاؤ، نتائج اللہ کے حوالے کر دو

(۱۰ شوال ۱۴۲۳ھ)

گرامی منزلت قاضی عبدالکریم صاحب و فقہ اللہ لما یحب و یرضی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ براہ راست ایک اخلاص نامہ گھر پہنچا دیا اور بہاول پور سے بھی دو خط یہاں آ کر پہنچے۔ رمضان المبارک میں احقر نے توبہ کیا تھا آج کچھ روز وصلاح و قرب و عرفان اور توبہ قلب کیلئے دعائیں کیں۔ عشرہ اخیرہ کے آخری ایام میں جو کچھ ہوا وہ سیکڑا اور نور کا نزول تھا اللھم زد فود۔ بہر حال طلب میں سستی نہ ہونے کی اشغال کی تعویق یا تاخیر سے قلب میں یاس و قنوط پیدا نہ ہو جو کہ وسوسہ شیطانی ہے۔ تم اپنا کام کئے جاؤ نتائج

لیکن بیاض اصلی ہے اور سوا د عارضی۔ دل سے دعا و استقامت کرتا ہوں۔ سب احباب کو سلام عرض کریں۔

دعا گو و دعا جو
احقر شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ
اسلامی یونیورسٹی بہاول پور

مکتوب (۱۶)

وساوس ایمان کی علامت ہیں

(۹ رمضان ۱۴۲۳ھ)

محترم قاضی صاحب زادکم اللہ قویا و عرفانا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! دعا و وسوس کرتا ہوں، اگر مذکورہ خیال معصیت غیر اختیاری ہے تو یہ حالت مذموم نہیں کہ اس کو ایسا ہیتم بالشان سمجھا جائے۔ صحابہؓ سے افضل کسی کی حالت زحی، لیکن ان کو بھی ایسے وساوس آتے تھے کہ مل کر کوند ہو جاتا ان کو زیادہ محبوب تھا۔ ان وساوس کو زبان پر لانے سے، لیکن پھر بھی طیب کامل علیہ السلام نے ان وساوس کو صریح ایمان کی علامت بتلایا۔ اس لئے سرے سے اس گھری کو چھوڑ دیں، اور اگر اختیاری ہے تو ماضی کا استغفار و توبہ سے تدارک کریں اور مستقبل کے لئے تجدید ہمت و دعا و کلام میں لائیں۔

معصیت سے قلب کو بچانے اور نفس کو کچلنے کا طریقہ :

(۲) معصیت کو قلب سے بنانے کے لئے یہ مراعات کیا جائے کہ معصیت میں جہل و لغت ہے، اس کا مقابلہ اسی عذاب جہنم سے کیا جائے، جو اس معصیت پر مرتب ہے اور نفس کو یہ

لو حضرت حق جل جہدہ کے حوالہ کرو۔

ج کار خود کن کار بیجا نہ کن

پر عامل رہو۔ اور یقین رکھو کہ برطاعت سے قلب میں ایک نور پیدا ہوتا ہے اور ہر معصیت سے ایک ظلمت کا داغ جسکو توبہ کے پانی سے جلتا خیر دھو ڈالنا ضروری ہے۔ آپ کے والد ماجد اور برادران کو سلام و دعا عرض ہو۔ میں یہاں ایک ضروری ذاتی کام میں مصروف ہوں۔ نغمائے کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتا۔ فروری کے اخیر میں یہاں پر کیلئے روانہ ہوں گا۔ اللہ تعالیٰ۔

احقر محسن الحق افغانی عفا اللہ عنہ

از ترنگری ضلع پشاور

مکتوب (۱۸)

سستی اور کاہلی کا علاج

(۱۵ اشوال ۸۳ھ)

محبی ام بنی اللہ قاضی صاحب زادک اللہ معرفہ و قربا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ کاہلی کا علاج ہمت تلا چکا ہوں وہی اصل چیز

ہے۔ بلور معین ہمت دو چیزیں عرض کرتا ہوں۔

(۱) آبرستی و اجہات یا ترک معاصی میں ہے تو یہ معصیت ہے جسکے لئے مراقبہ مذاب کی ضرورت ہے یعنی معصیت کی ذہنی راحت کا مقابلہ اس واقعی مذاب جنہم کے تصور

اور مراقبہ میں کیا جائے جسکی شدت قرآن اور احادیث میں معصوم ﷺ میں مذکور ہیں اور اپنے ضعف و کمزوری برواشت عذاب کا بھی تصور کرے اور راحت ہو موہا اور عذاب مستند کے زمانوں میں بھی مقابلہ کیا جائے کہ اول کا وقت قصیر اور ثانی کا وقت طویل اور متحد ہے۔ اور دوسرے علوک و بھول شاہ ولی اللہ یوں دفع کیا جائے کہ جیسے دنیا میں خدا کے افعال کی دو قسمیں ہیں عادیہ اور غارقہ، آخرت میں بھی دو قسمیں ہیں۔ عادیہ اکثر یہ جو تر جب عذاب ملی المعصیت ہے اور غارقہ نادرہ جو جوف ہے۔ اسلئے خوارق پر اعتنا تو سبیل شیطانی ہے اور اگر ترک مستحبات ہوں سستی کی وجہ سے یعنی سستی کی وجہ سے فعل مندوبات فوت ہو جائیں۔ تو اللہ تعالیٰ کی محبوبیت اور افغانیات ہے غایات کا مراقبہ کیا جائے تاکہ ایسا رنگ چڑھ جائے کہ سستی چستی میں تبدیل ہو جائے۔

(۲) کسی قدر ترغیب و ترہیب امام منذریؒ کا مطالعہ توجہ کیساتھ کیا کریں۔

اتباع سنت اور عشق حدیث کا عالم بالامیں شہرہ :

(۳) حضرت مدنیؒ اور احقر قیام قدر کے متعلق بسلسلہ ریڈیو خواب میں جو کچھ نظر آیا وہ اتباع سنت و مشق حدیث کا عالم بالامیں شہرہ ہے کیونکہ ریڈیو آئندہ شہرہ ہے اور امور منامیہ عکس عالم مثال ہے خدا کے کہ حسن صورت و لباس احقر حسن باطن کا سبب بن جائے بہر حال اس میں آپ کے تحقق نسبت مع اشخ کی بشارت ہے۔

(۴) پتہ قبروں کا مشاہدہ مقام نقا کی چٹنگی ہے جسکے دو امور مہمہ کا ذکر یہ قرآن ہے جو بچوں کو چڑھایا جا رہا تھا۔ اور یہی خیار سے سلاسل اور تصوف کا لب لباب اور غلام ہے جو لوٹا میں تھا۔ (استاذ کرم مکتوب الیہ نے خواب میں برتن (لوٹا) میں کچھ دیکھا تھا، اس کی تعبیر فرمائی۔) (مرتب)

نور اللہ مرقدہ دل ایک شاہی سڑک ہے، جس پر ہر کوئی گذرتا ہے لہذا واردات کی طرف
ترک توجہ اور ان سے عدم تاثر ان کے ازالے کا سبب ہے، بہر حال اس حقیر کو آپ کی طرف
توجہ ہے اور توفیق قیام لیل کی دولت دنیا و مافیہا سے بڑھ کر ہے۔ سب برادران کو سلام۔

احقر دعا گو محسن الحق افغانی

از بہاول پور

مکتوب (۲۰)
مبشرات الہیہ

(۱۳/۴/۱۳۸۳ھ)

محترم قاضی صاحب زیدت معارفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ !

خیریت جانیں نصیب۔ غریقہ حقہ موجب اجتہاد ہوا۔ احقر قلباً آپ کی ترقی و
عرقان کی طرف متوجہ ہے اور نزول فیض الہی کے لئے دست بدعا ہے۔ آپ کے رویا اہل
حق کے طبقہ سے متعلق ہیں۔ اس کے خلاف و سوسر شیطانی ہے، جس کا مقصد یاس و قنوط
پیدا کرنا ہے تاکہ اعمال میں نکال کا موجب بن سکے۔ "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُغْوِ ذُبْکَ مِنْ
الْحَوْرِ یَغْدُ الْکُحُوْر۔" ایسے موقعہ کے لئے تعلیم کیا گیا ہے۔ رویا مرقومہ کا مقصد ترغیب
قیام لیل ہے، جو مبشرات الہیہ ہیں۔ بارش موجب انتظار من النوم ہے۔ اس لئے ترغیب ایسا
کہا گیا۔ تاہم حق میں بظاہر بارش موجب زحمت ہے، کیونکہ طبعاً ناگوار ہے۔ اس طرح
قیام لیل بھی طبعاً ناگوار ہونے کی وجہ سے بظاہر زحمت ہے، لیکن وہ تو فی الواقعہ موجب
رحمت ہیں۔ بارش جسمانی رحمت ہے اور قیام لیل روحانی جس کا اثر انبساط قلب ہے، جو

(۵) وضو و سواک دلیل ہے کہ باطنی تطہیر نصیب ہوگی انشاء اللہ۔ پانی صاف نہ ہونا اور اٹھ
نہ سکنہ تصور ہمت اور کسل کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ داڑھی کا عالم برزخ میں کم ہونا
مفسر نہیں عالم آخرت میں چونکہ بالکل نہ ہوگی تو برزخ جو دروازہ آخرت ہے اس میں کی عمل
تجربہ نہیں۔

نوٹ: ہم انشاء اللہ جون کے آخر میں بہاول پور منتقل ہوں گے اور مستقل قیام اسلامی
یونیورسٹی کی فصل میں وہیں رہیں گے۔

دعا گو دو دعا گو

احقر محسن الحق معارف اللہ عنہ

اکٹھری علوم اسلامیہ کوئٹہ

نوٹ: (ایک بزرگ کو احقر نے خواب میں دیکھا کہ داڑھی قدر مستون سے کم تھی، اس کا
جواب عنایت فرمایا کہ عالم برزخ میں کم ہونا کچھ نقصان نہیں) (از مکتوب الیہ)

مکتوب (۱۹)

دل ایک شاہی سڑک ہے، جس پر ہر کوئی گذرتا ہے

۲۲ ذی الحجہ ۱۳۸۳ھ

محترم المقام جناب قاضی صاحب زیدت معارفکم و تحی اللہ لکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اخلاص نامہ کا سبب احوال ہوا۔ نظر بندی علماء و مجتہدین اللہ
انتظار ہے جو موجب ازدیاد اجر و رفیع درجات ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ دل سے آپ کے
الہیہ نثار قلب کی تحصیل کی دعا کرتا ہوں۔ لیکن بقول حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر جری

انھیں کے بعد ظاہر ہوا۔ دعا ہے کہ قلبی انقباض مہل باہمساط ہو اور قلب مقام حسین سے بہرہ اندوز ہو۔ امتحان کے سلسلے میں مصروف ہوں۔ دعا ترقیات عرفان کرتا ہوں۔ ۱۵/ جون سے یکم جنوری تک فطیل ہوگی۔

احقر عیسیٰ الحق افغانی عفا اللہ عنہ

بہاول پور

مکتوب (۲۱)

وقت کو غنیمت جانو

یکم جولائی/۲۱ مفر ۱۳۸۳ھ

گرامی قدر قاضی صاحب زیر عرفاتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! مجھے چند دن سے قلب کے دورے پڑ رہے ہیں۔ اس لئے بہت سے خطوط کے جواب لکے پڑے ہیں۔ آپ کا آخری خط اس وقت سامنے نہیں۔ بہر حال خصوصی توجہ کے ساتھ دعا و استقامت و ترقی عرفان کرتا ہوں۔ وقت کو غنیمت جانو اور ”اللہم انی اعوذ بک من الغسل“ (اے اللہ میں سستی سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں) کے مطابق سستی کو راہ فلاح کا سب سے بڑا دشمن سمجھو۔ ہماری زندگی درحقیقت لمحات حیات و موت کے تعاقب کا نام ہے۔۔۔۔۔

پس ترا ہر لمحہ مرگ و رجعت است

مصطفیٰ فرمود دنیا سامعہ است

(مشہوری)

(پس تیرے لئے ہر گھڑی موت کا خطرہ ہے) اور نہ آئی) تو اسے نئی زندگی سمجھیں۔ حضورؐ نے فرمایا دنیا کی (زندگی) تو ایک لمحہ ہے۔ یعنی زمانہ حال جو ماضی اور مستقبل کے درمیان کا تھوڑا سا وقفہ ہے۔ ماضی ہاتھ سے نکل گیا اور مستقبل بھی نہیں) سب احباب کو سلام۔

عیسیٰ الحق افغانی

ترنگڑ کی ضلع پشاور

مکتوب (۲۲)

لطائف اور مشائخ کا تذکرہ

۲۷ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ

محترم القدر زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! مکتوب کا کتب احوال ہوا۔ صاحب زادہ صاحب سے متعلق روایات و لطائف کتب کی دیکھ لی۔ سیدی المرشد خویہ علاء الدین کے چاشمین محمد عثمان کمال الدین بنیادہ سلیمانہ عراق ہے جو حضرت مرشد موصوف رحمۃ اللہ علیہ کے اجازت نامہ بنام احقر مرقومہ ۱۷ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ میں درج ہے۔

(۱) خاندانی روایات میں اسلاف احقر کو سادات میں شمار کیا گیا ہے، لیکن حکومتی کائنات عہد اسلامی و عہد انگریزی میں احقر کے اسلاف کو افغان و ذاتی لکھا گیا ہے۔ میں اعتقاد مانتا ہوں کہ نسبت کو زیادہ استعمال کرتا ہوں۔ ورنہ نہ وہ نسبت قرب ہے نہ یہ۔ ورنہ مکتوبات حضرت شاہ غلام علی نور اللہ مرقدہ مکتوب ۶۲ و مکتوب نمبر ۷۶ میں بالا انحصار صرف

اس قدر ہے کہ نسبت احمدیہ مجددیہ شمول نور حضور است در جمیع لطائف اقرار توحید و تہذیب
تغیر کفایت کند۔ میں نے اس اجمال کی تفصیل آپ کو بتائی۔

(۲) میرے مشائخ میں سے افغانستان سرحد و پاکستان ہندوستان میں کوئی زندہ
نہیں۔

(۳) ملا صاحب جرحہ کی ملاقات بوقت طالب علمی ہوئی۔ دارالعلوم میں میرے وقت
پر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ، حضرت حافظہ محمد صاحب، مفتی عزیز الرحمن، مولانا شبیر
احمد عثمانی، مولانا حکیم محمد حسن صاحب برادر حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ و دیگر حضرات
مشائخ۔

(۴) حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ اول تہذیب لطائف عالم امر کے متعلق حکم فرماتے
تھے۔ بعد از حصول فناء و بقاء تہذیب لطائف عالم خلق کا حکم دیتے تھے، لیکن آپ کے
صاحبزادگان توحید لطفہ نفس کو اہمیت دیتے تھے۔ بعد ازاں لطائف و دیگر توحید لطفہ قلب میں
ظہور اسرار توحید وجودی ہے۔ ویر لطفہ روح میں سلب صفات از خود نسبت اُن بحق و در سیر
لطفہ سر اشغال ذات در ذات اویسمانہ تعالیٰ۔ و در سیر لطفہ فنی تفرید جناب کبریا جامع
مظاہر و در سیر لطفہ عقلی خلق باخلاق اویسمانہ و تعالیٰ۔

مکتوب شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ یکصد و یک مع حاشیہ میں موجود ہے۔ و طریقہ
تہذیب ذکر فنی اسم ذات کے ساتھ حضرت شیخ غلام الدین شغل رابطہ فرماتے تھے۔ یعنی
تصور شیخ کہ اس کے قلب میں روحانیت قلب محمدی کا جلوہ موجود ہے اور میرے دل میں اس
جلوہ نور کو شیخ ڈال رہا ہے اور اس ڈالنے پر وہ اسرار تصور کرے جو ہر لطفہ کے جدا جدا ذکر
کئے گئے۔

میرے گلے پر پھوڑا نکل آیا ہے، نماز خصوصاً سجدے میں تکلیف ہے۔ علاج
بجاری ہے۔ دعا صحت کریں۔

شخص الحق افغانی
ترنگری ضلع پشاور

مکتوب (۲۳)

مسائل میں احتیاط کی تاکید

۲۶ اگست ۱۹۶۳ء

محترم قاضی صاحب ذیہ عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! خط کاغذ احوال ہوا۔ ترقیات دینی و عرفانی ہے خوشی
ہوئی۔ مسئلہ طلاق کے سلسلہ میں احتیاط کی ضرورت ہے اور میں اس حالت میں ہوں کہ اس
مسئلہ کی طرف توجہ نہیں کر سکتا۔ صحت بحال ہونے پر ۲۹ راجست بہادر پور کے لئے روانہ ہوں
گا، وہاں جامعین کے مکتوبات کے ملاحظہ کے بعد اگر ضرورت سمجھیں تو غور کر سکوں گا اور اپنی
راے دوں گا۔ دعا و استقامت کرتا ہوں۔

شخص الحق افغانی عفا اللہ عنہ
ترنگری ضلع پشاور

مکتوب (۲۳)

احساس کثرتِ سیئات خود حسنات میں داخل ہے

۲۰ جنوری ۱۹۶۱ء

محترم قاضی صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ !

اصلاح احوال سے سرت ہوئی۔ میں دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو استقامت کی عظیم نعمت سے نوازے۔ آپ وہوہو کی مامواقت کی وجہ سے گھر میں کوئی نہ کوئی بیمار ہوتا ہے۔ اس لئے سراج العلوم کے جلسہ میں بھی شرکت مشکل ہے۔ بیماری بھی ایک نعمت ہے، لیکن اس نعمت کو دوسری نعمت یعنی صحت سے تبدیل فرماوے۔ کوتاہیوں کی فہرست سے مقصود مجاہد نفس کی عادت پیدا کرنی تھی۔

اللہ آپ کے اور آپ کے گناہوں کے درمیان حائل ہو اور احساس کثرت سیئات خود حسنات میں شامل ہے۔ بہر حال دعا کرتا ہوں اللہ اس احساس میں اضافہ فرمادیں اور مقابلہ نفس وکسل میں اللہ آپ کا معین وناصر ہو۔ سب عزیزوں کو دعا و سلام۔

خس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

جامعہ اسلامیہ

بہاولپور

مکتوب (۲۵)

دین کو آلہ اغراض دنیا بنانا غیر موزون ہے

نیم جنوری ۱۳۸۲ھ

محبی امینی اللہ عرفان مآب قاضی صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! ۲۸ جنوری ۱۳۸۲ھ کا اظہار نامہ موجب اہتمام ہوا۔ اذکار مرقومہ میں قید زمان و مکان نہیں۔ البتہ رات دن سے بہتر ہے اور سانی و قلبی صرف قلبی سے مدرسہ کو اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھیں۔ (آمین) جانکن سے دین کی منفعت مشکوک ہے، دین کو آلہ اغراض دنیا بنانا غیر موزون ہے اور اللہ تعالیٰ سے بعد کی دلیل ہے۔

امارۃ میں ذکورۃ کی شرط پر اجماع ہے :

امارۃ کے لئے ذکورۃ کی شرط پر آخر شرح مواقف و دیگر کتب کا یہ میں اجماع منقول ہے۔ جنگ جمل کے متعلق فتح الباری ج ۳ ص ۳۶ میں فُتِحَتْ حَدِيثُ أَبِي بَكْرَةَ لَنْ يُبْلَغَ قَوْمٌ وَلَوْ اَمْرُهُمْ اِمْرًا مَرْقُومٌ بِانْ اَعْدَاءُ لَمْ يُنْقَلِ اَنْ عَائِشَةَ وَمَنْ مَعَهَا نَازَعُوا عَلِيًّا فِي الْجَلَالَةِ وَلَا دَعَاوُا اِلَى اَخِيذِ بِنْتِهِمْ لِيُؤَلِّوَهُ الْجَلَالَةَ وَ اِنَّمَا اَنْكَرْتُ هِيَ وَمَنْ مَعَهَا عَلِيٌّ عَلِيٌّ مَنَعَهُ مِنْ قَتْلِ قَلْبَةَ عُثْمَانَ وَتَرَكَهُ الْاَقْبِصَاصِ مِنْهُمْ وَ كَانَ عَلِيٌّ يَنْتَظِرُ مِنْ اَوْلِيَاءِ عُثْمَانَ اَنْ يُنَاجِحُوهُ اِلَيْهِ فَاِذَا ثَبَّتَ عَلِيٌّ اَخِيذَ بِنْتِهِ اَللّٰهُ يَمْنَعُ قَتْلَ عُثْمَانَ اَلْقَتَضُ مِنْهُ اس سے مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔

عربی عبارت بحوالہ فتح الباری کا ترجمہ یہ ہے کہ کسی نے یہ نہیں کہا کہ حضرت عائشہ کا اختلاف حضرت علی کے ساتھ مسئلہ خلافت میں تھا۔ حضرت عائشہ کا تین مہینے

سے قصاص لینے میں تاخیر کرنے پر معترض تھیں۔ حضرت علیؓ کا موقف یہ تھا کہ جب معین شخص پر ثبوت ہو جائے گا جب قصاص میں ان کو مل کر کیا جاسکے گا۔

مدرسہ کا قطعی نقصان نفع مظنون کے مقابلہ میں زیادہ قابل توجہ ہے :

اعلاء دین کی جدوجہد بشرط ظن نفع محمود ہے، لیکن مدرسہ کا قطعی نقصان اس نفع مظنون کے مقابلہ میں زیادہ قابل توجہ ہے۔

فظہ و السلام

احقر العباد شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

بہاول پور

مکتوب (۲۶)

دستار بندی حضرت مدنیؒ میں

تکمیل نسبت نقشبندیہ کی طرف اشارہ ہے

۱۳۸۳ھ جب

محترم مقام زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! اخلاص نامہ موجب اضطراب ہوا۔ اللہ تعالیٰ حکومت کی گرفت کے سلسلے میں آپ کا معین اور ناصر ہو۔ آمین۔ دستار بندی حضرت مدنیؒ میں تکمیل نسبت نقشبندیہ کی طرف اشارہ ہے روپ مشرق میں کی حضور و خشوع فی اصولۃ کی طرف اشارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نماز میں خشوع عطا فرمادیں۔ میں محل مشکلات کے لئے ہار گاہ خداوندی میں دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ عرفان اور استقامت نصیب فرمادیں۔ اپنے والد ماجد

اور برادران صاحبان و دیگر بر خورداران کو دعا۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

بہاول پور

مکتوب (۲۷)

عداوت نفس و شیطان کا تصور کر کے مقابلہ کیا جائے

۱۰ شعبان ۱۳۸۳ھ

محترم عرفان مآب جناب قاضی صاحب سلمہ ربہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! بحکام اخلاص نامہ عرض آنکہ بشارت نبوی ان شاء اللہ تعالیٰ دلیل قبولیت ہے بہتر ہوگا کہ اتباع سنت کے ساتھ ساتھ اپنے معمولات میں سوجار یوسیرور و شریع نماز کا اضافہ کر دے۔

(۲) کسل قیام اللیل کا وقتہ چند ان معترضین ہستی کے وقت تصور کریں کہ یہ کسل اثر نفس و شیطان ہے، جس کا مقابلہ مجاہدہ سے ضروری ہے۔ ایسا حال درحقیقت میدان جنگ ہے، جس میں عداوت نفس و شیطان کا تصور کر کے مقابلہ کیا جائے، اور کسی قدر استغفار بھی جاری رکھے۔ دعا کرتا ہوں، خداوند تعالیٰ آپ کے انوار میں اضافہ فرمادے اور نفس پر حاکمیت بخشنے۔ سب متعلقین کو دعا و سلام۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

دوسرا نگران اور سرپرست موجود نہیں۔ آپ کے والد ماجد دیگر عزیزان کو سلام و دعا۔

نوٹ :- علی روں الاشہاد کسی بڑی کارکن کا بدعت ریاء کی طرف اشارہ ہے، جس کی دلیل خواب میں موجود ہے لاَ خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَ لَا غَمٌّ یَنْخَوْنُونَ میں بھی اس کی طرف اشارہ ہے۔ مسلم کی شان ہے لا یَخَافُونَ لَوْمَةَ لَاجِمٍ۔ بہر حال فعل و ترک میں نظر خالق پر ہے، نہ خلق پر۔

میں الحق افغانی

بہاولپور

نوٹ :-

عقرب (پچھو کھدہ و تمام) (مغل غورخیں) کوئی خواب تھا۔ اس کی تعبیر فرمائی۔

مکتوب (۲۹)

حضرات دیوبند کے اکابر کی نسبت

۲۳ فروری ۱۹۶۵ء ۱۹ شوال ۱۳۸۴ھ

مخلصم فی اللہ زیدت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! اخلاص نامہ کا قلمب احوال ہوا۔ میں جمعیت تین نفر دیگر حضرات ذمہ و کچاچی کے لئے عمر کے وقت بروز جمعرات ۱۸ فروری بہاولپور سے روانہ ہوئے۔ عشاء کو ملتان پہنچے۔ چاروں افراد نے نکت تہرودریا خان کا لایا تھا۔ قتل فاسٹ پیجر میں سامان رکھ رہے تھے کہ ملتان ٹیشن کے چڑا اسی نے ہمارا نام پکارا کہ تار آیا ہے۔ تار بہاولپور مقرب کو پہنچا کہ وہاں سے گھر والوں نے ملتان کو تار دیا کہ ذمہ کا جلد ملتوی ہوا۔ سب افراد جمیڑ کی وجہ سے شاہین میں ٹیکنڈ کانٹ لے کر واپس بہاولپور رات ۱۲ بجے پہنچے جو

مکتوب (۲۸)

مسلم کی شان ہے لَا یَخَافُونَ لَوْمَةَ لَایِمٍ

۱۸ شوال ۱۳۸۴ھ

عزیز محترم قاضی عبدالکریم صاحب رزقکم اللہ الشہود

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! اخلاص نامہ موجب انساب و قلب ہوا۔ توفیق ختم و کلمات و عبادت دلیل مقبولیت ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اور یہ اشغال جاریہ کی برکات کا ظہور ہے۔ اَللّٰہُمَّ زِدْ قُرْذُ وَ زِدْ قَلْبُکُمْ اللّٰہُ الْاِسْتِغْفَاۃَ کیفیات قلبیہ رقت وغیرہ بھی مبارک ہوں۔ بہر حال توفیق طاعت بشرط صرف ہمت امر الہی اور وہی ہے۔

(۲) روایا اولی متعلقہ عقرب عدو تمام و مکتوب ہے۔ اس کا مار دینا دلیل مقبولیت ہے اور اس کا نموشی فی اللہ اذیر الاضرار یہ ہے اور آدمی کی شکل میں آتا اور منہ سے مٹا تا اور اس سے خائف نہ ہوتا تبدیلی عداوت بالانس ہے۔ خَیْطُکُمْ اللّٰہُ عَنْ کُلِّ مَضْرُوبَةٍ دَیْنِیَّةٍ وَ دُنْیَوِیَّةٍ وَ مِنْ شَرِّ خَاسِدٍ اِذَا خَسَدَ۔ احقر کا ظہور دلیل استحکام نسبت ہے۔ سورہ کوثر اس تعبیر کی تائید ہے، کیونکہ صلوة قربانی اور قرآن اس سے محفوظ من اللہ کے اسباب ہیں۔ جمہوری تفسیر حوضی کوثر ہے اور حسن بھڑائی نے قرآن کو تفسیر کوثر قرار دیا ہے۔ شاہ ولی اللہ کے نزدیک حوضی کوثر قرآن کی صورت مثالیہ ہے۔ اِنْ شَاطِئْکَ مُتَمَلِّئٌ پڑھ لینا تاخیر تبدیلی عداوت بالانس کی طرف اشارہ ہے، لیکن وقوع یقینی ہے۔ چاہے مؤخر ہو جس پر لفظ اِنْشِا و ال ہے۔ چند دن ہوئے کہ گھر سے آیا ہوں، انصاف بہت سارا باقی ہے، جس کو جلد ختم کرے گا۔ تاہم کوشش کئے گی، اگر کوئی صورت نکل آئی تو اطلاع کروں گا۔ اس وقت تو کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ بالخصوص جبکہ گھر میں بھی سوازیکیوں کے کوئی

ملک کے پڑھنے کی توفیق اور انبساط قلب حسن عاقبت کی علامت ہے۔

(۳) قمیص کھینچنا غیب سے کس پر حجبہ ہے۔ آئندہ کس سے اجتناب کیا جائے۔

(۴) لڑکی کے سسلے میں استغاثہ کیا گیا۔ فَلَمَّا بَلَغَ مَخْلَعًا مِّنْهُمْ وَابْنُهَا قَالَ أَلَا يَتَذَكَّرُ

جس سے قلب پر اس رشتے کا غیر موزون ہونا وارد ہوا۔

آپ رشتہ کے سسلے میں تین امور کا لحاظ رکھیں۔ صلاح عمل، قدرۃ علی اللہ، قرب یا

قرباوت میں دعا کرتا ہوں کہ مَنِيخُ مَرْضِي عِنْدَ اللَّهِ نَصِيبُ يَوْمِ دَعَا جَو

اخر شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ / بہاول پور

مکتوب (۳۱)

متعلقین کیلئے خصوصیت سے دعاؤں کا اہتمام

۱۱ مارچ / ۱۹۶۵ء / ۱۷ ربیٰ ثانی ۱۳۸۴ھ

گرامی قدر جناب قاضی صاحب حفظکم اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! ۱۷ ربیٰ ثانی ۱۳۸۴ھ کا خط پہنچا۔ قلب کو سخت کوفت ہوئی۔ "اللہ

مَعْلَمُ خَيْفَتِنَا نَحْنُمُ" دراصل موجب غیبی امرواق معلوم نہیں ہوتا، بلکہ مستقبل کی

سرگرمیوں کی پیش بندی کی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِيْ عِيَادَةً

مَنْصِبَ وَجْزِيْ حَصِيْنٍ سَبَّحَ اَجَابُ كَوَدَا۔ شمس الحق افغانی

بہاول پور

نوٹ :- عیادہ منیع محفوظ پناہ ہوگا۔ حوزہ حصین منبوطہ قلعہ

مقدمہ تھا وہ ہوا۔ آپ کے مقدمہ میں باعزت رہائی کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اگر ہو سکے تو

ایک نشست میں تمام آیات کجہ پڑھ کر ہر آیت پر کجہ تلاوت کرتے جائیں اور ختم آیات

و کجہات پر دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہماری کرے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درپہ قرآن کو مقبول

اور بابرکت بنائے۔ حضرت بابو رحمہ اللہ نسبت قادر یہ اور حضرت سراج الدین نسبت

نقشبندیہ اور حضرت سلیمان قوسوئی نسبت چشتیہ کی طرف اشارات ہیں اور خواجہ سلیمان کا

افغانا دلیل ہے کہ آپ کو نسبت چشتیہ سے مناسبت زیادہ ہے۔ جو حضرات دیوبند کے اکابر

کی نسبت ہے، واللہ اعلم۔ سب حضرات خصوصاً آپ کے والد ماجد اور برادران صاحب و

دیگر عزیزان کو سلام و دعا عرض ہو۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

بہاول پور

مکتوب (۳۰)

رشتہ نکاح میں تین امور ملحوظ رہیں

۳۰ رشتہ ۱۳۸۴ھ

گرامی قدر جناب قاضی صاحب زیرِ عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! توجہ کے ساتھ ترقیات عرفان کی دعا کرتا ہوں۔

(۱) نیا مکان استقامت کی صورت مثالی ہے اور وضو طہارت باطنیہ کی دونوں آپ

کو نصیب ہوں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

(۲) انجور شراب اشغال کی صورت مثالی ہے جو معترب تکمیل کو پہنچیں گے۔ سورہ

مکتوب (۳۲)

انسان کے ہاتھ میں سعی و عمل ہے

نتائج قبضہ خداوندی میں ہیں

۲۶ ذی قعدہ ۱۳۸۳ھ

محی ام فی اللہ جناب قاضی عبدالکریم صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! اخلاص نامہ نے سرور کیا۔ مقدمہ کا انجام بخیر ہو۔ خستہ کُلم اللہ العلیٰ العظیم۔

(۱) گھوڑے کی سواری ان شاء اللہ تعالیٰ مع رب رزق اور جہاد اللہ بن کی دلیل ہے۔
(۲) بسز بچھانے بسط رزق و عمر اور تعلق مع احقر کی دلیل ہے۔ اول تو غیہ و غانی تعبیر ہے 'کَانَ اللّٰهُ لَکُمْ وَ کُنْتُمْ لِلّٰهِ بِسَاطِطٍ رِّزْقٍ وَ فَرَشٍ تَعْلُقُ کُوْنَا بِہِ کر رہے ہیں۔ کَانَ اللّٰهُ لَکُمْ' اللہ تمہارا (ناصر) رہے۔ وَ کُنْتُمْ لِلّٰهِ اَوْ رَقْمُ اللّٰہ کے دین کے خادم۔

(۲) قیام الخلیل پر استقامت کی دعا کرتا ہوں۔ خود و ساف علی التوکل بھی قیام اللیل کے تقسم میں ہے۔ مفتی صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب اور مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھی کی ناکامی سے افسوس ضرور ہوا کہ آواز حق کا رونا و زبند ہوا۔ لیکن درحقیقت یہ کامیابی ہے، اگرچہ صورت ناکامی تھی لیکن ترتیب کے بغیر ان حضرات کو جس قدر دوش ملے، دوش حقیقی دوش ہیں، جو دوسروں کو باختر تھیں و ترتیب نہیں مل سکتے ہوں گے۔ انسان کے ہاتھ میں سعی و عمل ہے۔ نتائج قبضہ خداوندی میں ہیں، جو اختیار سے خارج ہیں۔ اللہ جبارک و تعالیٰ ایدہ ویز کے لئے غیب سے کوئی سامان کر دے۔ سب متعلقین کو یہ سلام۔

میں ۱۲ مارچ گھر گیا تھا۔ ۲۵ مارچ کو واپس آیا ہوں۔ خط واپسی پر بہاد پور ملا۔

شخص الحق افغانی عفا اللہ عنہ بہاد پور

مکتوب (۳۳)

تلاوت اور ذکر سے اصل مقصود تعلق مع المذکور ہے

۲۶ ربی الحجۃ ۱۳۸۳ھ

محی ام فی اللہ قاضی عبدالکریم صاحب زیدت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! اخلاص نامہ محرمہ ۶۵/۵/۲۰ نے سرور کیا۔ رشتہ واقعہ اور متوقعہ کو باری تعالیٰ موجب سعادت و موافقت کر دے اور تم کو اس کی توفیق بخش دے کہ ہر دو رشتے سادہ شریک میں ہوں۔ رکی اور گر انبار نہ ہو۔ آپ کے والد ماجد کی صحت اور آپ کے فیوض ظاہریہ و باطنیہ میں اضافہ کی دعا کرتا ہوں۔ قرآن پاک کی تلاوت بعد از تہجد کریں، جیسے احقر کا معمول ہے یا کم از کم بعد از نماز فجر کی جائے تاکہ نادمہ ہو کہ یہ برکت کا وقت ہے۔ مقدمہ مرحومہ میں باعزت کامیابی کی دعا کرتا ہوں۔ ذکر و فکر میں لذت کی کمی بیشی کو خاطر میں نہ لائیں کہ ذکر و فکر خود ذریعہ قرب الہی ہے۔ لذت ہو یا نہ ہو لذت میں بسا اوقات امور خارجہ کو بھی دخل ہوتا ہے، مثلاً صاحب بدن "خَلَوْا عَنِ الْغُفُومِ وَ اَلَا خُزَّانِ تُخْرِجُہُ عَنِ الْفُشْرِ نِسَابُ وَ الثَّقَلَا کَاتِ تَحْجُبُ عَنِ الْوِزْقِ الْمُسْتَشْنِہِ وَ الصُّخْبِہِ السُّوْعِ" (تم لو فکر سے خالی ہونا، فکر کات اور پریشانیاں کا اور ہونا مشترک رزق اور بڑی مجلس سے پرہیز کرنا) اصل مقصود ذکر سے تعلق مع المذکور ہے قلب کو ادھر لگانا چاہئے نہ ذکر کی کیفیات اتنا قیہ کی طرف آپ کے والد ماجد و جملہ عزیزان کو سلام و دعا عرض کریں۔ یہاں اللہ تعالیٰ حال خیر ہے۔ وَ الْمُسْتَغْفِلُ بِہِ اللّٰہِ وَ اللّٰہُ فَعَلَکُمْ خَیْرًا کُنْتُمْ۔

اگر خط آنکھ مکان کے پتہ پر بھیج دیں تو جلد پہنچے گا۔ مکان کا پتہ یہ ہے

احقر العباد شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

مکتوب (۳۴)

متوسلین کے حالات سے آگاہی کی فکر

۲۹ رزی الحجہ ۱۳۵۳ھ

گرامی قدر کان اللہ لکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! محبت نامہ عمرہ ۲۰ رزی الحجہ پہنچا۔ یہ غلط ہے کہ میں ڈیرہ اسماعیل خان گیا ہوں۔ مقدمہ کے متعلق تشویش ہے۔ بجز دریدن خط بذالمواقب و نتائج مقدمہ سے اطلاع دیں۔ مَنَکُنْہُمْ لِلّٰہِ وَکَانَ اللّٰہُ لَکُمْ تمام اعز و اقارب کو دعاء سلام مسنون عرض ہے۔ یہاں احوال مقرر دان عافیت ہیں۔

شمس الحق افغانی

مکتوب (۳۵)

ہر چیز کی یہ قیمت نہیں ہوتی کہ اس کی تردید کی جائے

اپریل ۱۳۵۵ھ

محترم قاضی صاحب ذیہ عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! آپ کا قطع کنگم متعلقہ سہارا پہنچا۔ میں جنوری ۶۷ء میں پشاور

راہنمائی کے لئے مسز مسعود کی دعوت پر گیا کہ سیمینار کونجے نچ پر چلانے کا پروگرام مرتب کروں۔ میں نے بشمولیت مولانا عبدالقدوس صاحب صدر شعبہ اسلامیات پروگرام مرتب کیا۔ مقصود جدید تعلیم یافتہ طبقہ کو اسلام اسلام کی عینک میں دکھانا تھا نہ مغربی عینک میں پھر سیمینار کے موقعہ پر متعدد تاروں اور ٹیلیفونوں کے باوجود قدرت نے ایسے اسباب فراہم کئے کہ میں نہ جاسکا۔ بہر حال کنگم "الانساء بفرو شُحْ بِنِافِہ" (ہر رتن سے وہی چٹکا ہے، جو اس میں ہوتا ہے) کا مصداق ہے۔ لیکن علماء کی طرف سے اس کی تردید کا اہتمام مردہ میں جان ڈالنا ہے اور اس کی اہمیت کو بڑھانا ہے۔ ایسی چیزیں وقفاً وقفاً ہی طریقہ سے ظہور پذیر ہوتی رہتی ہیں اور اپنی طبعی صوبت سے آپ ہی مر جاتی ہیں۔ چھڑانا مقصود ہے نہ پھیلنا، اذول مفید اور دم مضر ہے، ہر چیز کی یہ قیمت نہیں ہوتی کہ اس کی تردید کی جائے۔ بہت سے ہستہ مرگ پر پڑے ہوئے مردودات کو خود تردید نے زندگی بخشی ہے۔

سیمینار کی کچھ بیانیوں کی زیادہ سے زیادہ عمر ایک ہفتہ ہوگی، اس کو عمر نور عطا کرنے سے گریز ضروری ہے، صرف ایک بار اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ جو کچھ ایسی باتیں کہی گئی ہیں، اس کو اصلی اسلامی تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں، البتہ انگریز دشمنان اسلام کی افکار کا مرتق ہے۔ علماء اسلام اس کو خلع بگھتے ہیں اور یہ کہ وہ پیشاپ کو آپ زرم قرار دینے کے مترادف ہے۔ پابندی تجدد سے خوشی ہوئی اور دعاء کی۔ نصاب حدیث مقامی حالات اور تادمہ کی استعداد کا تابع ہے، جو کچھ آپ نے کیا، اچھا کیا۔ سب متعلقین کی ترقیات کی دعا کرتا ہوں۔

شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہادر پور

والد ماجد مولانا قاضی نجم الدین کے ساتھ احتمال پر تعزیتی تحریر

۲۲ محرم ۱۳۵۹ھ

گرامی قد رجاتب قاضی صاحب بحان اللہ لکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! آج آپ کے والد ماجد کی وفات حسرت آیات کی خبر میں
مبشرات موصول ہوئی جس سے دل کا سکون مل گیا۔ انا لله وانا الیہ راجعون۔
خداوند تعالیٰ مرحوم کو مقدم صدق میں قریب خاص سے نوازے اور قبلی عشق مرحوم کی مغفرت
فرمائے۔ مرحوم اور اس کے عاشق کے حق میں دعا و مغفرت کی گئی۔

وَبَشِّرِ الصَّابِرِ الَّذِینَ إِذَا أَصَابَتْهُمُ مُصِیْبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَیْهِ رَاغِبُونَ

وَبَشِّرِ الصَّابِرِ الَّذِینَ إِذَا أَصَابَتْهُمُ مُصِیْبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَیْهِ رَاغِبُونَ

آنسوؤں کا سمندر شاخیں مارتا ہوا جاری ہے اور صبر کا بدر چودھویں کا پورا چاند گرہن میں
آگیا ہے۔

وَلَا تَحْزَنْ بِالْقَلْبِ اجْتِمَاعُ

یُنَادِی الصَّبْرَ حَتَّى عَلَى الْفِرَاقِ

اور دل پر احزان (غموں) کا اجتماع ہے صبر کو آواز دے رہا ہے کہ اس جدائی پر میری امداد
کر۔

آپ و دیگر اولاد و متعلقین مرحوم کی تعزیت کے لئے حضرت ابن عباسؓ کو ان
کے والد کی وفات پر جو بہترین تعزیت ایک اعرابی نے پیش کی تھی، اسی پر اکتفا کرتا
ہوں۔

خَيْرٌ مِنَ الْعَبَاسِ اَنْجُوْكَ بَعْدَهُ
وَاللّٰهُ خَيْرٌ مِنْكَ لِلْعَبَاسِ

عباس (کے وجود سے) اس کا اجر تیرے لئے بہتر (بہت زیادہ) ہے اور عباس کے لئے اللہ
کا قرب (بزرگ میں) تیرے ساتھ رہنے سے زیادہ باعث فرحت۔

اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل و اجر جہل عطا فرمائے۔ مقدمہ کے سلسلہ میں اور
مرحوم کے سلسلے میں مجھے توثیق رہی اور خود خط لکھنے والا تھا کہ یہ اطلاع پہنچی۔ اللہ تعالیٰ
آئندہ مصائب و آلام سے اپنی حفاظت میں رکھیں۔

احقر شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

نوٹ: عربی اشعار کا ترجمہ مکتوب الیہ نے کیا ہے۔

قتیل عشق کا مختصر تعارف:

قتیل عشق سے مراد شان نواز صاحب ملوای مرحوم ہے، جو والد ماجد کا جنازہ
پڑھنے کے لئے بویہ ضعف اس وقت پہنچا جبکہ لوگ جنازہ سے فارغ ہو گئے تھے۔ لوگوں کو
واپس جاتے ہوئے دیکھا غزوہ اہلبیت میں پوچھا کیا جنازہ ہو گیا۔ "اللہ" کہہ کر زمین پر گر گیا۔
لوگوں نے اٹھانے کی کوشش کی، مگر یہ دیکھ کر کھوجیرت ہو گئے کہ گرنے والے کی روح پرواز
کر گئی انا لله وانا الیہ راجعون۔ رحمہما اللہ تعالیٰ۔

مرحوم قلیل عشق نماز باجماعت کے بہت پابند تھے۔ نماز کے لئے مسجد متصل نجم
المدارس پہنچتے، مگر جماعت سے روہ جاتے تو دوسری مسجد جا کر جماعت میں شامل ہونے کی
کوشش کرتے۔ بعض اوقات دیکھا گیا کہ جماعت روہ جانے پر بے اختیار ان کے آنسو بہنے

شہید عشق جی جاتے ہیں جی سے کیا گذرتے ہیں
خدا یہ موت دے ہم کو ہم اس مرنے پہ مرتے ہیں
ناکار و عبد اکرم مغرور و لوالہ یہ
۲۹ رذی قعدہ ۱۳۲۳ھ

مکتوب (۳۷)

راہ عشق کے راہ روؤں کی قربانیاں

۲۷ صفر ۱۳۲۵ھ

محترم القدر جناب قاضی عبدالکریم صاحب زیت و کارمک

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وجوب اجتہاد ہوا۔ عوام کی ہمدردی اور عدلیہ کا رخ وکیل
نہاج ہے۔ دل سے دعاء و کرامتی کرتا ہوں۔ مجھے زیادہ تشویش مدرسہ کے متعلق تھی، اگر وہ
محفوظ ہے تو علماء حق نے حق کے لئے ہمیشہ قربانیاں دی ہیں، انفراداً بھی اور اجتماعاً بھی۔
علیہ السلام ثواب آخرت اول کو کافی پر ترجیح ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد
سعید بن المسیب، سعید بن جبیر، امی راہ عشق کے راہ ور ہے ہیں اور علیہ السلام فی اللہ نیا جانی
مؤثر ہے، اگر چند افراد قربانی دیں، تو تحریف فی الدین کا سیلاب نہیں زکات اور نہ حکومت کا
رخ موزا جاتا ہے۔ صرف ادواء فرض سے سبکدوشی ہو جاتی ہے، لیکن اگر عظیم کے ساتھ
اجتماعی رنگ میں ہمہ گیر قربانی ہو تو عوامی دباؤ نہ حکومت مجبور ہو جاتی ہے۔ خدا کرے کہ
ارباب اقتدار کی اصلاح ہو، ورنہ مستقبل خود حکومت کے لئے خطرناک ہوگا۔ پانچ اجزائی
قوم و ملت کا واحد رشتہ اتحاد دین ہے۔ جس وقت یہ رشتہ ضعیف ہو اور اپنے اجزاء ترکیبی پر

گلتے، مجھے یاد نہیں کہ جب بھی اس ناکارہ نے مغرب کی نماز میں اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ
ثُمَّ اسْتَغْفَرُوْا..... الخ، آیات کریمہ کی تلاوت اور قرأت کے منہ سے زوردار
الفاظ سے لفظ اللہ کا لغو نہ نکلا ہو، جس سے قرب کے پاتا و انتقامتقدیر لرزہ گئے ہوں۔

حضرت قاری غلام ہادی شاہ صاحب "حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کی تقریرت
کے لئے تشریف لائے تو یہ ناکارہ ان کو حضرت والد صاحب کی حزار پر لے گیا۔ عصر کے بعد
کا وقت تھا۔ میں نے ان سے حزار پر تلاوت کرنے کی درخواست کی۔ وہ کچھ دیر تک تلاوت
کرتے رہے۔ مغرب کی اذان ہو گئی، تو قبرستان کے اندر مسجد میں نماز پڑھنے گئے۔ نماز
حضرت قاری شاہ صاحب پڑھا رہے تھے۔ درمیان قرأت میں کچھ ٹوک گئے، بعد ازاں نماز
قبرستان سے واپسی پر شاہ صاحب نے فرمایا کہ دوران قرأت میں منٹ آدھ اس لئے
خاموش ہو گیا کہ آپ کے والد صاحب مرحوم میرے سامنے کھڑے ہوئے نظر آئے اور
فرمایا میرے ساتھی شاہنواز کو بھی دعا میں یاد رکھا کرو۔

ثوب (بلوچستان) میں ایک شخص نے شاہنواز صاحب مرحوم کو خواب میں دیکھا
اور ان سے پوچھا آپ کیسے قاضی صاحب کے جنازہ کے دن فوت ہو گئے۔ آپ نے
جواب دیا میں نے چاہا کہ قاضی صاحب کے ساتھ ایک طالب علم بھی ہوتا چاہئے۔ یہ ہے
چودھویں صدی کے ایک شہید عشق دین کا درجہ بھی۔

ہنوز آل اور رحمت ورفشان است
غم و غم خانہ بامبر و نشان است

(یعنی اب تک (طول زمانہ کے باوجود) رحمت کا پادل (سچے دیداروں) پر
موتیاں برسا رہا ہے اور دین کے می خانے اللہ کی مہربانی سے آباد ہیں)

سرد۔ یہی شیخ اکبر نجی الدین ابن عربی نے فتوحات میں لکھا ہے۔ حضور علیہ السلام کی دعائیں بھی یہی اشارہ موجود ہے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطَايَايَ بِغَايَةِ الْمَغْفِرَةِ وَالْزِدْ لِيْ (اے اللہ نبی کریم! غلطیوں کو برف اور اولوں (بارش) سے دھو ڈال) باقی مویز ختی اور نبر سو کی تلقین کردہ : کر کا مقصد ایک ہے، یعنی ختم خواجگان کی تلقین اور ایصالِ ثواب اسکی طلاق و روحانی کو مویز و ختی کی مثال میں ظاہر کر دیا گیا ہے۔

دعائل مشکلات و ترقی عرفان رتا ہوں۔ اور خود مجھ پر بھی آپ کے والد ماجد کا مقام اب مشکف ہو گیا ہے، جسکی وجہ سے نام ہوں کر کلا جی میں حضرت مرحوم سے خصوصی مجلس نہ ہونے میں مجھ سے سخت کوتاہی ہوئی۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْهُ وَارْحَمْهُ وَاجْعَلْهُ فِي الْوَلَدِيْنَ اَلَا غُلِيْ۔ قاضی عبداللطیف، حافظ عبدالرشید، مولوی محمد اکرم حافظ عبدالعلیم وغیرہ عزیزان کو سلام و دعا عرض کریں۔

دعا گو و دعا جو شائقِ افغانی عفا اللہ عنہ

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

۵ صفر المظفر ۱۳۸۵ھ کے مکتوب کا حاشیہ :

اس دوسرے مکتوب گرامی کا تعلق بھی حضرت والد ماجد قاضی محمد نعم الدین رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر غم و اندوہ کے اظہار سے ہے۔

حضرت والدہ کے وصال پر قتلِ عشق کی وفات کے علاوہ چند دیگر امور بھی قابل ذکر اور موجبِ عبرت ہیں۔ وصال کا نائباً تیسرا دن تھا کہ کراچی سے حضرت محمد ابراہیم جان آغا صاحبِ خانقہ و مجددیہ معصومیہ قلعہ جواد کا بل جانشینِ قلب عالم اعلیٰ حضرت سیدنا مولانا نور المصباح قدس سرہ کے جانشین کی تاریخ پائی۔ والد ماجد کے نام کے میں غلام تاریخ کو

اس کا کنٹرول کمزور ہوا تو یہ ہماری موت ہوگی اور پھر حیات کی طرف عموماً نہ ہوگا۔ بیرونی دشمن ہمارے لک نے مسلمانوں کے نام سے اپنے ایسے ایسے ایجنٹ چھوڑ دیئے ہیں کہ وہ ترقی کے نام نہاد الفاظ سے دھوکہ دیکر اسلام کی بنیادیں حوٹل کر دیں تاکہ ان کی مراد پوری ہو۔ آج کل سارا عالم اسلام اسلام اور اُلحاد کی جنگ میں جھٹلا ہے، عالم اسلام کی اکثریت اسلام کی صحیح سمجھ بوجھ سے محروم ہے۔ اس لئے اس نظر باقی جنگ کا انجام اسلام اور مسلمانوں کے لئے اچھا نظر نہیں آتا۔ دعا ہے کہ اسلام کو خداوند تعالیٰ خود مسلمانوں کے اس تپاؤں کے حملے سے محفوظ رکھے۔ سب احباب کو سلام۔

۱۵ جون کے بعد اڑھائی ماہ کی عام تعطیل ہوگی، جس میں گھر رہوں گا۔ البتہ بنگال اور کراچی کے لئے چند ایام کا جولائی میں وعدہ کر چکا ہوں۔

شمس الحق افغانی۔

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

مکتوب (۳۸)

ختم خواجگان کی اجازت

۵ صفر ۱۳۸۵ھ

عزیزم باریک اللہ لیکم و ولایکم عن شہر التواب

بعد از سلام مستنون! دعا و ترقیات آنک ۲۹ محرم کا خط آج پہنچا۔ بھوانیشی تحریر ہے کہ میں ختم خواجگان رضوان اللہ علیہم کی اجازت حسب اجازت بزرگانِ خود تم کو دیتا ہوں۔ برزخ میں سردی لگنا ان شاء اللہ مثالی نجات کی دلیل ہے۔ معصیت کا مزاج گرم ہے اور طاعت کا

رات کو نجم المدارس میں قیام فرمایا۔ صبح والد صاحب کے حزار پر تشریف لے گئے۔ کھڑے کھڑے کچھ پڑھ کر دعا فرمائی۔ معاف فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ سے بھری پڑنی ہے اور یہ بھی فرمایا کہ دل چاہتا تھا کہ دیر تک کھڑا رہوں، لیکن آج ہی ڈھاکہ کے لئے پرواز ہے۔ میں نے عرض کیا کسی عالم صاحب نے خواب میں والد صاحب کو دیکھا کہ وہ کسی دینی کتاب کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ مولانا عبدالسلام صاحب نے فرمایا، اہی وہ تو صاحب کتاب کا مطالعہ فرما رہے ہیں۔

(۳) ایک صوفی صاحب جو مولوی محمد زمان صاحب مدرس نجم المدارس کلاچی کے بھائی ہیں نے اسی دن ہی (عائلی) بتلایا کہ مجھے واقعہ میں آپ کے والد ماجد نے فرمایا کہ جب اس بزرگ (مرا مولانا عبدالسلام صاحب ڈھاکہ والے) نے آیت کریمہ لَقَدْ جَاءَكُمْ نُجْمٌ ذَمُّوا لَیِّنَ الْقَلْبِ کُفْمٌ الخ، پڑھی تو بہت ہی زیادہ انوار نازل ہوئے۔

ان واقعات کی روشنی میں سید افغانی قدس سرہ کے مکتوب کا یہ جملہ بڑا لیجئے۔ اور خود مجھ پر آپ کے والد ماجد کا مقام اب مشکف ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے ناوم ہوں کہ کلاچی میں حضرت مرحوم سے خصوصی مجلس نہ ہوئے میں مجھ سے سخت کوتاہی ہوئی۔ اَلْغَفِیْرَةُ وَازْخَمَةُ وَانْخَمَةُ لَیِّنَ الْقَلْبِ الْاَعْلٰی۔ ابتدا ایکوتب میں جو سوری کا ذکر ہے، وہ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ حضرت والد صاحب کو کچھ سوری محسوس ہو رہی ہے۔ اس کی حضرت قدس سرہ نے تعبیر فرمائی کہ نیکی کا حراز سر رہے، ولعمہ ما قبل.....

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق

بیت است بر جریدۂ عالم دوام ما

(جن کے دل خدا رسول کے عشق سے زندہ ہیں، وہ مر نہیں سکتے۔ جریدۂ عالم پر ان کی دائمی زندگی کی مہر لگ چکی ہے)

پشاور پہنچ رہا ہوں، اگر آپ تشریف لائیں تو خوشی ہوگی، ورنہ عزیزان عبدالکریم جان یا عبد الطیف جان میں سے کسی کو بھیج دیں۔ حضرت محمد ابراہیم صاحب قدس سرہ حج سے واپسی پر کراچی پہنچے تھے۔ پھر وہاں سے براستہ پشاور مکمل جانے کا ارادہ تھا۔ حضرت والد ماجد کی بیعت اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے تھی اور ہم دونوں بھائیوں کو بھی حضرت نور المشائخ قدس سرہ کے ہاتھ مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل ہوئی تھی۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ خَمْدٌ کَثِیْرٌ طِبَّتْ مِیْزَانُ کَافٍ۔

آمد بر سر مطلب :

(۱) تار کے دوسرے دن قاضی عطاء اللہ صاحب مرحوم و مغفور سکند کلاچی جنیوں نے والد صاحب کو غسل دیا تھا، وہ تشریف لائے تو فرمایا کہ رات میں نے آپ کے والد صاحب کو خواب میں دیکھا۔ اپنی قبر کے اوپر کفن اوڑھے ہوئے سر تا قدم مستور کھڑے ہیں۔ میں قریب گیا تو میری طرف رخ پھیر کر فرمایا، السلام علیکم میں نے جواب میں علیکم السلام کہہ کر پوچھا ہم نے تو آپ کو قبر کے اندر رکھا تھا، لیکن آپ تو قبر کے اوپر کفن ڈال کر کھڑے ہیں۔ یہ کیا معاملہ ہے۔ فرمایا ہاں کسی کی انتہاء میں کھڑا ہوں۔ میں نے کہا کون صاحب ہیں، وہ فرمایا کاشل کا ایک جوان آرہا ہے، ان کی انتظار ہے۔ قاضی عطاء اللہ صاحب نے خلفا فرمایا مجھے نہ یہ معلوم ہے کہ اعلیٰ حضرت کا کوئی فرزند حج کو گیا ہوا ہے اور نہ یہ معلوم ہے کہ کل ان کی تار آپ لوگوں کو ملی ہے۔

(۲) حضرت عبدالسلام صاحب ڈھاکہ حضرت اقدس مولانا احمد خان صاحب مورث اعلیٰ خانقاہ کنڈیاں شریف کے خلفہ حج سے واپسی پر مغربی پاکستان تشریف لائے۔ وہاں خانقاہ شریف کنڈیاں سے ہو کر موسیٰ ذکی شریف جا رہے تھے۔ کلاچی تشریف لائے،

کے آخری مکتوب کو بار بار پڑھا، جس میں قرب ارتباط کے آثار کو نمایاں پایا۔ اَللّٰهُمَّ اَلْخَفِرَةَ
وَاَزْخَفَهُ وَاجْعَلْهُ فِي الرَّفِيقِ الْاَعْلٰی کلاچلی میں انیسویں صدی کا قاضی صاحب مرحوم کی
معیت و جود بھی میری کوتاہ نظری کی وجہ سے حال غیاب تھی۔

چہ فرمجا کہ علم کروں اوریں زہا
زنجب خوناک غالی خوش

ترجمہ : میں نے بہت مواقع اس راستہ میں ضائع کر دیے۔ کیونکہ میرا بخت سویا ہوا اور
غافل تھا (فیض مائل ذکر رکھا)

یہ درست ہے۔

اَلْمَرْءُ مَا دَامَ خِيًا يُسْتَفْهَنُ بِهِ
وَيُغْفَرُ لَهُ الرُّؤْءُ عَلَيْهِ حِينَ يَفْقَدُ

ترجمہ : انسان جتنے تک زندہ ہوتا ہے، اس کی بے قدری کی جاتی ہے اور بڑا حادثہ
(مصیبت) خیال کیا جاتا ہے، جس وقت وہ فوت ہو جاتے ہیں۔

تاہم کشفیات پر زنجب احقر کے حق میں امید افزا ہیں۔

در بیابان قمرچہ زہر سو خطر است

میرود حلاظ بیدل بہ قولائے قوش

ترجمہ : قلا (حالم برزخ) کے جنگلوں یا میدانوں میں اگرچہ ہر طرف سے خطرات ہیں،
لیکن حاذق آپ کی محبت میں خوش خوش چارہ ہے۔

یہ درحقیقت ایسے ہی موقع پر حاذق نے میری زبان سے کہا ہے۔ موسمِ خشتِ گرم
ہے۔ کسی دوسرے وقت میں ان شاء اللہ اعلیٰ زیارتِ مرقد سے شرفِ دوکوں کا۔ اب تو

قلمبازانِ ثانی ہیں۔

۱۳۔ آخر ۱۳۸۵ھ، پھر ۱۵ ستمبر ۱۳۸۵ھ میں حضرت والدہ صاحبہ سے متعلق
حضرت قدس سرہ نے تاثرات کے بعد آپ ۱۳ ستمبر ۱۳۸۵ھ کا مکتوب لکھا اور فرمادیں
گئے تو خوشحیرت ہوں گے کہ حضرت کو عالم برزخ میں والدہ ماجدہ کا مقام معلوم ہوا تو کتنی
والہانہ محبت کا اظہار فرمایا کہ ہم دور افتادہ کس میں پس پچھد انوں پر کتنی شفقت فرمائی۔ اہل
خانہ تک سے تعزیرت فرمائی۔ مژد اللہ مضجعه و عظم اللہ اخیره۔

(۴) عجیب ترکیہ کہ اسی دن ہمارے ایک عزیز پچھلی زاد بھائی مولوی عبدالرزاق
صاحب مرحوم جو ان دنوں پلٹا نکھٹ علاقہ میں اقامت کر رہے تھے۔ وہ عمر کے بعد
ہمارے ہاں کلاچلی آئے۔ میں نے کہا خیر تو ہے کسی اطلاع کے بغیر آ گئے۔ جس کو کہنا سمجھے تو
ہاموں صاحب (میرے والد صاحب) نے بھیجا ہے۔ وہ پیر کو خواب میں آئے اور کہا کہ
آج تو میرے پاس غالباً قبر کا نقشہ بھی فرمایا۔ ایک بہت بڑے بزرگ شریف لائے تھے تم
نے ان کی زیارت نہیں کی۔ راقم الحروف نے کہا واقعی ایک بڑے بزرگ تو آئے تھے مگر
چلے گئے، آپ ان کی زیارت سے رہ گئے نا شا واللہ۔ کیا ان قہری "الرواح" میں آپ نے
وہ روایت نہیں پڑھی کہ جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی قبر پر آتا ہے اور وہ نیا نہیں وہ اسے
جاننا تھا تو برزخ میں بھی وہ اسے پہچان لیتا ہے۔

مکتوب (۳۹)

دلچسپ مکتوب تعزیرت

۱۴ ستمبر ۱۳۸۵ھ

مجی امین اللہ قاضی صاحب زید عرفاکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! ۱۴ ستمبر کا رقیہ موجب تسکین ہوا۔ جناب قاضی صاحب مرحوم

عہد حق اور دعویٰ خارج ہوا اس میں مجب یہ کہ کسی دن دوپہر کو والد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کچھ والوں میں سے بھی کو خواب میں ملے تھے اور بتایا اور بتایا کہ یہاں تک کہ مقدمہ ختم ہو گیا اور یہ بھی فرمایا کہ کل ایک میرے پاس آیا تھا اور واقعہ بھی یہی تھا کہ میرا اکیل جو کچھ بتائی کا تھا اور ذکر رہتا تھا، ایک دن پہلے بتائی آیا اور عصر کو قبرستان شہیدان میں والد صاحب کی قبر پر بھی جا کر دعا کی اور دوسرے دن وہاں مقدمہ کی جے وی کے لئے ناکہ اسی کی عدالت میں ہمارے لئے گیا۔ ان دنوں کلاچانی میں کوئی بھی عدالت نہیں تھی۔

مکتوب (۴۱)

معمولات پر استقامت ضروری ہے

۲۳ ربیع الاول ۱۳۹۵ھ

محی ام فی اللہ یدہ عرقانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! سابق خط نکس ملا۔ ۲۴ ربیع الاول کا خط ملا۔ مقدمہ شہداء کا فیصلہ دار سے حق میں ہوا۔ عبدالرشید خان کا تقرر نظر بر اسباب مفید معلوم ہوتا ہے۔ واللہ عافئہ الآخرین۔ بشر اس متواتر حسن خاتمہ کے قابل ہیں۔ مجھے توجہ ہے اور دعا بھی کرتا ہوں۔ لیکن معمولات پر استقامت ضروری ہے۔

سلامت اجساد انبیاء و شہداء کی وضاحت :

سلامت اجساد انبیاء و شہداء علیہم السلام میں منصوص اور شہداء اور علماء میں غیر منصوص، جس کا منصوص میں عبارت باطن ہوتی ہے اتفاق العلماء میں ہے علماء میں اس کا اصرار اقل ہے اسے ایک فی کرہ رشید نے منظر افغان میں منصوص کی تقریر دی، ان تمام نامور عالموں میں لیکن قر

دہاں جاواں۔ جناب مفتی صاحب، عالم اعلیٰ اور مولانا غلام غوث صاحب کا بھی شہید ہوا رہا، لیکن میں خون میں شائری پکاری میں جھکا ہوں۔ ڈاکٹر ناصر کے زیر علاج ہوں۔ سفر پر ڈاکٹر صاحب نے پندرہ لاکھ لگائی ہے۔ پر ہیڑ بھی سخت ہے، یہاں تک کہ چائے اور چاول اور برشرین چیز سے پرہیز ہے، جس کی وجہ سے نہ جا سکا۔ بنگال سے بھی ان کا قاصد آیا۔ اس نے حال دیکھ کر خود کیا کہ اس حالت میں سفر موزوں نہیں۔ دعا و صحت فرماویں۔ دعا و استقامت کرتا ہوں۔ ترمذی شریف کی شرع زیر عہد ہے۔ علوم القرآن بھی حوالہ طباعت ہونے والی ہے۔ بڑی تمنا ہے کہ موت سے قبل جو کچھ دین نامراسا میں ہے، اُمت محمدیہ میں اس کی اشاعت ہو۔ سب احباب کو دعا و سلام۔ گرمی شدید ہے۔

مجلس الحق افغانی عطا اللہ عنہ

ترجمہ زکی ضلع پشاور

نوٹ :- شرح ترمذی شریف کی اشاعت قابل توجہ ہو سکتی ہو مگر ع

میدہ حق آرزوئے متقین

کے اصول پر ان شاء اللہ آپ کی اپنی اس دلی تمنا پر آج اس کا اثر بھی مکمل موصول فرما رہے ہوں گے۔ لھینا لہ تمھینا۔

”باعزت ربانی تائید ربانی کا شرو ہے“ کی وضاحت

۱۱ ربیع الاول ۱۳۹۵ھ کا شامیہ

حضرت کے ارشاد ”باعزت ربانی تائید ربانی کا شرو ہے“ میں غالباً اس مقدمہ کا ذکر ہے، جس میں حدی کے لئے کچھ کوشش سے مفتی ایک تقریر میں سے ان کا کفر کیا ہے۔ چند ایک دفعہ حدیث میں پیش ہوتا ہے اور چنانچہ حدیث نے خود جرح کیا کہ مجھے۔ چوت

مکتوب (۴۲)

خواب میں حضور ﷺ کی معیت دلیل قریب فرائض ہے

۳۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۵ھ

عزیز گرامی قدر اوصکم اللہ الی مقام القرب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! اخلاص نامہ موجب سرت ہوا۔ یہاں بھگوان اللہ خیریت ہے۔ امور
توفیق کے باوجود بھگوان اللہ قلب مطمئن رہا۔ البتہ جہلوں کی شرکت بند کر دی ہے کہ خیال کا
سہارا میرے سوا بجز و خداوند تعالیٰ کے اور کوئی نہ تھا۔ غرضی ما غرضی وھو الذی یبذل فینا
منیٰ لہی، روای میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معیت دلیل قریب فرائض ہے اور یہ کیسے طیب
ہے۔ والا جملہ دلیل ہند نوافل ہے، جس کی وجہ سے کس فی اللہ وہ بات ہے۔ بالخصوص
تلاوت قرآن۔ کیسے طیب ہے لفظ میں تہدیٰ طریقیۃ علاج کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ
اب تک جو علاج تلا گیا ہے، وہ صرف ملتی تھا۔

نفلی معمولات کے ترک کا عملی علاج :

اب عملی علاج کی ضرورت ہے۔ آپ کے معمولات میرے اندازے کے
مطابق تین ہیں، تلاوت قرآن، اذکار و سلوک، تہجد۔ آپ حب حال خود ہر ایک کے ترک
پر بھیجے کسل نہ بھیجئے رکے۔ ایک خاص رقم جرمانے کی مقرر کریں۔ اس رقم کا مصرف صحیح
میں صدق کریں۔ نفس کو چونکہ مال بہ لب ہے، اس لئے مال کی جدائی پر وہ کسل چھوڑ دے۔
پھر تین مقررہ آپ کی رائے پر مختصر ہے۔ استطاعت روزانہ بھی نہ ہو کہ اس پر عمل نہ ہو
کے اندر اس قدر کم بھی نہ ہو کہ نہ جس میں مؤثر بھی نہ ہو سکے۔ باقی دل سے دعا کرتا ہوں،

سے تین آواز آتی۔ حل صدف اللہ بصرک۔ (کیا تصدیق کر لی اللہ آپ
کو تاج کر دے) جس کے بعد شام نماز پڑھ کر ہو گئے۔ میں ۲۶ ربیع الاولیٰ ۱۳۸۵ھ کو راست
وائس چائے پڑھ کر بخیر بخیر کی دعوت پر طلحہ ہزارہ کے سر و دستہ بارہ گلی کو جاؤں گا۔ وائس
چائے اسلامی علوم کی اشاعت کا مشق رکھتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے کالجوں کے پروفیسروں
اور استادوں کے استفادہ کے لئے بلایا ہے۔ موضوعات تقریر یہ ہیں۔

(۱) وجود باری و صفات باری غلط جہد کی روشنی میں (۲) وحی و الہام قرآن عقل و غرض
جدید کی روشنی میں (۳) حقیقت نبوت و عصمت انبیاء علیہم السلام (۴) وحدت ادیان
(۵) غلط افعال انسان جہ و قدر (۶) تہذیب آدم و انیس کے اثرات حیات انسانی پر (۷)
غرض آخرت و بخیر و بد و مضنون اور ہیں مقام متعلقین کو دعا و سلام پیش کریں۔ پرسوں
اتوار کی صبح بارہ گلی پندرہ روز کے لئے جارہا ہوں۔

خسب الحق افغانی

ترجمہ ذلی

۲۳ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ کا حاشیہ

حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ کے متعلق دل میں لیجان رہا کرتا تھا کہ ان کا جسد
مبارک حالت ہوا یا نہیں۔ ایک دفعہ خواب میں دیکھا ہوں کہ آپ رحمۃ اللہ کو سہارا دے
رہے ہیں۔ جہاں توں میں خیال آیا کہ ماٹا اللہ جسمتہ سلامت معلوم ہو رہا ہے۔
اسی پر اللہ نے موت میں دنیا کی بارگاہ تہذیب اسلام اور شہداء و صلحا کا مسئلہ تقریر فرمایا اور
شرح الوقایہ کے شاعر کا واقعہ تقریر فرمایا ہے۔

”وَهُوَ مُنْقَبِطٌ إِلَى خَيْفَتِهِ وَمَالِكٌ وَأَخْفَذٌ وَمُنَاجِيٌّ مَشَانِخَ الشَّالِغِيَّةِ وَحَفِيفُهُمُ اللَّهُ تَعَالَى“۔ یہاں اللہ تعالیٰ کا عبادت گزار بننے کا ارادہ ظاہر ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہاں پورے کو مکمل طور پر محفوظ رکھا۔ سب احباب کو سلام۔

خس الخی الخانی عفا اللہ عنہ

کہ قلب پر نور الہی کا فیضان ہو۔ تاکہ کسل کا رنگ دور ہو جائے۔ التواہ جلد سے نوش ہوئی۔ تمام احباب کو دعا و سلام۔

دعا گو دنا جو خس الخی الخانی عفا اللہ عنہ

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

۱۵ جمادی الثانیہ ۱۳۸۵ھ کا حاشیہ :

دیانت عرض کر رہا ہوں کہ اس مکتوب قدسیہ میں صالح نوجوان کا جو ذکر ہے، ہرگز ذہن پر زور دے کر بھی یاد نہیں آ رہا کہ دو کون تھے، جنہیں زیارت کی سعادت نصیب ہوئی اور انکا جملہ کمال الہی سے ذکر کرتا تو شادی مرگ کا باعث بن سکتا ہے، لیکن خدا جانتا ہے کہ بالکل سی یاد نہیں آ رہا۔ کیا واقعی کسی کی زبان مجر نشان پر اس حقیر ترین اذن و احقر من قلم کے لئے یہ لفظ نکلا ہوگا اور اگر یہ واقعہ ہوگا اور کیوں نہ ہوگا، جبکہ حضرت اقدس کے مکتوب مبارک میں یہ درج ہو چکا ہے، بہر حال اگر ایسا ہے تو پھر توجہ دہانے کے بارے میں کیوں نہ سمجھے یقیناً آئے کہ ان شاء اللہ ہم ان شاء اللہ خاتمہ بالا ایمان ہوگا۔

دلے چوں شاہ مرا برداشت از خاک

سزد گر بگذر نام سرز افلاک

من آن خاتم کہ بر نو بہاری

کند از لطف برسن قطرہ باری

ترجمہ : لیکن جب بادشاہ نے اٹھایا مجھے خاک سے، میں اس اذنی ہو گیا کہ اپنے کو

مکتوب (۴۳)

ایصال ثواب میں قلبی توجہ و اخلاص کے اثرات

۱۵ جمادی الثانیہ ۱۳۸۵ھ

مخلصم فی اللہ قاضی صاحب رزقکم اللہ مقام الرضاء والقبول

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ ! آپ کا فیروزانہ اخلاص نامہ پہنچا معمولات پر استقامت کی نعمت سے فوق المدسرت ہوئی۔ نوجوان صالح کی زیارت نبوی اجتماع سید نبوی اور قبولیت بارگاہ رسالت کی دلیل ہے۔ تبسم انبساط اور اللہ الہی سے ذکر کرنا اس کے علامات ہیں۔ اَللّٰهُمَّ وَذْ لِقَوْلِ وَ تَنْتَعِمُ اللّٰهُ عَلٰی جَاوَدِ الشُّبَّہِ دوسرا خواب جس میں جنہیں اپنے والد کی زیارت ہوئی۔ شہوار کی جگہ تینہ اور گرتے کی جگہ سفید چادر میں کامل و ناقص کا فرق ہے۔ اولین کامل انتہی ہے اور آخرین تسخیر میں ناقص ہیں اور دونوں لباس اتقویٰ ہونے میں برابر ہیں۔ ایصال ثواب تلاوت میں اگر قلبی اخلاص اور توجہ کامل ہو تو ثواب کامل پہنچتا ہے۔ شہوار اور گرتے کی طرح اور اگر غفلت اور بے توجہی کے ساتھ ہو تو ثواب تو پہنچ جاتا ہے، لیکن ناقص۔ اب تو بننے کا منتظر رہی نہیں پہنچتا۔ یعنی ”حسب الایصال المسافر کما ولا واللہ اعلم“ اس توجہ کی ضرورت اس لئے ہوئی کہ شرعاً اصل ایصال نہ رہی ہے۔

نہیں اشارہ ہے کہ آپ کو ادب و احترام والدہ کی نعمت حاصل ہے۔ قرآنی ارشاد "وَقُلْ لِّیْسَ فِیْہِ لَا یُخَوِّنُہَا" (والدین سے نرم گفتگو کریں) میں ادب کا حکم ہے اور کریم خان سے پکارنا اس کی قسمل کی طرف اشارہ ہے دل سے طلاق داریں کی دعا کرتا ہوں۔ سب متعلقین کو دعا و سلام عرض کریں۔
شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

مکتوب (۴۵)

عمارت دنیا کو طلاق دے کر عمارت آخرت میں لگ جائیں

۱۲/ رمضان ۱۴۸۵ھ

عزیز محترم قاضی صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! یہاں محمد اللہ خیرت ہے۔ عزیز حافظہ عبدالحلیم و خواہش کے نکاح و زفاف میں برکت کی دعا کرتا ہوں۔ جلد پرواہ و اسامیل خان کو نذر لکھ دیا گیا ہے شکر تہ ہو سکے گی۔ سفید لکیر نکل کر اچھی، جو چہاد و رتوۃ کی نشانی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ (۱) پہلا خواب جس میں سنے دیکھے گئے، اس کی تعبیر یہ سمجھ میں آتی ہے کہ کوئی مخالف طلاق کی صورت میں روپے آزار ہے کہ جو نکاح اس پر وال ہے لیکن نہ کا شاد میل ہے کہ آپ اس سے محفوظ رہیں گے، ان شاء اللہ۔ (۲) دوسرا خواب کہ نہ اٹھو، اختلاف کا وقت ہے۔ اس میں اشارہ ہے کہ تجھ جو مستحب ہے اگر کسی مستحب سے ہنگامہ برپا ہو اور اختلاف اور منازعت پیدا ہوتی ہے، اس کو چھوڑنا جائز ہے، اگرچہ اس صورت خاصہ یعنی تجھ میں یہ انتقال نہیں، لیکن اس تعبیر سے دوسرے مواقع کا سمجھا دینا مقصود ہے۔ (۳) والدہ سے متعلق خواب میں

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

آسمانوں سے ادا پر سمجھوں، میں دو بے قیمت مٹی ہوں کہ بہار کا بادل اپنی مہربانی سے مجھ پر برکات دے۔

لِّلہُ الْحَمْدُ وَلِہُ الشُّکْرُ بِلْآلَافِ اَلآلَافِ الشُّکْرُ

مکتوب (۴۴)

اگر مستحب سے ہنگامہ اختلاف اور منازعت پیدا ہو

تو اس کا چھوڑنا جائز ہے

۱۵/ رجب ۱۳۹۵ھ

عزیز محترم زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! یہاں محمد اللہ خیرت ہے۔ عزیز حافظہ عبدالحلیم و خواہش کے نکاح و زفاف میں برکت کی دعا کرتا ہوں۔ جلد پرواہ و اسامیل خان کو نذر لکھ دیا گیا ہے شکر تہ ہو سکے گی۔ سفید لکیر نکل کر اچھی، جو چہاد و رتوۃ کی نشانی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ (۱) پہلا خواب جس میں سنے دیکھے گئے، اس کی تعبیر یہ سمجھ میں آتی ہے کہ کوئی مخالف طلاق کی صورت میں روپے آزار ہے کہ جو نکاح اس پر وال ہے لیکن نہ کا شاد میل ہے کہ آپ اس سے محفوظ رہیں گے، ان شاء اللہ۔ (۲) دوسرا خواب کہ نہ اٹھو، اختلاف کا وقت ہے۔ اس میں اشارہ ہے کہ تجھ جو مستحب ہے اگر کسی مستحب سے ہنگامہ برپا ہو اور اختلاف اور منازعت پیدا ہوتی ہے، اس کو چھوڑنا جائز ہے، اگرچہ اس صورت خاصہ یعنی تجھ میں یہ انتقال نہیں، لیکن اس تعبیر سے دوسرے مواقع کا سمجھا دینا مقصود ہے۔ (۳) والدہ سے متعلق خواب میں

ملا۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی قلی آپ کا معین ہو۔ آپ کے متعلقین خصوصاً
نفاذ عہدالت کی صحت کے لئے دعا کرتا ہوں۔

مقام تمکین کو دوام نہیں :

(۳) حیدل احوال سے نہ گھبراہیں۔ مقام تمکین کو بھی دوام نہیں۔ وَلَٰكِنْ يٰۤاَخِیُّنَا
سَاعَةً وَّ سَاعَةً شَدِيدَةٌ بَاشِیْ، بلکہ تہول پر انفس دلیل قرب ہے۔ وَزَفَقُمْ جَذْبَةً مِنْ
جَذَبَاتِ الْحَقِّ خَلٍّ مُّجْلَدَةٍ۔

شمس الحق افغانی عطا اللہ

بہاولپور

مکتوب (۳۷)

قلبی تعلق کی وجہ سے جلسہ میں شرکت کی خواہش ہے

۱۸ رُزوالقعدہ ۱۳۸۵ھ

مجی امینی اللہ برادر قاضی صاحب زید فضلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! دعوت نامہ ملا۔ قلبی تعلق کی وجہ سے جلسہ میں شرکت کی خواہش
ہے۔ اگرچہ قرب کے سلسلوں کو بھی معذرت لکھتا رہا ہوں۔ لیکن ایک بچی جو اس وقت زیر
علاج ہے اور ایک ماہ کے علاج سے بھی مستند ہے کہ وہ نظر نہیں آیا۔ اس کا علاج جاری ہے۔
۱۸ اپریل کی تاریخ نوٹ کر لی ہے، اگر اس وقت تک اس قدر رافق ہوگا کہ میں سفر سکون
تو علاج دیدوں گا۔ ورنہ العورت دیگر بچہ اور بچی۔ سب برادران و بر خورداران کو سلام۔

تاثیر اللہ کے ہاتھ میں ہے

۲۸ رُشوال ۱۳۸۵ھ

محیی ام فی اللہ اقامکم اللہ علی منہج مرہادہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! یہاں بھگد اللہ خیریت ہے۔ آپ کی استقامت دفع امراض وحق
مشکلات و ترقی مدد سہ کی دعا کرتا ہوں۔ عرب کے قراء، حضرات آئے۔ مجھے عربی میں
تقریر کرنی پڑی۔ جس سے بیدار ہوئے اور کہا ملائم فلذہ بنافین الفوار الانسان و
فالوا مارا فی سباحۃ العالم الاسلامی مفلک : (آپ نے تو ہمارے دلوں کو
ایمان کے انوار سے بھر دیا اور کہا کہ ہم نے عالم اسلام کی سیاحت میں آپ جیسا نہیں
دیکھا) ہے حالانکہ آدھ پان کھٹکی بخیر تقریر تھی۔ تاثیر اللہ کے ہاتھ میں ہے، پتہ لکھ کر
لے گئے کہ وقرنہ لم اسلامی کو آپ کی ضرورت ہے۔

استحضار حق، قلب و تصور پر غالب آجائے :

(۲) میرے خیال میں اب کولاب سے طائر زبان سے تا کو کو چپاں کریں اور سانس کو
روک کر دل کی زبان سے بھی لا الہ کو کاف سے دائیں جانب کھینچ کر دائیں شانے کو حرکت
دیں۔ دائیں شانے تک کھینچ کر الا الشعلہ ظہری پر ضرب کریں تاکہ اس کی حرارت تمام
اعضاء میں پھیل جائے۔ نگہ میں تمام وجوہات کو فانی کی نظر سے دیکھیں، جس میں اپنے کو بھی
فانی دیکھیں اور اشبات میں یہ دیکھیں کہ جو کچھ موجود ہے۔ وہ حق ہے اور حقیقی نہیں کا تصور
کریں یہاں تک کہ استحضار حق قلب و تصور پر غالب آجائے اپنی طاقت کے مطابق کہ
تقد اسے شروع کریں، پھر بتدریج بوجہات جائیں کہ استحضار حق کا استیلا، غیبات انہی کو

مکتوب (۳۹)

ناجائز ذرائع سے حج ناپسند ہے، اللہ کی
عظمت و سہول معاصی کا سبب ہے

عزیزم قاضی صاحب

بعد از سلام مستنون !

آنکہ تلاوت قرآن، درس حدیث ختم خواجگان وغیرہ کا شغل آپ اور دیگر
عزیزان کے لئے رمضان المبارک میں نعت عظمیٰ ہے۔ اس نعت کی توفیق پر اللہ کا شکر کرو۔
باقی استقامت و تہجد یہ ہمت کی دعا کرتا ہوں۔ رفعت جان مرحومین کی مغفرت اور جمعیت و مدرسہ
کی کامرانی کے لئے بھی دل سے دعا کرتا ہوں۔ نقل حج ہے، کوشش ہو رہی ہے، دعا کریں
کہ کامیابی ہو۔ ناجائز ذرائع سے حج ناپسند ہے اور ناجائز ذرائع سے حج آسان کام نہیں۔
بوس دوچہ و دیگر امور ایسے ہیں، جس کی شریعت اجازت نہیں دیتی۔ اللہ کی عظمت کا وصول
معاصی کا سبب ہے۔ درحقیقت گناہ کا ارتکاب اور نسیان عظمت الہی لازم مظلوم ہے۔ قلب
کا مغلوب الہی کے تصور سے غلو بڑا اسخ ہے دعا ہے کہ دل عظمت الہی کے نور سے منور ہو۔
فقط دعا و سلام۔

شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

خیر المذاہب کے اصرار پر جمعہ کی نماز سے پہلے پہنچا، جمعہ کے بعد تقریر کر کے عصر کو روانہ ہوا۔
کیونکہ اس حالت میں باہر رات کو ظہر نامشکل تھا۔

شمس الحق افغانی

بہاولپور

مکتوب (۳۸)

اعذار کی صورت میں اطلاع کا اہتمام

۳۴ رذوالحجہ ۱۳۸۵ھ / ۲۷ مارچ ۱۹۶۶ء

محترم القدر جناب قاضی صاحب زیدت معارفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! قاسم اعلوم جلسہ اور اجتماع وفاق سے معذرت لکھ دی گئی ہے کہ بچی
کی تیاری کی وجہ سے سفر نہیں کر سکتا۔ دعا فرمادیں کہ صحت عاجلہ نصیب ہو۔ جناب مفتی
صاحب کو تاخیر سے معذرت لکھ دی گئی۔ اس امید پر کہ شاید صحت ہو جانے پر شرکت کر
سکوں۔ آج ۲۷ مارچ کو کسی قدر حالت مریضہ ابھی ہو گئی ہے، لیکن اجتماع عالمہ وفاق ۸
بجے ہے، اس لئے شرکت بروقت ناممکن ہے۔ آپ اور آپ کے عزیزوں کے لئے دعا کرتا
ہوں۔ امید ہے کہ سب بعافیت ہوں گے۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

بہاولپور

مکتوب (۵۰)

رسید خط کا اہتمام

۴۲

محترم قاضی صاحب ذیہ فضلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! تاریخ نوٹ ہے۔ اکتوبر میں کچھ کام میرے ذمہ لگائے گئے ہیں، وقت نکالنے کی کوشش کروں گا۔ تاہم اول اکتوبر میں پروگرام کا قطعی فیصلہ ہو سکے گا۔ اللہ اللہ یہاں خیریت ہے۔ دعا و ترقیات دارین کرتا ہوں۔ تمام اعزہ کو دعا و سلام پہنچاؤں۔ ملازمت سے دل برداشتہ ہوں۔ احباب زور دے رہے ہیں، ورنہ چھوڑ دیتا۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ / بہاولپور

مکتوب (۵۱)

الیکشن لڑنے سے معذرت، غیر سرکاری

”ادارہ تحقیقات اسلام“ کے قیام کی ضرورت

محترم القدر جناب قاضی عبدالکریم صاحب ذیہ عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! میں نے گھر پر از حالی ماہ گزارا ہے۔ آپ کے صاحبزادے کو ذہ سے آنے تھے۔ صحت بخیر اللہ اچھی ہے۔ تحصیل چارسدہ سے شمالی اہالیان چارسدہ کا اصرار تھا کہ میں قوی اسمبلی کے لئے کھڑا ہوں مولانا غلام غوث صاحب بھی ترغیبی تشریف لائے تھے۔ وہ بھی اصرار کر رہے تھے۔ اہالیان پاٹرنکوں میں آکر مجبور کر رہے تھے کہ میں

قبول کروں اور مقابل لوگوں کی طرف سے کہا وہ بیٹھ جانے کے لئے تیار ہیں، اگر آپ کھڑے ہوں، لیکن ملازمت اور مرض کی حالت میں ایسا ممکن نہ تھا۔ باقی آئین بنانے کی ضرورت کے جواب میں عرض کیا گیا کہ جمعیۃ علماء اسلام ایک غیر سرکاری ادارہ تحقیقات اسلامی قائم کرے، جس میں چار ماہرین قانون اسلام ہوں، جس میں خود میں بھی شرکت کروں گا اور دو اسلامی ذہن کے ماہرین قانون ہوں۔

ایجنڈا میں جو اسلامی امر پیش ہو، اس کو اس ادارے کے آگے پیش کریں، اس کے دلائل و براہین و مواد ہم میرا کر کے پیش اسمبلی کے اراکین کی تعداد کے مطابق غائب کر کے ان کو تسلیم کیا جائے اور جمعیۃ کو کوئی دکن اس کا پانی کو تھمے میں لے کر اس پر تقریر کرے۔ اس تجویز پر مطمئن ہوئے اور قاضی عبداللطیف، مولوی علاء الدین، مولوی احمد جان، مولانا صدور الشید صاحبان کی کامیابی کے لئے دعا کرتا ہوں کہ یہ بقاء و حیات دین کا سوال ہے اور حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی، حضرت مولانا مفتی محمود، مولانا عبید اللہ انور اور حضرت درویشی کے لئے بھی دعا ہے کہ جھٹلا عہد و جمیعہ کے وقار کا بھی سوال ہے۔ سب پر خورداران کو سلام۔

شمس الحق افغانی / بہاولپور

مکتوب (۵۲)

استقامت علی الدین کا کوئی نعم البدل نہیں

محترم مولانا قاضی عبدالکریم صاحب زیدت معالیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! مندرجات سے آگاہی ہوئی۔ آپ اور آپ کی اولاد کے لئے دعا ہے ترقیات دارین کرتا ہوں۔ آپ بھی مجھے دعا میں فراموش نہ کریں۔ مدد سے کی ترقی

از حق سابق سے قرب و رضا نے خداوندی کے لحاظ سے افضل رہے اور غفلت کی تسخیر کا موجب ثابت ہو۔ از دیار انوار معرفت و استقامت کے لئے دعا کرتا ہوں۔ آپ کے والد ماجد و جملہ متعلقین کو دعا و سلام بالبارغ ہو۔

شخص الحق افغانی عفا اللہ عنہ

ترنگری

نوٹ : یہ ۱۳۸۵ھ سے پہلے کا ہے۔ کیونکہ والد ماجد کے سلام اس میں تحریر فرمائے ہیں۔ آپ کا وصال ۸۵ھ میں ہوا ہے۔ از مکتوب الیہ

مکتوب (۵۴)

مدرسہ کی ضرورت، گھر کے بجائے بیرون مدرسہ کی اہمیت

محترم القام عزیم قاضی عبدالکریم صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ !

آپ اور آپ کے متعلقین کے لئے حسن خاتمہ اور فتنہ و بیہودہ سے تحفظ کی دعا کرتا ہوں۔ آپ سے دینی تعلق میں کوئی فرق نہیں۔ اللہ تعالیٰ استقامت نصیب فرماوے۔ مولوی حافظ عبدالعلیم کے متعلق میرا مشورہ یہ ہے کہ مدرسہ میں لگانا ضروری ہے اور بیرونی مدرسہ بہ نسبت مقامی مدرسہ کے بہتر ہے۔ رمضان سے قبل بعض ارباب مدارس نے مجھے مدرسہ کے متعلق لکھا تھا، میں نے اس وقت جن حضرات کا مجھے علم تھا، لکھ دیا، اب اگر کوئی مناسب جگہ سے طلبی آئی تو ہم میں سے نوٹ کر دیا۔ آپ کو خط لکھوں گا۔ اس کے علاوہ ناظم اعلیٰ وفاق جناب مفتی محمود صاحب کو بھی لکھ دیں، اگر مناسب جگہ ملنے میں تاخیر

کے لئے بھی دعا گو ہوں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ قیام پل و دیگر فرائض دینی کے سلسلے میں آپ کو استقامت بخشے۔ استقامت علی الدین و ملت ہے، جس کا کوئی نعم البدل نہیں۔ برادران و بر خورداران و دیگر متعلقین مدرسہ کو سلام مستون و دعا کی درخواست۔

فقطہ والسلام از شخص الحق افغانی

نوٹ : - نامعلوم وجود کی بناء پر والا نام دیر سے موصول ہوا۔ حضرت قبلہ کا یہی مخطوط ہے جواب اٹھا کیا گیا اور ان کے دستخط مبارک بھی ثبت کرارہا ہوں۔ تاچیز کو دعاؤں میں ضرور یاد فرمائیں۔

محمد راؤ دیمان افغانی بقلم خود

مکتوب (۵۲)

ماہ رمضان، ماہ قرآن ہے

محترم جناب قاضی صاحب وفقکم اللہ لما یحب اللہ و یرضاه

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! ماہ رمضان المبارک کے اشغال کی وجہ سے بروقت جواب نہ دے سکا۔ آپ کے اشغال اور تیاری آخرت میں مصروفیت سے قلب پر ایک خاص اثر ہوا۔ ۳ تاریخ والے مقدمہ میں باوقار برائت کی دعا کرتا ہوں۔ فلان اپنا گھر چھوڑ کر مصیبت سنانے ذریعہ آیا ہے کہ فقرے کو مانع سمجھنا کہیہ نفس ہے، جس کے خلاف پر عمل کرنا ضروری تھا۔ ماہ رمضان، ماہ قرآن ہے، زیادہ وقت تلاوت میں صرف ہونا چاہئے۔ اس ماہ میں جملہ طاعات کے انوار اور اثرات باطنیہ میں کافی اضافہ ہوتا ہے، جو قبولیت الہیہ کی دلیل ہے۔ خواہ صدقہ دے یا صلہ قریا ذکر یا فکر، ماہ رمضان میں محاسبہ نفس، سجدہ ضروری ہے تاکہ ہر سال

ہو تو محکم المدارس میں تدریس جاری رہے۔

شمس الحق افغانی

مقام دوڈا کاناہہ رتھڑی تحصیل چارسدہ ضلع پشاور

مکتوب (۵۵)

برکاتِ رمضان سے حرمانِ علامتِ شقاوت ہے

محترم قاضی صاحب حفظکم اللہ من مکائد الشیطن

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! دعاۓ ترقیات آنکہ معمولاتِ رمضان سے مسرت ہوئی۔ اس ماہ کی محنت سال بھر کام آتی ہے اور رمضان آتی (آنے والے) میں توفیقِ عملِ رمضانِ ماضی کی محنت کا ثمرہ ہوتا ہے۔ اس ماہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم آخرتِ کمانے کا پورہ سامان رکھا ہے۔ آغازِ رمضان سے ریزش و زکام میں مبتلا ہوں۔ دوسرے تیسرے دن چیخ کا بھی حملہ ہوتا ہے۔ ازالہ چیخ کی دوا استعمال کرتا ہوں، توفیق ہو جاتی ہے۔ قبض کی دوا لیتا ہوں تو چیخ، لیکن یہ عجیب بات ہے کہ اپنی بیٹھک میں چند احباب کی معیت میں حسبِ معمول تراویح کے وقت قرآن سننے میں کافی وقت صرف ہوتا ہے، لیکن اس وقت چیخ رک جاتی ہے۔ اب یہ استقامت بھی ختم ہوا اور صحتِ معمول پر آگئی ہے۔ بعد اللہ محض توفیقِ خداوندی سے معمولاتِ رمضان میں فرق نہیں آیا۔ وَ لِلّٰہِ الْفُخْدُ۔ عجیب نہیں کہ برکاتِ رمضان سے حرمانِ علامتِ شقاوت ہو۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْکُمْ عَنِّیْ۔

مدرسہ صورتِ شریعت ہے :

(۲) آپ کے جملہ اکابر و اصاغر سے قلبی تعلق ہے اور دعا کرتا ہوں۔ صدیق اکبر اور

مدرسہ والا خوابِ علامتِ صدق و اتباعِ شریعت ہے۔ مدرسہ صورتِ شریعت ہے اور قلبی فرحت اس کی نشانی ہے۔

فہم دین کا متابع ہو رہا ہے، دفاعِ عن الدین کی ضرورت مؤکد ہے :

(۳) منہ کی شکل میں معاذ اللہ یا مرادف پشتو کی آواز کا آنا یا عدم قبول کی خبر یہ دونوں خرابِ خوفِ شیطانی ہے، جس سے مقصود تجرینِ مومن اور تعبدِ عن الطاعات ہے۔ ایسے وقت حدیث میں بائیں طرف تمکنا اور لا خول۔۔۔ الخ پڑھنا آجی ہے، جو بالخصوص مؤثر ہے۔ بہر حال دونوں خواب منافی کمال نہیں۔ منافی کمال اطاعتِ شیطان ہے۔ خود حضور کا صحابہؓ کے متعلق اِنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ یُّغْیِبَ لِّیْ فُلُوْءَکُمْ لِاَنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْخَرِیْ مِنْ الْاِنْسَانِ فِیْ خَبْرِی الْقَدَم سے اندازہ لگائیے۔ پھر صرف منہ سے اس کا ٹکنا نہ مکمل وجود سے کہ زبانِ ترجمانِ جنان ہے، لیکن یہ منہ دل و جسم سے منقطع تھا، جو دلیلِ ضعفِ کیدِ شیطان ہے، جنات دیکھا فتنِ دین کا اب متابع ہو رہا ہے۔ اس لئے دفاعِ عن الدین کی ضرورت اور مؤکد ہوئی۔ اس وقت ضعفِ دماغ ہے۔ کسی دوسرے وقت میں دیکھ لوں گا اور رمضان میں پہلے سے بھی کمزوری موجود ہے۔

ایک اجتماعی اور مستحکم تصنیف ادارے کی ضرورت :

مسلمانوں اور بالخصوص علماء کرام کو کوئی تصنیفی ادارہ نہیں، جس کو مدافعتِ دین کا مرکز بنایا جائے۔ غیر مستقل کام سے کچھ نہیں بنتا، ہزاروں تقریریں ہوا میں اُڑ کر ختم ہو جاتی ہیں۔ فقط والسلام بالخصوص عزیزِ مہم عبدالحکیم کو۔

احقر شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بیابان پور

مکتوب (۵۶)

لاتفریط فی النوم

برادر عزیز قاضی عبدالکریم صاحب زید عرفانہ

بعد از سلام مسنون ! آنکے قاضی عبداللطیف کی آداب و دوری سفر افراتی الاخلاص تھا۔ خط کا تھا۔ اب تک معاملہ مکمل صاحب کے زیر غور ہے۔

(۲) گھر میں لیٹنا اور معمول ختم چھوٹ جانا، نیند کی وجہ سے تھا۔ عجم والے لطیف ربانی کی آواز استقبالی جملہ کی شکل میں کہ آپ لوگ تلاوت نہیں کرتے، غفلت پر تنبیہ ہے، تلاوت ماشی کے عدم ہونے سے اس کا تعلق نہیں یہ (۱) جملہ مستحب کا ہے۔ اس تنبیہ سے طبعی اقتباس ہوا۔ بعد از ان انبساط روحانی تھا کہ غفلت کا سبب نیند تھا، و لا تفریط فی النوم حدیث ہے۔

رسوخ محبت الہی و حب رسول کے لئے دوماقیوں کی ضرورت :

طواف و زیارت مکہ زیارت مدینہ منورہ و دیگر امور متعلقہ میں رمز ہے کہ صاحب رویا کو تجلیات الوہیت جس کا مرکز کعبہ ہے، اور تجلیات رسالت جس کا مرکز قبرہ خضر ہے سے کچھ فیض نصیب ہوگا۔ بہتر ہوگا کہ رسوخ محبت الہی کے لئے مراقبہ آلاء اللہ، جس کے لئے جامع تعبیر "الحمد لله رب العالمین" ہے یا صرف رب العالمین ہے اور حب الرسول علیہ السلام کے رسوخ کے لئے مراقبہ آلاء رسالت کی تعبیر جامع شکل میں جو حمد العالمین یا "وما از مسلک الازحمة للعالمین" ہے تاکہ وہ ان فیوضات کی استعداد بڑھ جائے۔ سب احباب کو سلام۔

شمس الحق افغانی

مکتوب (۵۷)

متوسلین کو خیر و عافیت کی اطلاع دینے کا اہتمام

۱۹۸۵ء

گرامی قدر محترم القام جناب قاضی صاحب مدظلہ

سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ! بعد از خیر و عافیت گزارش خدمت عالی آنکے قبل ازیں ایک عزیز و بارہ صحت و خیریت جناب قبلہ گامی صاحب روانہ کر چکا ہوں، امید ہے مل چکا ہوگا۔ جناب کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ بروز جمعہ المبارک ہم یہ خیر و عافیت ہسپتال سے نصبت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور احباب کی دعاؤں کی برکت سے مکمل شفا یابی نصیب ہوئی۔ مرض کا مکمل خاتمہ ہوا اور اب بالکل صحت ہے۔ جناب قبلہ گامی صاحب کو عرض کر چکا ہوں، ان کے حکم سے عزیز روانہ ہے۔ دعاؤں میں یاد فرماتے ہیں۔ امید ہے جناب والد کا مکمل خاتمہ و احباب کے پرخیریت ہوں گے۔ دعاؤں میں یاد فرمائیں۔ فقط حافظ نور الحق افغانی رتنگڑی

مکتوب (۵۸)

رسالہ قشیریہ اور الیواقیت والجوہر

۱۹۶۶ء/۱۹ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ

محترم جناب قاضی صاحب زید عرفانہ

سلام علیکم ورحمۃ اللہ ! میری صحت بحمد اللہ بہتر رجحان درست ہو رہی ہے۔ تو قشیریہ و رحمن خاتمی دعا کرتا ہوں۔ جس صاحب کو رو دقتا یا ہے، اللہ تعالیٰ اس میں قبولیت اور

ذَبَّ لِقَىٰ مَشْنَىٰ الضُّرِّ وَتَتَّ أَوْحَمُ الرَّاجِعِينَ پر دوام رکھیں، بہت مفید ہے۔ بعد از نماز فجر
باحت سات بار یہ بھی پڑھا کریں اَللّٰهُمَّ لَا تُخْشِعْ اَعْدَاءِي بِقَادِي ، وَاجْعَلِي
الْقُرْآنَ الْعَظِيمَ شِفَاءً لِّيْ وَ قَوْمِيْ + قَالِ الْعَلِيلُ وَ اَنْتَ الْمُدَاوِي۔ اللہ تعالیٰ سے
دعا ہے کہ صحت نصیب ہو۔ اپنا تین ماہ سے زیا پٹیس کا علاج جاری ہے۔ فائدہ کافی ہوا
ہے، لیکن ازالہ نہیں ہوا۔ ہر روز اور جمعرات کو چٹا پ کا ٹیٹ کیا جاتا ہے۔ مرض بھی الٹا کی
نہت ہے۔ خواہ ہم جائیں یا نہ جائیں، لیکن اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ نعمت مرض کو نصیب
صحت سے تبدیل فرما دیں۔ سب حضرات کو دعا و سلام عرض کریں۔

نوٹ :- تحریر فرمودہ دعاؤں کو عربی میں پڑھنے سے ان شاء اللہ فائدہ زیادہ ہوگا۔ ہاں !
ترجمہ کا خیال رکھتے ہوئے پہلی دعا کا ترجمہ یہ ہے۔ اے اللہ مجھے بیماری سے تکلیف پہنچی
ہے اور تو سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔

دوسری دعا کا ترجمہ :

اے اللہ میری بیماری کو دشمنوں کو خوش ہونے کا ذریعہ نہ بنا اور قرآن مجید کی
تلاوت کو میری شفا اور میرا علاج بنا دے۔ اے اللہ میں بیمار ہوں اور تو ہی علاج کرنے والا
(علاج کو ذریعہ شفا بنانے والا) ہے۔

خس الخس افغانی

بہاد پور

نوٹ : حضرت کے مکتوب میں قَالِ الْعَلِيلُ کا لفظ لکھا گیا ہے۔ غائباً قَالِ الْعَلِيلُ ہوگا۔
(از مکتوب الیہ)

برکت رکھے۔ آپ کے والد ماجد نے جن کتابوں کی طرف خواب میں اشارہ فرمایا ہے، اس
کا مقصد میری رائے میں تزکیہ قلب اور تصوف کی طرف توجہ دلانا ہے کہ علم شریعت کا
ضروری حصہ آپ کو حاصل ہے اور علم باطنی یا حقیقت و طریقت کی کمی ہے، جو تصوف اور
رسالہ کشمیریہ یا الیوائت و الجواہر کی روح سے پوری ہوگی۔ یہ دونوں کتابیں طریقت و حقیقت
کی صورت مثالی ہے۔ تمام ان مریضوں کے لئے دعا شفا و صحت کی گئی اور خود ان مریضوں
سے بھی کہہ دیں کہ وہ خود بھی اللہ سے دعا و صحت کریں اور تضرع اور بکاہ کے ساتھ
کریں۔ فقط والسلام۔

احقر خس الخس افغانی عفا اللہ عنہ

ترجمہ دئی چار سہہ خط پشاور

نوٹ : اصل دم اور تھوہ مریض کا خود اپنے لئے ہضرع و زاری دعا کرتا ہے اور شیخ کامل کا
تکلیف مریض کو اس پر توجہ دینے کی تھیں ہے۔

مکتوب (۵۹)

قساوت قلبی دور کرنے کا وظیفہ

۹ ربیع الثانی ۱۳۶۶ھ

محترم القام زیہ مرقاتہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ از المرقی مدنی (ناروہ ایک طویل کثیر اجزیم میں پیدا ہو جاتا ہے)
حسن خاترہ اور تحفظ عن العصاب و العباسی کی دعا کرتا ہوں۔ دعا کرتا ہوں کہ خداوند تعالیٰ
معمولات پر استقامت نصیب فرمائیں اور احساس قساوت کو بڑھا کر قساوت کو دور فرما دیں

مکتوب (۶۰)

علم کی روح فکر آخرت ہے نصرت و حجت حدیث
کی جدوجہد کی زیادہ ضرورت ہے

۱۸ رجب ۱۳۹۶ھ

محترم قاضی صاحب رزقکم اللہ لسانا ذاکرا وقلبا عاشعا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! بواب اخلاص نامہ عرض ہے کہ تلاوت و قیام اللیل کی پابندی سے
سرت ہوئی۔ السہم زد فسوز۔ دعا و ترقیات دارین کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ عرق
مدنی (نئے رشتہ اور تارو کہتے ہیں) سے شفا نصیب فرما دیں۔ علم کی روح فکر آخرت
ہے۔

اصل جملہ علما ایں است ایں

تاہدانی من کیم در یوم دین

ترجمہ : سارے علوم کی بنیاد یہی ہے کہ تو یہ جان لے کہ میں روز قیامت کونے (لوگوں)
میں ہوں گا

فکر آخرت کے چراغ کے لئے محبت و عشق الہی روغن ہے، وذاذکم اللہ حباً للہ.

علم نبود غیر علم عاشقی

ما بقی تلبیس ابلیس شقی

ترجمہ : علم تو وہ ہے جس سے اللہ کا عشق اور محبت پیدا ہو، اس کے علاوہ تو (غور و کاسب
بن کر) بد بخت شیطان کی طرح دھوکہ کھانے یا دھوکہ دینے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

آپ کے والد مرحوم کے متعلق خواب کی تعبیر یہ کچھ میں آتی ہے کہ اس خواب میں

عقیدہ مذکورہ ہے اور امام ابوحنیفہؒ میں متفق ہیں، صرف فقہی اور فروعی احکام میں اختلاف
ہے، اسی طرح امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی وہی عقیدہ ہے جو تمام اہل السنۃ والجماعہ کا
ہے، اس لئے یہ خواب عقیدہ حق کے خلاف ہونے پر دلالت نہیں کرتا کہ امام ابوحنیفہؒ کا
بھی وہی عقیدہ ہے۔ البتہ ان دو بزرگوں کی طرف بالخصوص نسبت کیوں کی گئی۔ اس کی وجہ
یہ معلوم ہوتی ہے کہ اگرچہ ان کے بعد متبع سنت ہونے میں سب برابر ہیں، لیکن انکار سنت و
حدیث کا فتنہ اور ان کے وقت میں نہیں تھا۔ امام شافعیؒ کے زمانہ میں اور امام بخاریؒ کے
زمانہ میں یہ فتنہ ظاہر ہوا۔ چنانچہ امام شافعیؒ نے سب سے پہلے حملت سنت و نصرت حدیث
میں کتاب لکھی، جو اب بھی مطلوبہ شکل میں موجود ہے اسی طرح امام بخاریؒ نے اگرچہ
مستقل کتاب نہیں لکھی، لیکن ابواب صحیح بخاری میں اتباع سنت پر زور دیا۔ لہذا اس میں
اشارہ ہے کہ آپ کے والد کے زمانہ میں اور اب اس زمانہ میں امام شافعیؒ اور امام بخاریؒ کی
طرح نصرت و حجت حدیث کی جدوجہد کی زیادہ ضرورت ہے۔ واللہ اعلم۔ میں نے ڈیرہ
کے جلسہ کے لئے کوئی وعدہ نہیں کیا، بلکہ مہمان میں مولوی سراج الدین صاحب کو انکار
کر دیا۔ تاہم اگر مجلس مل سکی تو شاید آسکوں، اگرچہ اس وقت گھر میں بھی بچی بیمار ہے۔

شمس الحق افغانی / جامعہ اسلامیہ بہاولپور

مکتوب (۶۱)

تصنیف کے سلسلے میں احتیاط ضروری ہے

۱۹ شعبان ۱۳۹۶ھ

محترم المقام جناب مولانا قاضی عبدالکریم صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! منیقہ ایچہ کاغذ احوال ہوا۔ احقر کی کوئی حقیقت نہیں، لیکن یہ

یہ سرمایہ رہے گا ترقی ہوگی۔ عزیزان کے حق میں دعا کرتا ہوں اور عزیز الرحمن سلمہ دہہ و زید علمہ کے لئے خصوصی دعا کرتا ہوں۔ دیگر طلبہ کے لئے بھی دعا ہے۔ امید کہ اللہ فضل کرے گا۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

نوٹ : مولوی عزیز الرحمن مرحوم کی حضرت سے بیعت تھی۔

ف :- حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی البیہ رحمہا اللہ تعالیٰ کے وصال پر عریضہ کا جواب ہے۔ اہل اللہ کے مقام فناء الفناء کا کیا کہنا کہ جب یہ باہل اور ناکارہ پھر کسی وقت ترنگہ زنی شریف حاضر ہوا تو رخصت کرتے ہوئے فرمایا راستہ میں ان کی قبر ہے، وہاں بھی کھڑے ہو کر مغفرت کی دعا کرتے جائیں۔ زیارت قبر کی اہمیت کے علاوہ کیا یہ "خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لَا خَيْرَ لَكُمْ وَ اَنَا خَيْرُكُمْ لَا خَيْرَ لِي" پر عمل کی مکمل دلیل نہیں۔

مکتوب (۶۳)

امام غزالی کی اربعین فی اصول الدین

روح دین کی جامع ہے

۱۳۷۷ھ و ۱۴۰۲ھ

محترم القاضی صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! آپ کا خط پہنچا۔ شکر خدا کہ آپ کا جلسہ باوجود موانع کے کامیاب رہا۔ دو ماہہ نصاب سے خوشی ہوئی۔ میرے خیال میں حدیث میں مشکوٰۃ کی کتاب الرقاق

ضروری ہے کہ آپ سے تعلقی تعلق ہے، جس کی وجہ سے غائبانہ توجہ رہتی ہے۔ اور شاء اللہ آپ کی باطنی استعداد کو بھی اس میں بڑا دخل ہے۔ مطلوبہ رسائل صاف نہیں۔ ان شاء اللہ صاف ہو کر میں خود بذریعہ ڈاک روانہ کروں گا۔ تصنیف کے سلسلے میں احتیاط ضروری ہے۔ میں نے آپ کی توجہ دلانے پر مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ کو خط لکھا کہ معراج کا مضمون خام تھا اور میری تقریر کی روح بھی اس میں نہ تھی۔ آئندہ میری ہجج کے بغیر میرا مضمون نہ چھاپا جائے۔ انہوں نے جواب دیا کہ معراج کے مضمون کے تعریفی خطوط آئے ہیں۔ آئندہ خیال رکھا جائے گا۔ صرف ایک مضمون کی کتابت ہوئی، اس کے بعد آپ کی تصدیق پر اشاعت ہوا کر سکی۔ فقط والسلام۔

شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

نوٹ : یعنی شیخ اللہ بیٹ مولانا عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ نے حضرت افغانی قدس سرہ کو لکھا کہ آپ کی ہجج کے بعد آئندہ آپ کے مضمون کی اشاعت ہوگی۔ (از مکتوب الیہ)

مکتوب (۶۲)

روح ترقی مدرسہ اخلاص و ابتغاء مرضات اللہ پر ہے

۱۳۷۷ھ و ۱۴۰۲ھ

محترم قاضی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! تعزیت اور ایصالِ ثواب کا شکر ہے۔ مدرسہ کی ترقی داخلہ سے خوشی ہوئی۔ اَللّٰهُمَّ زِدْ قُرْآنُ۔ روح ترقی مدرسہ اخلاص اور ابتغاء مرضات اللہ پر ہے، جب تک

جوکل تقریباً نو (۹) ورق ہے کتاب الفتن تک اس کو پڑھا جائے۔ اگر امام غزالی کی اربعین فی اصول الدین کا اردو ترجمہ پڑھا جائے تو وہ روح دین کا جامع بھی ہے اور عقلی رنگ بھی اس میں موجود ہے۔ آپ کے جلسہ کے وقت میں بیٹا نہیں تھا، بلکہ اہلہ اور میری چھوٹی لڑکی بیاتھی۔ تار میں نیکی بناری مراد تھی، جو کچھ اہلہ اتفاق سے ہے، جلسہ کے وقت بارش یا دیگر غواش کی وجہ سے جو تعمیرات پیدا ہو جائیں، اس کی اطلاع بروقت ضروری ہوتی ہے تاکہ مفت میں خرچ اور تکلیف نہ ہو۔ سب حضرات کو دعا و سلام۔

شمس الحق افغانی / جامعہ اسلامیہ بہاولپور

مکتوب (۶۳)

تفاوت کمالات دنیوی کا نتیجہ

”تفاوت مراتب آخرت“ مرتب ہوتا ہے

۹ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

محترم المقام خاشعی عبدالحکیم صاحب زیدت علو مکرم و معارفکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! محبت نامہ کاشف احوال ہوا۔ آپ کا دورہ ماہ شوال اللہ صرف آؤ
کا دورہ نہ تھا بلکہ انوار درس و تلمیح کا بھی حامل رہا۔ اس پر لقاء بزرگان نور علی نور رہا۔ حضرت
مولانا سرگودہوی نور اللہ مرقدہ والا خواب درست معلوم ہوتا ہے، جس کی حقیقت احقر کے
نزدیک یہ ہے۔ واللہ عند اللہ کہ مراد برزخ و آخرت عکس کمالات ظاہری و باطنی دنیویہ
ہیں، جن میں ماسکت ثین التخصیص من کل الوجوه شاذ و نادر ہے اور فرق و تفاوت من وجہ
لازمی ہے۔ اسی تفاوت کمالات دنیوی کا نتیجہ ہوتا ہے، تفاوت مراتب آخرت۔ اب ایک
بزرگ اگر ایک کمال میں فائق ہو اور دوسرے کمال میں تو مقام برزخی مختلف ہوگا۔ اس

لئے دوام لقاء ہوگا اختلاف مقام نہ ہوگا، لیکن یہی مشابہت فی بعض الکملات گاہے گاہے
لاعات ہوگی۔ اسی اعتبار سے ایک کو دوسرے پر فضیلت جزئی ہوگی اور کلی فضیلت کا فیصلہ
مجموعہ کمالات کے اعتبار سے ہوگا۔ لقاء احیاء و امرا دل کی وجہ سے ہے اور حسرت و ندامت
بھی تقدیران بعض کمالات کے اعتبار سے ہے اور وہ بہت اونچے درجے پر ہیں کا فقرہ مجموعہ
کمالات کے اعتبار سے ہے، واللہ اعلم۔ یہ ایسا ہے کہ حضور علیہ السلام کو نبوت میں اعلیٰ
درجے کا کمال حاصل تھا، پھر بھی آپ نے نبوت سے کم درجے کا کمال یعنی شہادت کی تمنا
فرمائی۔ اِنِّیْ وَدِدْتُ اَنْ اُقْلِلَ فِیْ سَبْلِیْ اللّٰہِ ثُمَّ اُحْیٰی ثُمَّ اُقْلِلَ ثُمَّ اُحْیٰی
الحدیث اور حدیث میں ابوبکر صدیق کو اَرْحَمُ اَنْفِیْ اور قاروق کو اَضْدُھُمْ فِیْ اَنْوَرِ
اللّٰہِ اور عثمان کو اَضْدُھُمْ خِیَۃً اور علی کو اَفْضَاھُمْ اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہم کو
اَضْدُھُمْ لِحُجَّۃً فرمایا گیا۔ واللہ اعلم۔

جملہ عزیزان اور متعلقین کے حق میں استقامت علی الدین اور حسن خاتمی دعا
کرتا ہوں اور خدوان سب حضرات سے طلبہ دعا ہوں۔

نوٹ:- گرمی کی وجہ سے سوات جانے کا ارادہ ہے۔ احباب نے دعوت بھی دی ہے۔

شمس الحق افغانی

ترنگری پشاور

ف :- ایک دفعہ خواب آیا دیکھا کہ اپنے پرانے گھر کے بڑے دالان میں مشرقی
کونہ میں ایک چارپائی پر قبلہ حضرت الاستاذ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودہوی لیٹے
ہوئے ہیں اور غربی کونہ کے ایک چارپائی پر حضرت والد ماجدؒ میں حضرت سے کچھ عرض
کرتے ہوئے کبیر رہا ہوں کہ حضرت نے فرمایا تھا، حضرت الاستاذ نے فرمایا، حضرت سے
کون مراد ہیں، میں نے عرض کیا آپ ہی تو۔ آپ نے میرے والد بزرگوار کی جانب

اشارہ کرتے ہوئے کہ حضرت وہ ہیں۔ شاید حضرتؑ کے اس مکتوب میں اس خواب کی تعبیر فرمائی گئی۔ اس وقت دونوں حضرات کا انتقال ہو چکا تھا۔

مکتوب (۶۵)

قیام لیل اور تلاوت قرآن سے
حرمانِ محمد ایک عظیم مصیبت ہے

۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۲۸۵ھ

گرمی قدر قاضی صاحب رزقکم اللہ الاستقامۃ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! رقیہ بیچہ محرمہ ۶۷/۱۲۸۸ھ تکلیف کر کاغذ احوال ہوا۔ حرمانِ قیام لیل کے علاوہ حرمانِ تلاوت القرآن مصیبت علی ایالہ (بڑے بوجھ پر سر باری، دہرا نقصان اعاذنا اللہ) ہے۔ اتنا اللہ وانا لہ راہعون۔ آپ جیسے عالم اور سالک طریق کی شان یہ حرمانِ محمد ایک عظیم مصیبت ہے۔ میں ہر دو امر کی توفیق کے لئے بارگاہِ خداوندی میں دعا کرتا ہوں اور آپ سے محاسبہ نفس تجدیدِ ہمت و عزم و جہم (فکر و اہتمام) کا خواستگار ہوں۔ اس وقت کا ایک ایک منٹ کروڑوں روپے سے زیادہ ہے۔ بقول حضرت خیم مرحوم کے.....

خیم جاگو کر کو باعدو

اٹھا لو بستر کہ وقت کم ہے

بعد امنرب محاسبہ اعمال نہا یہ دی بعد الصبح محاسبہ اعمال ایلیہ ضروری ہے اور یہ کہ کوتاہیوں کی فہرست مرتب کر لی جائے۔ تاکہ ان کا تدارک کیا جاسکے۔ ان سب باتوں

کے باوجود میرے قلب کی شہادت حسنِ انتقام کی ہے کہ آپ میں احساسِ قصور اور طلبِ اصلاح کا جذبہ اور سلامتِ فطرت کا نور موجود ہے۔ تا امید نہ ہو، اس کوتاہی میں بھی نگوینی شکست ہوگی۔ اللہ تعالیٰ شریعت پر چلنے کی توفیق عطا فرماویں۔

نوٹ :- وَ يُحَلِّزُكُمْ اللَّهُ نَفْسَهُ وَاللَّهُ زَوْفٌ بِالْعَبَادِ۔ (آل عمران: ۳۰)
(اور خدا تم کو اپنے (غضب) سے ڈراتا ہے اور خدا اپنے بندوں پر نہایت مہربان ہے) پر غالباً حضرت شاہ عبدالقادر صاحب کا ارشاد غالباً حاشیہ حضرت عثمانی رحمۃ اللہ علیہ پر یاد پڑتا ہے کہ یہ حدیث حکم اللہ کے بعد واللہ ووفیہ فرما کر معتدل نسخہ بنا دیا گیا ہے۔ یہ مکتوب گرمی کیا اس نوعیت کا حسین مصداق نہیں ہے اور یہ یقیناً ہے لعلی اللہ اجرہم الجلیل والجمیل.....

ہم کفنی و خور سندم عفاک اللہ کھ کفنی

جواب تلخ می نہد لب لعل شکر خارا

(آپ نے مجھے برا کہا یعنی برائی پر تنبیہ کی اور میں خوش ہوں۔ اللہ تعالیٰ تجھے عافیت سے رکھے، کیونکہ محبوب کے منہ سے کڑوا جواب بھی اچھا لگتا ہے)

مکتوب (۶۶)

دفع اعداء کا وظیفہ

۲۲ جمادی الثانی ۱۲۸۵ھ

محترم مزید عرفان

بعد از سلام مستنون و دعا تر قیات آنکہ دفع اعداء کے لئے یہ تصور دفعہ ۳۱۳ بار اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَخْلَعُ لَكَ فِيْ نَحْوِهِمْ وَ نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ پڑھا کرو

اور سوتے وقت سورۃ لایلاف بار۔

(۲) باقی بچے کے لطیف قلب کے متعلق مولانا درخاشی صاحب کی بات قیاس اور حسن ظن پر مبنی ہے۔ میں بھی دعا کرتا ہوں کہ خدا کرے یہ مقام نصیب ہو۔ بہر حال مولانا موصوف ایک آدمی ہے۔

شس الحق افغانی .

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

ف :- پس منظر کچھ بھی یاد نہیں۔

مکتوب (۶۷)

خدا خود میرا سامان است ارباب توکل را

۱۹ شعبان ۱۳۸۷ھ

محیی ام فی اللہ زادکم اللہ قربا و استقامۃ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! زیارت حرمین کے شہی سامان کی فراہمی اور ذریعہ نقل و حرکت میں آپ کی کامیابی اور عالم برزخ سے اس کی تہریر دونوں موجب مسرت ہیں۔ قادم بر کرنے کے بعد کامیابی اللہ کے قبولیت پر ہے اور انسانی اختیار سے خارج ہے۔ اپنی طرف سے دعا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اس ترنا کو پورا کر دے اور انتخاب سے متعلق فراموشی میں اللہ تعالیٰ کی اعانت و نصرت آپ کے شامل حال رہے۔ غلہ کی کمی کی فکر نہ کریں۔ خدا خود میرا سامان است ارباب توکل را۔ ہر سر کے معاملات اور جملہ معاملات میں بصدق دل حضرت حق جل مجدہ سے لگاؤ رکھو کہ یہی امر کلید کامیابی ہے۔ یہ نہ ہوتا کچھ نہیں۔ اس کے

ملا وہ خوب تضرع کے ساتھ رورور کر دیا بھی کرو۔

اے خوشا چشم کہ آن گرمان اوست

اے خوشا آں دل کہ آن ترسان اوست

تاند گرید کود کے طوا فروش

بجر بخشا یس نی آید بجوش

(وہ آنکھیں مبارک ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کے (خوف) سے رونے والی ہیں اور

مبارک ہیں، وہ دل جو اس سے ڈرنے والے ہیں۔ جتنے تک طوا فروش بچہ نہ رونے اللہ

تعالیٰ کی مغفرت اور بخشش کا سمندر جوش میں نہیں آتا)

وقت موت زیر پردہ ہے ہر دم کو دم آخرین کبھو کہ پھر ہاتھ آنے کا نہیں۔ میں

بھی دعا کرتا ہوں، سب پر خورداران کے فلاح دارین کی دعا کرتا ہوں اور خود طلبہ کا دعا

احقر شس الحق افغانی

ہوں۔

بہاولپور

مکتوب (۶۸)

برکات قرآن اور برکات رمضان میں شدید مناسبت ہے :

۸ رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ

عزیز محترم قاضی عبدالکریم صاحب و زفقہم اللہ الاستقامۃ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! نیکہ انیقہ (صحیفہ گرامی) موجب ابراز احوال ہوا۔ حج میں قرعہ کا نکل آنا موجب انہوس ضرور ہوا۔ لیکن عجب نہیں کہ آپ کے لئے ثواب حج لکھ دیا گیا ہو، اگرچہ عمل کی نوبت نہ آئی، کیونکہ حج کا اختیاری حصہ آپ نے پورہ کیا اور غیر اختیاری کے

آپ تکلف نہیں۔ معمولات رمضان سے خوشی ہوئی، لیکن رمضان ماہ قرآن ہے۔ آپ وقت کا اکثر حصہ تلاوت قرآن میں صرف کریں۔ تراویح میں سننے کے علاوہ روزانہ رمضان میں تین پارہ تلاوت کرنا چاہئے اور عام ایام میں کم از کم ایک پارہ۔ برکات قرآن اور برکات رمضان میں شدید مناسبت ہے۔ اس سے زیادہ مناسبت جو بدن اور روح میں ہے اور دونوں کی تجلیات میں معنوی وحدت اور تعاون ہے۔ اپنی حالت بھی کمزور ہے، حالانکہ ایسا ہونا چاہئے۔ قبر کی منزل قریب ہے، اس لئے رفتار طاعت میں تیزی ہونی چاہئے۔ لیکن مختلف امراض اور دیگر عوامل کے باوجود عزم تراویح کے علاوہ بھلائی خدا تعالیٰ کی پوری توفیق رہی ہے اور اگر اعتکاف کی نوبت آئی تو شاید اضافہ بھی ہو، اس کے علاوہ قرآن کے معارف میں بھی وقت صرف کرو، میں بھی روزانہ مرض کے باوجود رمضان کی وجہ سے قرآن پر غور کرتا ہوں اور لکھتا بھی ہوں۔ باقی سب عزیزان کو دعا سلام عرض کریں۔

مخلص الحق افغانی / بہادپور

نوٹ :- اسی مضمون اور اسی تاریخ کے یہ اختلاف معنوں و دیکھت بات قدسیہ کیا حد ہے اس حمایت اور شفقت کی۔ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ**

ع اب انیس و صومہ چار رخ زبائے کر

مکتوب (۶۹)

عظمت الہی کا استعلاء مفتاح راہ سلوک ہے

۸ رمضان المبارک ۱۴۸۷ھ

عزیزم روزکم اللہ السعادة

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! حج میں ترمہ نہ لگنے کے آنسوؤں نہ کریں کہ نہ لگے آتا غیر اختیاری

امر ہے، اور گناہ نہیں۔ عبد اللہ بن مبارک اور ابن موفقی کے واقعہ سے مستبد نہیں کہ ثواب حج ہو جائے۔ دل سے دعا کرتا ہوں کہ قلب حب طاعت الہی کے نور سے منور ہو اور حور بعد الکود (کامیابی کے بعد کمزوری) سے اللہ بچائے۔ عارف جائی نے کج فرمایا ہے۔۔۔

تو ہم جا حاضر دین جا بجا

میزم اندر طلبت دست و پا

(اے اللہ تو ہر جگہ موجود ہیں اور میں کبھی کہاں اور کبھی کہاں، آپ کی تلاش میں

ہاتھ پاؤں مار رہا ہوں)

دل میں حکمت الہی کا استیلاء و ملج راہ سلوک ہے اور پھر مطالعہ جان مراقبہ

جہاں سے افضل ہو جاتا ہے۔

جہان رنگ و بو ہمیدنی بہت

دریں وادی بے گل چیدنی بہت

دلے چشم از درون خود نہ بینی

کہ در جان تو چیزے دیدنی بہت

(رنگ و بو کے جہاں کو غور سے دیکھنا ہے، کیونکہ اس دنیا میں بہت سے پھول

پھنپے ہیں۔) **(مَحْمَدٌ قَالَ تَعَالَى وَ يَنْفَعُكَوْنُ فِي خَلْقِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، الْآيَةِ)**

لیکن اپنے اندر کی چیزوں سے آنکھ بند نہ کرو، کیونکہ خود تیرے اندر کی چیزیں دیکھنے کی ہیں)

قطبہ والدعا

مخلص الحق افغانی عطا اللہ عنہ

بعض منامی تعبیرات و مبشرات

۶ ر شوال ۸۷ھ

محترم القام جناب قاضی عبدالکریم صاحب ذیہ عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! خیریت چائیں نصیب۔

(۱) دودھ چٹا علم دین کی مبشرات ہے۔ (۲) بھور کھانا طلاق ایمان رزق حلال اور توفیق حج کی دلیل ہے۔ (۳) اللہ تعالیٰ کا ہوا دیکھنا دلیل ہے کہ اسم ذات کی تجلی سے روحانی تربیت پوری ہے۔ حضرت نور المشائخؒ نور اللہ مرقدہ کی طرف سے دودھ کا پیالہ پیش کرنا عرفان نقشبندی سے بہرہ یابی کی دلیل ہے۔ آیت **نَذَلُّوْا نِعْمَةً اللّٰہِ کُفَرًا** ملک کی حالت کی طرف اشارہ ہے کہ نعمت آزادی کو کفرانِ نعمت میں صرف کیا جا رہا ہے۔

(۳) احقر کے سامنے قرآن کی تلاوت شفاء روحانی نصیب ہونے کی دلیل ہے۔ امام ابن سیرینؒ کا قول ہے، **"بِشَفَاءٍ لِّمَا فِی الصُّلُوْدِ وَ تَنَزُّوْلِ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَ زَخْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ"** (۵) احقر کے سر کو دیکھنا امام ابن سیرینؒ کے نزدیک **زُؤْمَةُ الزَّانِسِ نَذَلُّ عَلَى حَبِیْبٍ قُوْمٍ** (۶) اور اس کو دھونا امام ابن سیرینؒ کے نزدیک **اَلْفُغْلُ نَذَلُّ عَلَى النَّظَافَةِ فِی الْبَیْنِ وَ الْوُزْعِ** اس کے علاوہ تقریباً انہی ایام میں مجھے سر دھونے کا تیل لگانے کے بعد دو تین مرتبہ یہ واقعہ بھی پیش آیا۔ باقی زجر خانہ اشارہ ہے کہ قرآن خیر کثیر ہے۔ اس میں اجازت کیوں لیتے ہو، اس کی کثیر تلاوت بھی قبل ہے۔ اِذَا مَسَّهُ الشُّوْمَانُ یُوْمَسُّ میں اشارہ ہے کہ اگر احیاناً شر واقع ہو تو ایسے نہ ہونا چاہئے۔ لعل رزق حلال یا زہد حسنہ ہے اور لا یوی الامساکھم میں نعماء دنیا کے فنا کی طرف

اشارہ ہے۔ سفر لحدین نصیب ہوگا، جو والدہ اور بزرگوں سے مزید رہا کا سبب ہوگا۔ اعظم دعا و ترقیات صوری و معنوی کرتا ہوں۔ ہمیں بھی دعا سے یاد فرمایا کریں۔

احقر شمس الحق افغانی / جامد اسلامیہ بہاولپور

کتوب (۷۱)

ذکر اسم ذات کی تلقین

۹ ر صفر ۱۲۸۸ھ

محترم جناب قاضی صاحب ذیہ عرفانم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ خیریت چائیں نصیب۔ دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو زمرہ مارفین اور استقامت میں محسوب فرمادیں۔ اور انس اور شیطان کی مداخلت سے محفوظ فرمادیں۔ خواب ہے وہ مبشرات نسبت ہے اور نہ اللہ سکتا بعض فقرات کی وجہ سے ہے جو معمولات

السلام کی طرف سے لطیفہ افغانی پر متوجہ کرنا۔ ذکر اسم ذات کی تلقین کی طرف اشارہ ہے جو تجلی اسم ذات ہے۔ باقی تین فقرات جو ایک دوسرے کے مشکل نظر آئے یہ اور اتحاد و حیثیت کی وجہ سے ہے۔ غلہ کی پریشانی دور ہونے سے خوش ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے قلب میں توکل اور اعتماد علی اللہ کا نور ڈال دے اور درہم کو قیمتی امداد سے نوازے۔ سب فقرات کو دعا و سلام عرض کریں۔

احقر شمس الحق افغانی کان اللہ

جامد اسلامیہ بہاولپور

نوٹ: کتب میں جو خالی جگہیں ہیں یہ دراصل حضرت کے کتب کے پوسیدہ ہونے کی وجہ سے چڑھی نہیں جاتی تھیں۔

مکتوب (۷۲)

بدن، اولاد اور احوال میں تصرف، فعل الہی ہے

۳۰ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ

محترم القام جناب قاضی صاحب زید مجاہد

بعد از سلام سنون و دعا و ترقیات آنکہ اخلاص نامہ نے سرور کیا۔ فون پر باتیں ہوئیں۔
خداوند تعالیٰ ملاقات کی کوئی صورت پیدا کر دیگا۔ اس وقت اپنی ذات اور اولاد کی تیاری کی
وجہ سے ظاہری پریشانی ہے، لیکن بھلا کلب مطمئن ہے کہ بدن، اولاد، اموال میں ہر قسم کا
تصرف فعل الہی ہے اور ”فِعْلُ الْعَجْمِ لَا يَخْلُقُ عَنِ الْجُمْحَةِ“ کے تحت منفعت اور
مصلحت سے خالی نہیں۔ خواہ وہ مصلحت ہم کو معلوم ہو یا نہ!

عمر کا ایک ایک لحد اربوں روپے سے زیادہ قیمت رکھتا ہے :

(۲) صیحت یہ ہے کہ عمر کا ایک لحد اربوں روپے سے زیادہ قیمت رکھتا ہے جو اگر
تیاری آخرت میں صرف ہو تو تھوڑا وقت بھی پوری کائنات کی قیمت پر بھارا

حَدِيثٌ لِّلْعَذْوَةِ أَوْ زَوْجَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا (البیۃ اللہ کی راہ
میں جمع و شام کا لکھنا دنیا اور ہر چیز جو اس میں ہے سے بہتر ہے) سنی ہوگی۔

ز وقت خویش بہ قیہر آخرت کو شید

کہ فریب تو بقدر تبسم شر است

(اپنی زندگی کے اوقات سے آخرت (قبر حشر و نشر) کی قیہر کرو، کیونکہ حیرتی
زندگی ایک مختصر شعلے (چنگاری) کی ہلک جتنی ہے)

خوشی یہاں نہیں آگے ہے۔ غالب نے خوب کہا ہے۔

قد حیات و بدغم اہل میں دونوں ایک ہیں

موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں

دنیا کیا ہے سورج ابھرا اور ڈوبا بھول اکبر

وقت طلوع دیکھا وقت غروب دیکھا

اب فکر آخرت ہے دنیا کو خوب دیکھا

موت کو یاد کرو اور اس کے لئے تیاری میں لگ جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے توفیق کی دعا

مانگو۔ میں بھی دل سے دعا کرتا ہوں۔ سب افراد خاندان کو سلام و دعا پہنچاتا ہوں۔

احقر شمس الحق افغانی / جامعہ اسلامیہ بہادر پور

نوٹ :- اللہ تعالیٰ حضرت کے ہدایات پر عمل کی توفیق عطا فرمادیں۔ (آمین)

مکتوب (۷۳)

جوابی لفافہ صحیح بدن، کتابوں کی

اشاعت عام اور لاؤڈ سپیکر پر اعلان

۲۳ شعبان ۱۳۸۸ھ

محترم مخلصم جناب قاضی مولانا عبد الکریم صاحب زید مجاہد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! آپ کا پہلا جوابی خط پڑھا تھا کہ دوسرا پہنچا۔ آنکھ وہی لفافہ

کاٹی ہوگا۔ دوسرے بھیجے کی ضرورت نہیں۔ یہاں آپ کے آنے کا مجھے کسی نے ذکر کیا،

لیکن ملاقات نہ ہو سکی۔ بہر حال صحت بدن مقدم ہے، مجھے صرت ہوئی کہ اب آپ کو صحت ہوئی۔

(۲) آپ کی یہ شکایت میں نے جامعہ والوں سے کی، انہوں نے لاگت پر بیچنے کی معذرت کی۔ اب یہ کتاب نو شہرہ میں عمدہ چمپے کی اور میری کسی تعریف پر پابندی نہیں، ہر ایک کو چھاپنے کا حق ہے۔ محسوس ہے کہ ساتھ مقابلہ کر کے روٹی کر دی جائے۔

(۳) رمضان المبارک میں تلاوت قرآن پر خاص توجہ رہے۔

(۴) لاؤڈ اسپیکر پر اعلان "فطراً و امساکاً" میں شرعی مکتوب نہیں اور اس کے ساتھ تلاوت قرآن میں بھی کوئی حرج نہیں، اگر حق استماع ادا ہو سکے، ورنہ ترک کرنا چاہئے۔ قاضی خان نے مسائل کیلئے قراءۃ میں لکھا ہے۔ وَجَلَّ يَفْزَعُ الْقُرْآنَ وَبِخَبْرِهِ وَجَلَّ يَحْتَسِبُ الْبَيْفَةُ لَا يُنْجِيَنَّ أَنْ يَسْتَمِيعَ كَانَ الْإِقْمَ عَلَى الْقَارِءِ لِأَنَّهُ قَرَأَ فِي مُوَضِّعٍ يَشْغَلُ النَّاسُ بِأَعْيَانِهِمْ وَلَا شَيْءَ عَلَى الْكُتُبِ (ایک آدمی قرآن پڑھتا ہے اور اس کے پہلو میں کوئی شخص فقہ (مسائل) لکھ رہا ہے اور اس کو استماع قرآن ممکن نہیں، تو اس کا گناہ پڑھنے والا پر ہے، کیونکہ یہ ایسی جگہ تلاوت کر رہا ہے، جہاں لوگ اپنے کاموں میں مصروف ہیں اور لکھنے والے پر کوئی گناہ نہیں) فتاویٰ قاضی خان ج ۱ ص ۸۷، مطبوعہ نو لکھنؤ۔ احقر کی رائے یہی ہے یہ فتاویٰ معتبرات میں سے ہے۔ باقی حضرت قحطونی کی عبارت اس وقت سامنے نہیں۔ واللہ اعلم۔ باقی دعاء و فلاح دارین کرتا ہوں۔

عس الحق افغانی

عفا اللہ عنہ

مکتوب (۷۴)

صورت اور روح اعتکاف

۲۳ رمضان المبارک ۱۴۸۵ھ

محترم قاضی صاحب زید عرقتہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! حسن خاتر توفیق طاعت کی دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اعتکاف کو قبول فرماویں اور روح اعتکاف سے آپ کے قلب کو منور کرے۔ اعتکاف کی صورت طلق سے انقطاع اور خالق سے ارتباط ہے۔ صرف ظاہر اور بدن ہو تو صورت اعتکاف ہے اور اگر قلب بھی تعلق خالق سے معزور اور تصور طلق سے نفور ہو تو روح اعتکاف بھی موجود ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نور اور وَفِیْهِ الْبَلَاءُ تَنْبِیْہاً سے آپ کو فیضیاب کریں۔ میرے حق میں بھی حسن خاتمہ صحت بدن توفیق خدمت دین کی دعا کریں۔ سب برخورداران کو سلام و دعا عرض کریں۔

نوٹ: طلب دعا لازم مقام فناء و مصداق و یخافون عذابہ و قلیل ماہم

ع غفر لہ والوالدیہ

مکتوب (۷۵)

تنسیخ عالمی قوانین سے اقتدار کی موت نہیں بلکہ مقبولیت ہے

۳ ربیع الثانی ۱۴۸۵ھ

محترم القدر قاضی صاحب سدرہ

بعد از سلام مسنون آنکہ مولوی محمد اکرم صاحب کو مفصل خط لکھ چکا ہوں۔ اس

کے خط میں واقعی معذرت تحریر ہے۔ جیسے علماء اسلام کی مجاہدانہ مساعی امید ہے کہ بار آور ہوں گے، لیکن اس سے دل کڑھتا ہے کہ دیگر جماعتوں کی مجموعی قوت جیسے کی تھا قوت کے برابر نہیں۔ موجودہ بحران نے عوامی اقتدار کو حلیت نزع میں چلا کیا، جس کی وجہ سے ان قوانین کی تنسیخ کر دی گئی، جو حکومت کے اقتدار پر ضرب لگانی والی تھی یا حکومت اس کو اپنی موت بجھتی تھی۔ لیکن حقیقی مقاصد میں سے تنسیخ عالمی قوانین کی نوبت اب تک نہیں آئی، جس کا اعلان حکومت کے لئے سہل ترین ہے کہ اس میں اقتدار کی موت نہیں، بلکہ مقبولیت ہے۔ اس فرق کی وجہ معلوم نہ ہو سکی کہ غیر اسلامی پارٹیاں تو حصول مقاصد میں گول میز کانفرنس کے انعقاد سے قبل کامیاب ہوئی اور ہمارا معمولی عوامی مطالبہ اب تک ذکر میں بھی نہیں آیا۔

نقطہ والسلام والدہ عا۔

شخص الحق افغانی

بہادر پور

نوٹ : آہ کہ اہل سیاست مدعیان اسلام کے تسامی پر حضرت قدس سرہ کی حسرت میں آج ۳۷ سال کے طویل عرصہ میں روز افزوں اضافہ ہی ہو رہا ہوگا۔ اور نظام اسلام اپنی اس ہسپاتی پر انتہائی حسرت سے بے زبان حال کھد رہا ہوگا۔۔۔۔۔

ع روئے والا بھی میرے حال پہ کوئی نہ ہا

حضرت سے اللہ تعالیٰ نے اس میں جو خدمت لی اسے کوالا پور کانفرنس ۱۹۶۶ء جولائی کے مکتوب میں پڑھئے۔ (ان مکتوب الیہ)

مکتوب (۷۶)

کتاب ”سوشلزم اور اسلام“ مفصل اور جامع ہے

۱۳ مارچ ۱۹۶۸ء

محترم قاضی صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! خط ملا خطے میں گذرا کیونزوم اور اسلام کا عربی اور انگریزی نسخہ اب تک کراچی سے شائع نہیں ہوا۔ البتہ سرمایہ داری اشتراکیت اور اسلامی معاشی نظام کے موازنہ کے تحت سوشلزم اور اسلام کے نام پر آٹھ دس دن میں میری کتاب بہادر پور سے شائع ہو رہی ہے جو کیونزوم اور اسلام سے زیادہ مفصل اور جامع ہے اور لاہور سے عنقریب علوم القرآن شائع ہونے والا ہے۔

(۲) دودن قبل اسلام آباد سے تار آیا۔ تار حلقہ وزارت خارجہ کے ڈائریکٹر کی طرف سے تھا کہ موجودہ صدر مملکت نے اسلامی کانفرنس کو کالا پور لٹیشیا میں جانے کے لئے آپ کو منتخب کیا ہے، پھر مفصل خط بھی آیا۔ میں ۱۰ مارچ ملتان کے ہوائی اڈے سے کراچی اور کراچی سے ڈھاکہ، ڈھاکہ سے کالا پور جاؤں گا۔ ۲۱ مارچ سے ۲۷ مارچ تک کانفرنس ہوگی۔ غالباً مارچ کے آخر میں واپسی ہوگی۔ بغافیت واپسی اور دینی مقصد میں کامیابی کے لئے مشغول دعا رہیں۔

شخص الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہادر پور

نوٹ : حضور اکرم ﷺ نے عمرہ کو جانے والے حضرت عمر کو فرمایا تھا یا عجمی لا تنسائی فی ذلک وابتک او کما قال کا مکمل اجازت ہے۔

مکتوب (۷۷)

کوالا لپور کانفرنس

۱۵ جولائی ۱۹۶۹ء

جامع الفضائل والفاضل زیدت معارفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! اخلاص جمد نے سرور کیا۔ میں ڈاکٹر کے زیر علاج ہوں۔
ڈیپٹیس کا دورہ ہے۔ اب قدر افاقہ ہے۔ احباب کی دعا کا محتاج ہوں۔ کوالا لپور کانفرنس
کے متعلق بہت غیر واقعی باتیں اشاعت میں آئی ہیں۔ اس کانفرنس میں تیس (۳۲)
اسلامی حکومتوں کے نمائندے شامل تھے، جن میں مندوین پاکستان بھی تھے، جو کل چھ افراد
تھے۔ ایجنڈا میں کل گیارہ موضوعات پر بحث تھی۔ مجموعی تعداد ایک سو تھی۔ گیارہ موضوعات
کو سو افراد پر تقسیم کرنا تھا۔ میرے حصے میں گیارہ موضوعات میں سے دو آئے تھے۔

شیخ افغانیؒ کی تجویز سے سب نے اتفاق کیا :

(۱) ایک غید اور رمضان کے ثبوت کا ہمارا علم نیست پر ہے یا رویت ہلال پر عرب
نمائندگان کی اکثریت شق اول کی حای تھی اور کافی دلائل ریاضی انہوں نے قلمبند کر کے
لائے تھے۔ اس موضوع پر قرآنی، حدیثی، عقلی اور فلسفی تہذیبی دلائل پر زبانی طور عربی زبان
میں تقریر کی متحدہ عرب جمہوریہ کے وزیر صمد جلیل تھے۔ دلائل کے سننے کے بعد اس نے کہا
کہ تمام مندوین یا شیخ افغانی کے معقول دلائل کو تسلیم کر لیں یا ان کا جواب دیں۔ میں شیخ
افغانی کے ساتھ ان دلائل کی وجہ سے متفق ہوں تمام مندوین مجھ سے بلا استثناء متفق ہوئے
اور تجویز بالا اتفاق منظور ہوئی۔

چار نکاح کی اجازت کا اثبات :

(۲) دوم مضمون بصورت عدل بین الازواج چار نکاح کی اجازت کا اثبات میرے
ذمے تھا۔ مندوین کی اکثریت مغربی اثرات کی وجہ سے اس کے خلاف تھی۔ میری تقریر
جب ہوئی تو سب نے میری تجویز کو بالا اتفاق پاس کیا، حالانکہ بہت سے اسلامی حکموں میں
تعدد کی قانونی بندش تھی۔ عرب مندوین پہلے خیریں تیار کر کے لائے تھے اور صرف میں
نے زبانی بلا تیار عربی زبان میں یاد سے تقریر کی۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ عرب مندوین نے
اجازت حدیث کی سند بھی لی اور بعضوں نے بیعت کی درخواست کی۔

خاندانی منصوبہ بندی پر بحث :

(۳) باقی عالمی قوانین ایجنڈا سے خارج تھے۔ ان پر قطعاً بحث نہیں ہوئی، البتہ منصوبہ
بندی پر بحث ہوئی۔ جو دیگر مندوین سے متعلق تھی، میں نے اس موضوع پر فردا فردا ہر ایک
سے گفتگو کی تھی۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ یہ تجویز پاس نہ ہو سکی، بلکہ یہ فیصلہ ہوا کہ اس معاملہ کو ہر
ملک کے علماء کے صوابدید اور حالات پر چھوڑا جائے۔

نقل العین والقلب من المیت الجدید المریض :

(۴) نَقَلَ الْعَيْنَ وَالْقَلْبَ مِنَ الْمَيِّتِ الْجَدِيدِ إِلَى الْمَرِيضِ (تازہ میت سے
آنکھ اور دل کسی مریض کو منتقل کرے) پر بحث، دیگر مندوین نے کی۔ میرا یہ موضوع نہ
تھا۔ سب کا رجحان جواز کی طرف تھا۔ میری رائے عدم جواز کی تھی۔ میں نے جب ممبران
سے گفتگو کی تو میرے کہنے کے اثر سے تین شرکا کے ساتھ جواز کو مشروط کیا گیا۔ (۱) کہ نقل
کے بغیر متبادل دوا، ماہرین کی رائے میں مفقود ہو۔ (۲) اور شہیت طیب خاطر سے نقل کی

دل پر تار کا اثر ہے۔ صحت کی خبر کے لئے پریشان ہوں۔ فقط والد عا

شخص الحق افغانی

بہادر

ف۔ والدہ ماجدہ رحمہا اللہ تعالیٰ کا انتقال ہی ہو گیا تھا۔ جس کا القائی آیت سے حضرت نے اشارہ سمجھا تھا اور دل پر تار کا اثر کے الفاظ سے اشارہ فرمادیا تھا اور قبل از حادثہ مہر کی تلقین فرمادی۔ **لَلّٰہِ ذَرُّہٗ مِنْ خَبْرِ مُشْفِقٍ نَبِیُّہٗ**۔

کتوب (۷۹)

والدہ مرحومہ کی وفات پر تعزیتی مکتوب

۷ ارشوال ۱۳۸۹ھ

محیی امی فی اللہ مولانا قاضی عبدالکریم صاحب رزقکم اللہ السکینۃ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! خط پہنچا۔ آپ کی والدہ ماجدہ رزقہا اللہ ذریعۃ عالیہ
کی وفات سے آگاہی ہوئی۔ ایسی موت درحقیقت رحم بصورت مصیبت ہے تاہم تعزیتی
ایک شعر پر اکتفا کرتا ہوں، جو ایک شاعر نے حضرت عباسؓ کی وفات پر عبداللہ بن عباسؓ
کو ارسال کیا تھا۔

خَيْرٌ مِنَ الْعَبَّاسِ اَجْرُكَ نَعْدَةُ

وَاللّٰهُ خَيْرٌ مِنْكَ لِلْعَبَّاسِ

ترجمہ : عباس (کے وجود سے) اس کا اجر تیرے لئے بہتر (بہت زیادہ) ہے اور عباس
کے لئے اللہ کا قرب (برزخ میں) تیرے ساتھ رہنے سے زیادہ باعث فرحت۔

اجازت دیں۔ (۳) نقل میں توافق دین ہوگا کہ قلب مومن کو اور مومن کا قلب کا فز کو منتقل
نہ کیا جائے۔ (نوٹ: الحمد للہ، الحق یعلو ولا یعلیٰ، حق غالب رہتا ہے، مغلوب
نہیں، یعنی فی الدلیل والبرہان دائما، بشرطہ الحق حق میں اغلاص ہو۔

(از مکتوب الیہ)

یہ غلام ہے تفصیلی کاغذات کا بزل سنگاپور سے بذریعہ بحری جہاز ابھی تک نہیں
پہنچا۔ حقیقت یہ ہے کہ علمی طور پر سب ممبران موثر مرحوب اور متاثر ہوئے، جس میں اپنا
کوئی کمال نہ تھا، من آن کم من دائم مجلس فضل ربی اور اپنے بزرگوں کی توجہات اور آپ
جیسے احباب کی مخلصانہ دعائیں تھیں۔ توفیق تہجد کی دعا کرتا ہوں۔ آپ تہجد یہ ہمت کریں اور
اللہ کی توفیق شامل حال رہے۔ میں ۲۷ اگست تک گھر ہوں گا۔ قابل سوز نہیں۔

احقر شخص الحق افغانی / رنگرز کی ضلع پشاور

کتوب (۷۸)

متوسلین کے لئے دعاؤں کا اہتمام

۱۰ ارشوال ۱۳۸۹ھ

محترم القام جناب قاضی صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! آپ کا تاردار پارو دعا وصحت والدہ کے متعلق پہنچا۔ دعا کی
گئی قلب پر اس آیت کا الفاہوا اللّٰہین ضیروا البغاء وجہو زہمہم دعا عافیت کرتا
ہوں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ مریشہ کو شفاء عافیل عافیت تامہ نصیب فرمادیں۔ **اللّٰہُمَّ اشْفِیْہَا
شِفَاءً لَا یُعَادِرُ شَفَاً**۔

جدائی پر میری ادا دکر)

جمع اقارب و متعلقین کی خدمت میں تعزیت نامہ ہذا عرض ہو۔

الكليب (فيلسوف)

شمس الحق افتخانی عفا اللہ عنہ

جامعہ اسلامیہ بہاول پور

مکتوب (A*)

شغل لطائف برکت کی چیز ہے طالب

علم کو بھی اذکار کی کچھ چاشنی رہے

٢٣ نذ والقعد ٨٩ هـ

محترم القام قاضی مولانا غیدالکریم صاحب دامت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! اخلاص نامہ موجب سرور ہوا۔ والدین کی رضا مندی اور آخری خدمت کی توفیق فیصل عظیم ہے۔ دل آپ کی طرف متوجہ ہے رو یا مبشرات میں سے ہیں اور احقر تاجیز کی توجہ پر دل ہے۔ شغل الطائف برکت کی چیز ہے۔ اس کے ساتھ مراقبہ وحید شہودی موجب تسکین قلب اور سب از دیا ایمان و یقین ہے آپ کے فرزند ارجمند کا خط آیا تھا جواب دیا ہے۔ اس احقر کو اس سے بھی تعلق ہے اللہ اس کو صحیح خلف بنادیں کہ آپ کے گمراہ میں دین کی یہ روشنی دیر پار ہے۔ چونکہ طالب العلم ہے اس لئے زیادہ اشغال واذکار کی طرف میں اس کو متوجہ کرنا نہیں چاہتا۔ البتہ کچھ جانشن رہے تاکہ علم میں جان پیدا واور بقول حضرت رومیؒ

وَنُحَوِّثُ الْمُنْعِمَ يُخَبِّرُ بَابُ لَاقٍ
وَيَلْخِزْنَ بِالْقَلْبِ الْجِصْمُ
(آنسوؤں کا سندرہ دھامیں مارنا تاہ جاری ہے اور صبر کا دہرہ "چودھویں کا پورا چاند"
گرہن میں آگیا اور دل پر اثر از آن (غموں) کا اجتماع ہے۔ صبر کو آواز دے رہے آہ آہ اس

رضاء حق نصیب ہو۔" وَ اللّٰهُ مَعَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ " عزیزان کو بھی دعا کرتا ہوں اور
موجودہ کو بھی، عمر اخیر ہے مختلف امراض کا هجوم ہے۔ خاتمہ کی فکر ہے دعا صحت و حسن خاتمہ
فرمایا کریں۔

احقر شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

جامعہ اسلامیہ بہاول پور

نوٹ : غلبہ خوب خداوندی کی علامت ہے۔

مکتوب (۸۲)

جامعہ اسلامیہ بہاول پور میں ملازمت کا آخری سال
۲۳ ستمبر ۱۹۶۷ء

محترم القام جباب قاضی صاحب زیدت معارفکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ !

کرامت نامہ ملا، خوشی ہوئی۔ میں ۹ ستمبر بہاول پور آیا ہوں۔ یہ آخری سال
ہے۔ ۳۰ جون تک ان شاء اللہ تعالیٰ رہوں گا، پھر ملازمت ختم کر دوں گا۔ اب بھی مجبور
کر کے آنا پڑا۔ دعا و ترقیات کرتا ہوں۔ آپ اور آپ کے کل عزیزوں کے لئے قنصل
سب مرض میں گزری اب بھی ہسپتال کے ڈاکٹر کے زیر علاج ہوں۔ دعا و صحت کریں مرض
میں امتی (۸۰) فی صدفاق ہے۔ سب احباب کو سلام۔

شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاول پور

بخ جملہ علما میں اس است و اس
تاہدانی من کیم در یوم دین
(سارے علوم کی بنیاد یہی ہے کہ تو یہ جان لے کہ میں روز قیامت کو نے
(لوگوں) میں ہوں گا)
اَللّٰهُمَّ اَلْخَفِیْضَہَا وَ اَرْخَفْہَا وَ اَرْخَفْہَا وَ اَرْخَفْہَا وَ اَرْخَفْہَا وَ اَرْخَفْہَا وَ اَرْخَفْہَا وَ اَرْخَفْہَا
عَلِیْہَا وَ عَلٰی اَوْلَادِہَا۔

احقر شمس الحق افغانی / بہاول پور

مکتوب (۸۱)

مولانا مفتی محمود سے مشاورت پر اظہار اطمینان و مسرت
۲۹ روزوالہ ۱۹۶۹ء

محترم عزیزم قاضی صاحب روز قیامت جلد الحق جل مجدہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ !

نہ دوری دلیل صوری بود
کہ بسیار دوری ضروری بود

(محبوب) سے دور رہنا اس سے صبر کر لینے کی دلیل نہیں کہ بہت دفعہ اس سے دور
رہنا مجبوری سے ہوتا ہے)

جو حال ہے میری نظر میں محمود ہے۔ شعور سے ہو یا نہ ہو۔ کل جناب مفتی محمود
صاحب جامعہ تشریف لائے تھے۔ ملاقات سے تسلی بخش معلومات ہوئے۔ احقر نے بھی
مناسب مشورے دیے۔ آپ حضرات کی مسامی اللہ تعالیٰ کامیاب فرمادیں اور قبولیت اور

مکتوب (۸۳)

شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاول پور

مکتوب (۸۴)

۲۵/عمر ۱۳۹۰ھ

مولانا خیر محمد جالندھریؒ، تمام طبقتوں کیلئے نقطۂ اتصال تھے

۲۵ رمضان المبارک ۱۳۹۰ھ

مخلصكم في الله زيدت معارفكم

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ ! جواب میں تاخیر ہوئی کہ بچی کو خسروہ کی بیماری تھی۔ اب
الحاق ہے۔ حضرت مولانا خیر محمد صاحب نور اللہ مرتدہؒ نے ہمارے غویوں کے مالک تھے اور اپنی
شجاعت کے تمام ثبوتوں کے لئے نقطہ اتصال تھے۔ آپ کا جنازہ تاریخی اور شاندار تھا۔
آپ کے اشارہ احسن نطن زعفران کے لئے فانی نیک ہے، بلکہ لٹاؤ رعبہ نجات اخروی
بھی ہے۔ اَللّٰھُمَّ شَهِدْ اَنَّ اَبی الْاَظْرَیْ مِیْرَے لَے اور مولانا مرحوم کے لئے اور
رقیقت کو جو کہ بھروسہ صرف الہی تصرف تھا، ورنہ عالم اسباب کی خاموشی میں پرستاران
جاہ نے کی نہیں کی تھی لیکن میں بہادور تھا کہ تقدیر تدبیر پر غالب آئی۔ بطور حقت باسعادت
بہا مزاج فطرت یہ ہے کہ کسی جلسہ میں تقریر کرنے کی نسبت تقریر نہ کرنے اور کسی جنازہ میں
نام نہ جانے سے مقتدی بن جانے کو ترجیح دیتا ہوں اور قلباً پسند کرتا ہوں اور خواہش
العجب مشاہیر کو تو ریا دار و شرک اصغر سمجھتا ہوں اور ایسے آدمی کا امام بن جانا صحت و کمال
سلوۃ جنازہ میں نقل سمجھتا ہوں۔ ” وَ قُلْ لِّیْ خُذُوْا نَفْسَیْ مِنْ هٰذَا الزَّیْنٰءِ “ دل سے

عروج کے بعد زوال بڑا سناٹا ہے

نصرت الہی کیلئے ولایت شرط ہے

عزیزم محترم قاضی صاحب وفقکم اللہ

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ ! اخلاص نامہ مفہم احوال ہوا۔ ملاقات قرآن و قیام الصلے کے انوار سے عروجی پر شہید یا سب ہوا۔ دعا و محکم و استقامت کرتا ہوں۔ لیکن عروج کے بعد نزول بڑا سانحہ ہے۔ دنیا کا نقصان معزز نہیں بلکہ اکثر اوقات میں تشبیہ بالانبیاء علیہم السلام کی وجہ سے موجب ترقی و درجات ہیں، لیکن دین کی ایک سنت کا چھوٹ جانا یقیناً خسران ہے، جس کا تذکرہ مرنے کے بعد ممکن نہیں۔ فوائد بینہ میں محمد بن عباد و عالم کے احوال میں مذکور ہے کہ ان کی والدہ فوت ہوئی تو تعزیت کی گئی۔

ایک بار جماعت چھوٹ گئی تو سخت غموم ہوئے اور احباب سے شکوہ کیا کہ والدہ کی موت سے بلا کہ معصیت مجھ کو کوش آئی اور تم نے تقریر نہ کی۔ انہوں نے پوچھا وہ کیا کہا جماعت یا پھر اولیٰ چھوٹ گئی۔ بہر حال موت قریب ہے، کرنا کاتین شہر کتابت ہیں۔ حضور علیہ السلام کس سے پناہ مانگتے، ہے ہیں۔ "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ الْکُفْلِ" جو وہیہ کہ ساتھ ہدایت الہی کا وعدہ ہے، وَالْبَلِیْنِ جَاهِلُوْنَا فِیْنَا لَنَهْبِیْنِہُمْ نُسْلِنَا اَنْتَ مُوَلَانَا فَانْصُرْنَا کہتے قاضی ثناء اللہ لکھتے ہیں کہ کنا بقولِ دلیل ہے کہ مولا جو ولایت سے مانگو ہے نصرت الہی کے لئے ولایت شرط ہے جب اللہ کا قرب ہوگا تو

آپ کے مدرسہ دانشگاہ مدرسہ آپ کی اولاد اور عزیزان کے لئے دعا کرتا ہوں اور خود طلبکار دعا ہوں۔ آپ کے اشعار کو یادداشت میں رکھ دیا جامدہ کی ۱۸ نومبر سے ۲۷ دسمبر تک تعطیل ہے۔

شس الحق اتفاقی عفا اللہ عنہ
بہاول پور

مکتوب (۸۵)

ممبران قومی اسمبلی کے ایمان کا امتحان

۲۵ مزدیہ ۱۳۹۰ھ

مخلص محترم قاضی صاحب زید محمد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! اخلاص نامہ نے سرور کیا۔ پابندی چہد وغیرہ سے خوشی ہوئی آپ سے دل غائب نہیں۔ تکمیل آئین اسلامی کی تکمیل کے سلسلے میں جناب مفتی محمود صاحب کے جانے پر لاہور میں چھ دن اور کسی قدر رات بھی کام کر کے معاملہ مکمل کر دیا۔ اب منظوری آئین کا مرحلہ باقی ہے جو تحت الشیعت ہے میں بھی دعا کرتا ہوں اور تم بھی دعا کرو، اگرچہ حالات نامساعد ہیں لیکن ممبران قومی اسمبلی کے ایمان کا امتحان کا موقع ہے کہ وہ وعدہ پورا کرتے ہیں یا نہیں۔ برخوردار کا داخلہ قاسم اعلوم موزون ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے علم و عمل میں برکت عطا فرماویں۔ فقط والدہ عا۔

شس الحق اتفاقی / بہاول پور

نوٹ : برخوردار سے مراد مولوی حافظ عبدالحلیم سلمہ ہے۔ دورہ حدیث شریف سے دارالعلوم حجازہ اکوڑہ خٹک سے فراغت کے بعد فنون کے مزید کتب کے لئے قاسم اعلوم

مکان داخلہ لیا تھا۔ حضرت کی دعا اللہ تعالیٰ ان کے حق میں قبول فرماویں۔ آمین۔

مکتوب (۸۶)

تلاوت خالق کائنات سے حکماء ہم کلامی

وحاضری دربار الہی کی عظیم نعمت ہے

۲۵ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ

محترم قاضی صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ !

دو ہفتہ کے بعد باری احباب کی دعا اور اللہ کے فضل سے دور ہوئی۔ اب صرف ضعف باقی ہے جو بتدریج کم ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو سب کھارہ و نوب بنائے اور نعمت عافیت سے نوازے۔ چہد کی توفیق سے سرسرت اور کوتاہی تلاوت قرآن سے حسرت ہوئی۔ تلاوت خالق کائنات سے حکماء ہم کلامی وحاضری دربار الہی کی عظیم نعمت ہے اور ترمایا تصور شان عبدیت میں نقص کی دلیل ہے۔ مولانا طاہفت الرحمن کو مولوی عبدالحلیم سے کوئی ناراضگی نہیں۔ اس وقت میرے سامنے ہیں اس کے کہنے سے لکھ رہا ہوں۔ فقط والدہ عا۔ مولانا طاہفت الرحمن سلام کہتے ہیں۔

شس الحق اتفاقی

جامدہ اسلامیہ بہاول پور

مکتوب (۸۷)

دورانِ امراضِ دل مطمئن تھا کہ
یہ کفارہ ذنوب کا سامان ہیں

۵ ربیع الثانی ۱۳۹۱ھ

برادرِ محترم قاضی مولانا عبدالکریم صاحبِ زیدت معارفِ

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ ! آپ کا عیادت نامہ بظہلِ جوانی تارِ پہنچا۔ ۵ مئی سے ۱۳ مار
مئی تک بیماری تھی۔ جس کے متعلق میں نے گھر بھی خط نہیں لکھا اور اشاعت بھی بند کر دی
تھی کہ احباب واعزہ و پریشان نہ ہوں۔ ۱۵ مئی کو یکدم سب امراض دور ہوئے۔ متعدد واکٹر
اور حکیم جو مصروفِ علاج تھے۔ ان کا بیان ہے کہ اس طرح فوری اعادۂ صحت صرف دعاؤں
کا نتیجہ تھا۔ امراضِ حب ذیل تھے۔

(۱) بچگی جو اس عمر میں خطرناک ہے۔ (۲) شدید بخار۔ (۳) پیٹ کا درد۔ (۴)
قبض شدید۔ (۵) سقویٰ اشتہاء طعام اور ذیابیطس تو پہلے سے ہے۔ میرا دل دورانِ مرض
میں مطمئن تھا کہ یہ امراض کفارہ ذنوب کا سامان ہیں۔ ان شاء اللہ انجام بخیر ہوگا اور ایسا
ہی ہوا۔ اُمید ہے کہ تکفیر کی نعمت سے بھی اللہ نے نوازا ہوگا۔ پھر کئی احباب نے بذریعہ
جوانی تار اور خطوطِ عیادت کی اور دین پور شریف خانپور وغیرہ مواضع سے
عیادت کنندگان بھی آئے۔ آپ اور آپ کی اولاد و اخوان کے لئے حسنِ عاقبت کی دعا کرتا
ہوں۔

دعا گو دو عالم جس الحق الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

مکتوب (۸۸)

دعا اور بزرگوں کے دو حکیمانہ نسخے برائے دفعِ بواسیر

۱۱ جمادی الثانی ۱۳۹۱ھ

عزیزِ مہلہ اللہ

بعد از سلامِ مسنون و دعا و صحت آنک میں نے آپ کے خط کا فوری جواب لکھا
تھا۔ یہاں ڈاک بند ہو چکی تھی۔ چار سہہ میں ڈالنے کے لئے ایک ڈرائیور کو دیا نہ معلوم
کیوں نہ پہنچا۔ مرض سے خاصی تشویش ہوئی۔ دعا بھی کرتا ہوں۔ اور بزرگوں کے دو مجرب
نسخے ارسال کرتا ہوں۔ اُمید ہے کہ اس سے فائدہ ہوگا اور آپ پریشانی کی ضرورت نہ ہوگی۔
جس میں خدشات ہیں۔

(۱) مغزِ قحیم۔ مغزِ قحیم بکائن اریٹھے کا چھلکا ہر چیز ایک ایک تولہ رسوت ۵ تولہ ان سب
کومولی کے بیس تولے پانی میں کھل کر کے جب پانی جذب ہو جائے تو حبِ خُودی بنا کر
صبح شام نہار و روز دو کو لیاں استعمال کریں۔

(۲) یا کوڑیاں جن پر سرخ کثیر ہو، ایک چھٹانک لے کر گوڑہ بھیکواریسیر زیرِ بالادیکر
کوٹلی میں رکھ کر بھلِ حکت کرے۔ جب خشک ہو جائے تو پانچدہ کئی یا اوپوں کی ایکٹن
مختوط ہوا آگ دیں کشتہ ہو جائے گا۔ صبح ایک رتی کھن کے ساتھ استعمال کریں۔ ان شاء
اللہ سات دن میں آرام ہو جائے گا۔

دعا گو

مجلس الحق افغانی عقلا اللہ عنہ

مکتوب (۸۹)

دفع مرض اور عقدہ علمی کے حل کے وظائف

۲۸ ربیع الثانی ۱۳۹۱ھ

عراق مآب قاضی عبدالکریم صاحب زید وجمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! میں بھرا اللہ اللہ کے فضل اور آپ جیسے اخوان و احباب کی دعاؤں سے تندرست ہوں۔ ۳۰ جون سے تعطیل عام کی وجہ سے مع اہل عیال گھر چاؤں گا۔ گرمی کی وجہ سے کچھ پھوڑے لٹکے ہیں۔ مرہم اور دوا کر رہا ہوں اللہ کے فضل سے درست ہو گئے ہیں، لیکن گرمی کی وجہ سے باہر نکلنے کے قابل نہیں۔ ذیابیطس کی وجہ سے چشم ناقابل برداشت ہے اور پھوڑے پھر بہت دنوں میں ٹھیک نہیں ہوتے۔

(۲) ۶۲ کی تنخواہ والا خواب آپ عمر بمحلول نہ کریں۔ عدد کا کبھی کننا یہ..... عن الفلۃ او الکثرة..... بھی ہوتا محسوس ہے۔ آپ کی تنخواہ سو یا زیادہ ہو، لیکن اس دور کے مشاہرات کے اعتبار سے ۶۲ یا اس سے بھی کم سمجھو نظر پر کام و لیاقت اور اگر ضرور آپ عدد ہی مراد لیتے ہیں تو مشاہرہ نہ رہیں کا ہوتا ہے تو اس پر آپ محمول کیوں نہیں کرتے کہ آپ کا زمانہ تدریس تعلیم ۶۲ سال ہے، کیونکہ یہی وقت مشاہرہ کا وقت ہے اس سے قبل کا وقت بلا مشاہرہ ہے اور خواب میں تو وہ تخیل اس قدر پیچیدہ رکھتی ہے یا تعبیر میں پیچیدہ ہو سکتی ہے۔ بہر حال میں مطمئن ہوں کہ عمر کی طرف اشارہ نہیں۔ میں درازی عمر کی دعا کرتا ہوں اور توفیق خلاوت قرآن کی بھی۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ مدرسہ کی تعلیمی امداد فرمادیں۔ عقدہ علمی کے حل کے لئے سورۃ الم نشرح خارج صلوٰۃ ۴۱ بار معمول ہے اور موثر ہے احقر نے کامیابی امتحان کے لئے جس کو تھلایا فائدہ ہوا اور دفع مرض کے لئے "زَبَّ اَتَنِ مَسْنِي الْمَضْرُ وَاَنْتَ اَزَحْمُ

الزُّا جِئِیْنِ ۱۴ ۳۱ بار یہ تصور مقصد موثر ہے۔ اول علاج مرض چھل اور دوم علاج مرض بدن سب احباب کو سلام۔

شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاول پور

مکتوب (۹۰)

اوقات خاصہ میں دعاؤں کا اہتمام

۲۳ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ

محترم القدر و جاب قاضی عبدالکریم صاحب زید و معارفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! خط پہنچا، مولوی عرض محمد صاحب کی وفات سے بڑا صدمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ مغفرت نصیب فرمائے۔ خدا کرے کہ اس کا دلرہ قائم رہے۔

(۲) اوقات خاصہ میں دعا کرتا ہوں۔ خاص کر ۲۱ رمضان المبارک کی شب کو جس میں اس سال آثار الیہ اللہ متوقع تھے۔ اللہ تعالیٰ سے آپ کی صحت ظاہری اور ترکیہ باطنی کے لئے دعا کرتا ہوں۔ عمر پر کیا بھروسہ نہ معلوم موت آئے، ہمیں ہر وقت تیار رہنا چاہئے اور زوال تقویٰ کرتا چاہئے۔ برخوردار دام مولوی عبدالعلیم و دیگر برخورداران کے حسن خاتمہ اور استقامت و صلاح کی دعا کرتا ہوں۔ ۱۰ نومبر سے ۲۶ نومبر تک بہاولپور میں مکان میں رہوں گا جامعہ جانا نہیں۔

شمس الحق افغانی، نازل کاؤن بنی

جامعہ اسلامیہ بہاول پور

مکتوب الیہ کی وصیت :

نوٹ :- اختر نے ۵/۱۳۵۶ھ میں خیر المدارس جالندھر میں منکوثہ شریف خیر الاسلام تہذہ حضرت مولانا خیر محمد صاحب سے پڑھی ہے۔ واللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضرت الاستاد کی برکت سے بارہا اس کے پڑھانے کا موقع نصیب ہوا۔ اس سلسلہ میں مختلف ابواب پر بالخصوص کتاب الایمان پر کچھ نوٹس خیر تعلیقات کے نام سے لکھتا رہا۔ اس وقت وہ بالکل مشقت اور پر اگندہ اوراق میں رف کی صورت میں پڑے ہوئے ہیں۔ زندگی کا اعتبار نہیں۔ انہیں بغیر خصوصی ترتیب اور گہرے مطالعہ سے نظر ثانی کے ہرگز شائع نہ کیا جائے۔ عہد الکریم غفرلہ ولولہ یہ

مکتوب (۹۲)

حضرت کشمیریؒ کی درس کتاب و سنت سے دلچسپی

۱۳۹۲ھ

محترم جناب قاضی عبدالکریم صاحب زیدت عوارفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! میں نجد اہل ۲۱/۱۲ پرل سے تدریس ہوا ہوں۔ سالانہ امتحان فقہ رب شرع ہے۔ آخر جون میں تعلیمات دو ماہہ ہوں گی۔ استفادہ سے چکا ہوں۔ ۱۲ دسمبر ۱۳۹۲ء کو منظور ہوگا۔ ملازمت کے ترک کا فیصلہ کر چکا ہوں۔ لیکن ضعف اس قدر ہے کہ کسی سفر کا قائل نہیں اور ڈاکٹروں نے بھی ممانعت کی ہے۔ رویا صالحہ آپ کے بیانات ہیں۔ عرفان اور صحیح سیاست نصیب ہونے اور حضرت علامہ کشمیریؒ سے آپ کے علمی ریل کا نشان ہے۔ پروگرام دلچسپی کی دلیل ہے کہ حضرت کو جمعہ اور درس کتاب و سنت

مکتوب (۹۱)

تشکیل و تکمیل آئین کی مساعی

۱۳۹۲ھ

محترم المقام قاضی صاحب زید فضلہ

بعد از سلام مستنون و دعائے ترقیات آنکھ آنکھیں کئی جمعہ علماء اسلام نے مجھے بحیثیت رکن کئی پشاور میں بلایا، لیکن اسی دن بچی کو ہسپتال میں پہنچانا تھا۔ جناب مفتی محمود صاحب کو میں نے ٹیلیفون پر حال بتایا، اس نے کہا کہ دوسرا اجتماع لاہور میں ہوگا، چنانچہ میں لاہور کے اجتماع میں ۲۵ جنوری سے ۲۹ جنوری تک شریک رہا اور دن رات کام کیا۔ آئین اسلامی کو تکمیل کی شکل دیدی۔ پشاور میں جو مختصر کاروائی ہوئی تھی، وہ بھی مجھے سنا دی۔ اس کی بھی توثیق کی گئی اور ۳۱ جنوری کو میرے کہنے پر مفتی صاحب نے تکمیل آئین کا اعلان بھی کیا۔ میں بہاد پور واپس آیا۔ اب تیار کردہ اسلامی آئین کا انگریزی ترجمہ کرانا ہے کہ وہ اجلاس ڈھاکہ میں ممبران قومی اسمبلی میں تقسیم ہو سکے۔ بہر حال علماء کے ذمہ جو کچھ تھا، وہ پورا ہوا۔ مفتی صاحب خود بھی بڑے کام کے آدمی ہیں اور دوسروں سے بھی کام لینا جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ کوشش کامیاب فرمادیں۔ برخوردار کو اگر شخص میں بھیجنا ہے تو مولانا یوسف کے مدرسہ کراچی میں بھیج دیں۔ میں نے ۱۴ دسمبر کو استغناء دیدیا ہے، لیکن منکوری کا فیصلہ نہیں ہوا۔ اگر درس کا خیال ہو تو مناسب جگہ تلاش کی جائے۔ خیر تعلیقات کی اشاعت بہتر ہے، لیکن ان میں اگر زوائد ضروری مضامین کا سر قاف سے اضافہ کیا جائے تو بہتر ہوگا۔ سب حضرات کو سلام دعا کرتا ہوں۔

نوٹ :- ۳۰ جون تک تو بہر حال ملازمت ہے۔

مخلص الحق افغانی

وَجَهَنكُ لِلَّذِينَ خَفِيفًا اس پر دل ہے۔ باقی اتصال صدر میں ڈٹے کا مانع ہوتا ہے۔ وہ قیاب خفیف کی علامت ہے، کیونکہ وہ مانع جزئی ہے کلی نہیں یہ کوتاہی یا احتیاط کی طرف سے ہے یا آپ کی طرف سے دونوں کو سمجھ ہے، دونوں کو توجہ اقادہ واستفادہ کی سعی تبلیغ کرتا چاہئے۔ سب متعلقین کے لئے دعا کرتا ہوں۔ بس ٹھہرانا دلیل تعلق وتوجہ ہے اور ڈٹے کا مانع ہوتا قلیل تعلق وتوجہ کی دلیل نہیں، بلکہ غفلت کی دلیل ہے۔ سب اعزاء احباب کو دعا مریموں کی صحت کی دعا کرتا ہوں۔

شخص الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاول پور

نوٹ : یہ کوتاہی یا احتیاط کی طرف سے ہے یا تیرے طرف سے۔ کیا حد ہے نہ تو نفس کی۔ اَعْلَى اللّٰهُ اَجْرُهُمْ وَ اَفَاوَهُمْ بِالْعَلٰی الْمَرْجَاتِ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ۔

کتوب (۹۳)

ضعف و امراض کے باوصف معمولات میں فرق نہیں آیا

۲۹ ربیع الثانی ۱۳۹۲ھ

محترم القام عزیز القدر و زکرم اللہ العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! درآئو اللیل میں پڑھا کریں۔ صحت و عافیت کی دعا کرتا ہوں۔ و قادر دین و علماء کی دعا کرتا ہوں۔ لیکن مراقبہ میں تا آمیدی معلوم ہوتی ہے۔ خدا کرے کہ ایسا نہ ہو۔ سنی مہر حال لازمی ہے۔ پشاور ہسپتال موزوں ہے۔ اللہ تعالیٰ علاج کامیاب کر دے۔ میرے ذیابیطس کا علاج جاری روز مرہ انجکشن اور دو گولی ڈیپھن استمال

اوش شخص افغانی

بہاولپور

کتوب (۹۳)

محفوظ اور معصوم میں فرق

۳ صفر ۱۳۹۲ھ

مرآۃ الخالص و مودت شرفکم اللہ ہاتوار المعرفة

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! نیت آں عزیز کاتب احوال ہوا۔ توفیق قیام اللیل و تلاوت قرآن سے خوشی ہوئی۔ مزید شوق و ذوق واستقامت کی دعا کرتا ہوں۔ باقی اخصاس بعضیان مع الناسف و الجبۃ فی الطاعة علامت محدود ہے۔ و اثر قبول و ایمان ہے۔ اَلْاِیْمَانُ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالْوَجَعِ انبیاء علیہم السلام معصوم ہیں۔ اولیاء و ائیین محفوظ ہیں فرق بین المعصومین و المحفوظین یہ ہے کہ معصومیت میں صدور معصیت میں استحالہ شرعیہ ہے، لیکن محفوظیت کی صورت میں استحالہ شرعیہ نہیں اور استحالہ عقلیہ دونوں جگہ نہیں۔ کبھی صفات جلالیہ کی تقلیدات سے محفوظین بلکہ معصومین کو بھی احساس عصیان ہو جاتا ہے اور ایسے مواقع میں وہ کثرت استفادہ کرتے ہیں، پھر بھی وَ اِنَّهٗ لَیْمَانٌ عَلٰی قَلْبِیْ کا احساس ہوتا ہے۔ باقی مقام صالحین صحبت اعتقاد کے بعد غلبہ حسنات علی الشبّات سے حاصل ہو جاتا ہے، جس میں استفادہ توجہ لازم ہے یا اُنہَا الْبَیِّنَاتُ اَمْنُوْا اِنَّمَا اِلٰی اللّٰهِ جَمِیْعًا لَعَلَّكُمْ تَفْلَحُوْنَ۔ رہا احتیاط کو خواب میں حالت مخصوصہ میں نہ کھنا، جس کا وہی کی تعمیل سے قتل ہے۔ یہاں وہی کی تعبیر توجہ تھی ہے۔ فہم

طلاج جاری ہے۔ کافی فائدہ ہے۔ ڈاکٹری بورڈ نے تقریر تصنیف پر پابندی لگائی ہے۔ میں نے سابق دوسالوں کی طرح اس سال بھی استغاثہ کی خواہش کی۔ حالانکہ عمر ۷۷ سال ہے۔ محکمہ اوقاف نے غالباً ۷۷ سال یا اس سے زائد عمر کی ملازمین کو ریٹائر اور سبکدوش کیا جس میں کالمی صاحب اور ہاشمی صاحب وغیرہ ریٹیری ہوئے حضرات بھی جس مؤخر الذکر خود لاہور گئے۔

لیکن میری توسیع کر دی گئی اور ان کے چاسٹر کا عہدہ یعنی رئیس الجامعہ کا عہدہ بھی سپرد کیا گیا۔ میں نے اس عہدہ کے متعلق عارضی طور پر منظوری تو دیدی، لیکن عرض کیا کہ مستقل رئیس الجامعہ کسی اور صاحب کو مقرر کیا جائے، کیونکہ یہ انتظامی عہدہ ہے، دینی فرائض تو ہیں، لیکن حکام سے وقتاً فوقتاً ملاقات ضروری امور کے لئے ہوتی ہے جو خلاف عادت ہے اور تعطیلات گراما میں بہادر پور رہتا بھی دشوار ہے۔ اس عہدہ کا حکم گورنر صاحب پنجاب کی طرف سے آچکا ہے۔ یہ رعایت فی الحال دی گئی ہے کہ تعطیلات یہاں گذاروں گا اور رئیس الجامعہ کا عہدہ سے متعلق چک اور بلوائے سخاوت و دیگر تخطی کا فائدہ ان سے متعلقہ ترنگزنی میرے پاس لایا کرے گا۔ جن میں ان سارے میں دخل نہ کرانے یہاں آئے ہیں اور سلسلہ جاری ہے۔

(۲) حضرت شاہ غلام علی صاحب سید الطائفہ کے در المعارف کے ۲۹ مخطوطات کا ترجمہ بہترین کاغذ پر اور درکار خیر حاجات کی فتح استخارہ نمیت۔ حاشیہ سے مزید خوش ہوئی کہ اتفاقاً باقی بندر ہے اور نفع تمام اور عام ہو۔ منبوت عند اللہ کی دعا کرتا ہوں۔ ۱۳۴۳ ہجری تک تعطیل ہے سب اعزہ واجنباء کو دعا و سلام عرض کریں۔

میں الحق افغانی

ترنگزنی چارسدہ

کر رہا ہوں۔ شہزادہ نور بد پر ہیزی بھی ہو جاتی ہے۔ دو ماہ سے پیشاب میں شکر ختم ہے، لیکن خون میں تھا جو زیادہ خطرناک ہے، لیکن ۹ جون ۱۹۷۷ء کے ٹسٹ کرانے سے معلوم ہوا کہ خون میں بھی شوگر بل ہے اور حالت معمول پر آگئی، لیکن عمر کے لحاظ سے کمزوری لازمی ہے۔ بہر حال اس وقت وہ وقت جو تدبیریں یا تصنیف کے لئے ضروری ہے، وہ جواب دے چکی ہے، لیکن بھرا اللہ معمولات کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ انیس فریق نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ حیدر توفیق عطا فرما دیں۔

(۲) آیت اِنِّیْ خَلَقْتُ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضَ مِنْ سِرٍّ اَنَّا فِیْ کُلِّ حَرْفٍ اِشَارَہ ہے اور آخر آیت رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا مُّشْبَعًا نَّکَ فَنَقْنَا عَذَابَ النَّارِ میں فکر آخرت کی طرف ترغیب ہے۔ برخوداران کے لئے بھی دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ظاہری و باطنی آفات سے محفوظ رکھے۔ اور در سر کا قیمتی سامان کر دے۔

میں الحق افغانی معاف اللہ عنہ

جامعہ اسلامیہ بہاول پور

مکتوب (۹۵)

حکومت کا رئیس الجامعہ کے عہدہ پر اصرار

اور در المعارف کی اشاعت

۱۶ ربیع الثانی ۱۳۹۲ھ

الفاضل انجیل قاضی عبد الکریم صاحب زیدت فضلہ علیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! شوگر پیشاب میں ختم ہے، لیکن خون میں منتقل ہوا ہے۔

شمس العرفان :

نوٹ : در العارف میں سے حضرت شاہ صاحبؒ کے ۲۹ مخطوطات جو آپ نے ماہ مبارک کی تاریخ اول سے ۲۹ روزہ اپنے مجالس مبارک میں حاضرین کے سامنے بیان فرمائے ۱۰۰۰ ترجمہ اردو حامل المثنیٰ احقر نے مرتب کر لئے تھے۔ حضرت نے اس پر خوشی کا اظہار فرمایا ہے۔ بحمد اللہ ۱۳۹۲ھ میں حضرت شاہ صاحبؒ کے ان مخطوطات کا یہ ترجمہ بعنوان شمس العرفان چھپ چکا ہے اور اسی سال سے گذشتہ سال ۱۳۹۳ھ کے رمضان شریف تک بعد اصرار خراجگان رحمۃ اللہ علیہم کے بعد جامع مسجد محلہ بروہ خیل متصل نجم المدارس میں بقیہ تاریخ مسلسل اس کو پڑھا جا رہا ہے۔ یہ حضرت کی دعا مبارک اثر ہے۔ والحمد للہ۔

مکتوب (۹۶)

ستوط مشرقی پاکستان کا صدمہ

یکم ذوالحجہ ۱۳۹۲ھ

جامع العرفان والا ایمان قاضی صاحب زیدت معارفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! فی الحال بحمد اللہ خبریت ہے اور آپ اور آپ کے اخوان و فرزندان و مولوی عزیز الرحمن مدرس نجم المدارس کے لئے تحصیل مقاصد کی دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ توفیق طاعت میں اور اضافہ کر دے اور حل مشکلات کے لئے قیمتی سامان مہیا فرما دے۔ ستوط مشرقی پاکستان سے جو ملی اور اسلامی اور فوجی غفلت مجروح ہوئی وہ زخم ناقابل اندمال ہے۔ بھلائے نہیں بھولنا شب کے اکٹھے جسے اس اندوہناک تصور سے نیند نہیں آتی، پھر دعا کر کے حوالہ نہ کرتا ہوں۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کو

معاف کر کے حالات کی اصلاح فرما دے۔ کئی دن سے الحق اکوڑہ خٹک کے لئے مولوی سید الحق صاحب نے ستوط مشرقی پاکستان پر مضمون لکھنے کی درخواست کی ہے۔ قلب و قلم میں قوت ہی نہ تھی کہ اس پر کچھ لکھتا، لیکن کل پرسوں تک کچھ کر بھیج دوں گا۔ مولوی عبداللطیف صاحب، مولوی عبدالعلیم صاحب کو دعا و سلام کہیں۔ دعا کرتا ہوں کہ اس دور فتن میں کم از کم ایمان پر فائزہ تو نصیب ہو، اگرچہ صلاح عمل اور تقویٰ سے محرومی ہے۔ جناب مفتی محمود صاحب یہاں آئے تھے۔

نوٹ : مع ہر چند شوی عالی توبیل باطنی کن

ترجمہ : (تو جتنا بھی بلند مرتبہ ہو جائے، پھر بھی اٹلی کی طرف میان کرتے رہنے)

قرب الہی کے درجات غیر متناہی ہیں، اسی لئے سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑھا دے (کا رہا)۔

شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

مکتوب (۹۷)

ترحم علی الصغائر کی واضح تعمیل

۱۳ اکتوبر ۱۹۷۳ء / ۱۳۹۳ھ

محترم المقام جناب قاضی صاحب زید فضلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! مجھے جلد واپسی کی ضرورت ہے، لیکن آپ کے اصرار کے پیش نظر اگر یہ ممکن ہو کہ میں ڈیرہ اور کلاچی سے فارغ ہو کر ۱۳ اکتوبر بروز اتوار ہوائی جہاز

مکتوب (۹۹)

غیب سے اعجازی نصرت کا اظہار

۳۰ رشتوال ۱۳۹۳ھ

محترم النعام جناب قاضی صاحب زیدت معالیہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! آپ کا خط پہنچا۔ اہلیہ اعتر پر فالج کا حملہ ہوا تھا۔ جس سے سردماغ زبان اور پوری دائیں جانب تا قدم پر اثر ہوا تھا۔ جس و حرکت زبان اور شنوائی بند تھی۔ دماغ سب معلومات سے خالی ہو گیا تھا۔ عام دعاؤں کے علاوہ آپ جیسے احباب کی دعا و علم الغیب کا اثر تھا کہ جب ہم نے ہسپتال میں مریضہ کو داخل کیا تو ہسپتال میں دوا بھی دی گئی مگر پڑا کٹری تشخیص کے تحت ہم مریضہ کو دے رہے تھے، لیکن جس دن داخل کیا صرف دو دن گزرنے پر حالات درست ہو گئے اور ڈاکٹر نے نگر واپس لے جانے کی اجازت دی، لیکن احتیاطاً ہم نے دو چار روز اور بھی ہسپتال میں ان کو رکھا۔ اب بھگ اللہ تندرست ہے، جو اس عمر اور ضعف کی حالت میں غیب سے اعجازی نصرت کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔ برخورداران کے لئے دعا عالم بھل کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے کو ترقی دے۔ آپ کے قصیدہ بردہ ۴۲ بار کا عمل گھروالی کو بتلایا بہت دعائیں دیں۔ سب احباب کو سلام۔

شمس الحق افغانی

ترنگری چارسدہ ضلع پشاور

کے لئے (۲۰-۱) ایک بنگلہ میں منٹ ڈیرہ کے ہوائی اڈے پر پہنچ سکوں تو ضروری کام چھوڑ کر اور فرصت لے کر آپ کے اجتماع میں شریک ہو سکوں گا۔ باقی مزید تاخیر میرے لئے ممکن نہیں۔ گھر میں بیماری ہے، مناسب ہے کہ آپ دونوں حضرات باہمی مشورہ سے پروگرام بنالیں۔

شمس الحق افغانی

بہاول پور

نوٹ : ترجمہ علی الصفاغیر کی کئی قیل ہے۔ فعلى اللہ اجروہم حیا و مینا۔

مکتوب (۹۸)

اہلیہ کی بیماری اور معالجہ و خدمت

۹ نومبر ۱۹۷۳ء

محترم زید فضلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! آپ کا ایک نمبر کا خط مجھے آج ۹ نومبر کو ملا اور دس دن ہونے کے میری اہلیہ پر فالج کا حملہ ہوا ہے اور ایک ہفتہ سے ان کو پشاور لیڈری ریڈنگ ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ بناء برآں آپ خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ اس تنگ فرصت اور شدید بیماری میں مریضہ کی نگرانی چھوڑ کر میں کیسے سفر کر سکتا ہوں۔ آپ سے بھی دعا و صحت کی درخواست ہے اور میں دعا کرتا ہوں کہ جیسے کامیاب رہے۔

شمس الحق افغانی

ترنگری ضلع پشاور

مکتوب (۱۰۰)

خدمتِ دین پیش نظر ہونا چاہیے

۲۸ رزی قعدہ ۹۳ھ

محترم قاضی صاحب زیدت فاضل

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! ۲۵ رزی قعدہ کا خط پہنچا۔ میرے خیال میں اسلام آباد کی تجویز بہتر ہے۔ مرکز ہونے کی وجہ سے قابلِ آدمی کے لئے آزادانہ خدمت دین کے باوقار مواقع وہاں کافی ہیں۔ ابتدائی معاوضہ اگر کم ہو تو بھی مستقبل قریب میں بہتر سے بہتر صورت پیدا ہونے کی توقع ہے۔ بہر صورت خدمت دین پیش نظر ہونا چاہئے۔ خدا خود میرا سامان است ارباب توکل را۔ میں دعا کرتا ہوں۔

شخص الحق افغانی عفا اللہ عنہ

ترنگزئی چارسدہ ضلع پشاور

ف۔: خانہ بر خرودار حافظ مولوی عبداللیم سلسلہ کے لئے شغل تدریس خطابت وغیرہ کے لئے مشورہ طلب کیا گیا ہوگا۔

مکتوب (۱۰۱)

تدریس پر مسرت، شرح صدر اور اعانت و فیضانِ علم کی دعا

۱۹ محرم ۱۳۹۴ھ

العالم العارف قاضی عبدالکریم صاحب زیدت مکارمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! بر خروار مولوی عبداللیم کی تدریس مدرسہ فرید آباد خانیوال

میں۔ اللہ تعالیٰ شرح صدر کر کے اس کو اپنی اعانت و فیضانِ علم سے نوازے۔ صورتِ موزوں ہے۔ ان شاء اللہ حضرت مجدد و صاحب کی کتاب کی نقل شغلِ بابرکت ہے۔ یہاں گھر میں اتفاق ہے۔ بر خروار اہم سلام عرض کرتے ہیں۔ اپنے اقارب اور متعلقین کو سلام و دعا عرض کریں۔

شخص الحق افغانی/ترنگزئی

مکتوب (۱۰۲)

مرضِ مؤمن کفارہ ذنوب ہے

۲۸ شعبان ۹۳ھ

محترم عزیز و زفقہم اللہ الشفاء والعافیۃ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! اخلاص نامہ موصول ہوا۔ جس سے سزا بعد لغز اہ کی کیفیت حاصل ہوئی۔ یہ راز آپ خوب جانتے ہیں کہ مرضِ مؤمن کفارہ ذنوب ہیں، مرض سے جو بخیر ہوتی ہے، لاکھوں روپے کے صدقے اور ہزاروں رکعات کے نوافل سے نہیں ہوتی اور بقول حضرت امام شافعی کے کہ مبروریت کی بھی اس میں ضرورت نہیں۔ مجھے یہ بیماری چالیس برس سے ہے۔ ابتدا تقریباً ۳۳ء میں جبکہ میں مدرسہ ہاشمیہ حائل میں قلم ازہر دی دو بند اول مدرس تھا۔ اس کا ایسا شدید حملہ ہوا کہ ایک ایک منٹ کی تکلیف کو میں نے نزاع کی تکلیف تصور کیا، لیکن الحمد للہ صبر و استقامت سے برداشت کیا۔ علاج بھی بے اثر رہا، لیکن مرض دور نہ ہوا، اس کے بعد ۳۵ء یا ۳۸ء سال سے ہوا میرے منہ میں موجود ہیں، لیکن نہ کبھی درد ہوا، نہ جریان خون الا نادراً فی العام مرفہ۔ میں دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے نصرف سے یا ان گولیوں کو شفا کر آپ کو اس تکلیف سے نجات دلائے۔

فرماتے ہیں جس کسی نے مجھے خواب میں دیکھا، تو اس نے مجھے (واقعی) دیکھا، کیونکہ شیطان کو میری صورت بنانے کی قدرت نہیں۔ کیا غیر مقبولین کے ایسے احوال ہو سکتے ہیں۔ (۱) قاری نور الحق بہاولپوری نے ایسا ہی ایک خواب احقر کے درس قرآن کے متعلق دیکھا تھا کہ فاروقی مسجد میں جہاں میرا درسی قرآن ہوتا تھا، حضور علیہ السلام تشریف لائے کہ میں درس سننے آیا ہوں۔ اس پر جب میں آیا تو حضور ﷺ کو مسند درس پر ذکر دیا اور خود شاگردوں کی صف میں باوب پیڑھ گیا۔ حضور ﷺ کے اصرار پر چند منٹ درس دیا۔ (۲) مولوی سید فیضی اللہ صاحب جو میرے خلیفہ مجاز ہیں اور فاضل دیوبند اور اس کے کافی مرید ہیں۔ اس نے خواب دیکھا کہ میں بہاولپور میں آپ کے درسی قرآن میں ہوں کہ اولوں کی شکل میں انوار برسنے شروع ہوئے۔ مولوی صاحب نے کہا کہ مجھے ایک نورانی شخص کہتا ہے، اس کو چن کر اپنی چادر میں جمع کرو۔ یہ انوار درسی قرآن کے ہیں۔ میں نے جمع کیا اور سینے سے لگایا۔ یہ دونوں امور باہم مائل ہیں۔ تسلی کے لئے لکھا۔ اللہم زد فود۔ سب احباب کو سلام۔

شمس الحق افغانی ترنگزنی

مکتوب (۱۰۳)

تعلق مع الشیخ اور تکمیل سلسلہ کے منامی اشارات

۱۳ ذی الحجہ ۱۳۹۳ھ

عزیز م سلمہ رب

بعد از سلام مستون دوعاء و ترقات آ نکذریہ و اسے کہ بعد اٹھنوز اکاحلہ جو
جوڈاکر صدیقی، ڈاکٹر سراج پشاور کی تفتیش کے بعد از استعمال دوا اللہ نے صحت عطا

آپ اور آپ کی اولاد خصوصاً مولوی عبدالکلیم جو ابھی طے کو بھی آئے تھے۔ دوعاء عموماً کرتا رہتا ہوں۔ خاص کر رمضان میں۔ تعلیقات گراما جولائی اگست گذاری، پھر سخت بیمار ہوا۔ اس لئے مزید ایک ماہ ستر کی رخصت لی۔ اب اتفاق ہے۔ لیکن ضعف ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ضعف کے باوجود رمضان کے معمولات میں اس کو مانع نہ بنائے اور توفیق معمولات عطا فرمادیں۔ (۲) کتے کی آواز حبیہ ہے جو دلیل مقبولیت ہے۔ کتا آقا کی وفا داری میں معروف ہے۔ اس کی زبان سے عبادت کے لئے جگاتا ہے آقا رب العالمین کی عبادت کی ترغیب ہے۔ (۳) میں ایک ماہ تقریباً بخاری آگ سینکار رہا بعد ازاں بروقت صحت نصیب ہوئی۔ آپریشن نہ ہونے میں شکت ہوگی۔ ممکن ہے کہ اس میں اور نقصان مضمر ہو۔
عَسَى أَنْ تُجِئُوا شَيْئًا وَ هُوَ شَرُّ لَكُمْ۔ (بقرہ: ۲۱۶) (اور شاید تم کو کھلی گئے، ایک چیز اور وہ بری ہو تمہارے حق میں)

فقط واللہ اعلم

شمس الحق افغانی / بہاولپور

مکتوب (۱۰۳)

درس قرآن کے انوار و برکات اور نقد شمرات

۱۳ ارشوال ۱۳۹۴ھ

مخلصم قاضی عبدالکریم صاحب احوکم اللہ فی الدنیا والاخرۃ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! آپ کا خط ملا۔ الحمد للہ کہ اس احقر مجید ان کی تفتیش کی رو یا صالحہ
رمضان میں توفیق تلاوت و طاعت و درس قرآن اور سید الکائنات علیہ السلام کی تشریف
آوری سے درس قرآن کی مقبولیت مستطویر سے ہوئی۔ اب آپ کو شک نہیں رہے گا،
کیونکہ من ذانی فی المنام فلقد زانی فإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَمْنَعُ بِي۔ (حضور ﷺ)

فرمائی۔ آپ کے معمولات سے مسرت ہوئی۔ خداوند تعالیٰ مزید استقامت بخشنے کے
الْإِسْقَافَةُ لَوْ قِيَّ الْكَرَافَةُ جَوَّالِيَا بِكَرَامِ كَاسَلَمَ مَقُولُهُ بِالْقُرْآنِ ہے۔ إِنَّ الْمَذِينِ
فَالْوَارِثُ لِلَّهِ ثُمَّ اسْتَغْفَرُوا تَقْصُرْ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ . الخ. (مجموعہ ۳۰)
(حقیق جنہوں نے کہا رب ہمارا اللہ ہے، پھر انہی پر قائم رہے، ان پر اترتے ہیں،
فرشتے رانج)

(۱) رویا رب کی جو تعبیر ذہن میں آتی ہے وہ یہ ہے۔ خواب (۱) کی تعبیر یہ ہے کہ
آپ کا احقر کے ساتھ ایک وسیع مکان میں موجود ہوگا تکمیل سلسلہ و تعلق مع الاحقر کی علامات
اور برائے نام دیوار جو ہاتھ لگانے سے ختم ہو جاتی ہے، صرف حائل صوری ہے۔ حقیقی
فہم اور یہ وسوسا کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے جو کاملہم ہے۔

(۲) مکان کے دو دروازے ہیں یہ دو چشمہ صابریہ کی صورت ہے، جس پر جس شخص اور
جس سلسلہ کا غلبہ ہو اس کے پاس اس در سے آنا چاہئے۔ یہی اشارہ کا مطلب ہے۔

(۳) حضرت لاہوریؒ و حضرت درخشاہیؒ کی معیت قادر ہے میں اشراک کی طرف اشارہ
ہے اور کئی مروت نہ جانے کا اعتبار غیر ضروری ہونے کی طرف اشارہ ہے اور اوقاف کا ذکر
کہ ان کے حکم حاکم سے مجبوراً جاری ہے ہو یا عذر گنہ کے باوجود اختیاراً اگر صورت دوم ہے تو
ضروری نہیں۔

(۴) میں اشارہ ہے کہ انوار سلسلہ نقشبندیہ کی تجدید اس امر کی دلیل کہ وہ انوار حب
ضابطہ ملتی ہوئے ہیں، منقطع نہیں۔ فقط واللہ عام

مجلس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

مکتوب (۱۰۵)

متوسلین کے غیر شرعی حرکات کے ارتکاب پر اظہار افسوس

۲۱ مارچ ۱۹۷۳ء

محترم القدر قاضی مولانا عبدالحکیم صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! بکواب خط تحریر ہے۔ حضرت مولانا عزیز گل صاحب کے
تاثر اور تشبیہ بالمتوسلین سے مسرت ہوئی۔ اور حقانیہ کوڑہ خشک کے اثرات بھی دلیل قبول و
برکت ہے۔ طلبہ یاد زمین حضرات کا محمدی سکون و اخلاق کو چھوڑ کر مغربی طرز کو اختیار کرنا
قابل افسوس ہے۔

جن حضرات کو احقر سے بیعت کا تعلق، ان کا ایسے امور کا ارتکاب کرنا تمام مشائخ
سلسلہ کے لئے اذیت روحانی کا موجب جس میں دین و دنیا کا نقصان ہے۔ فقط و عاود
اصلاح احوال کرتا ہوں۔
مجلس الحق افغانی

مکتوب (۱۰۶)

اوامر الہی کی بجا آوری اور منہیات

سے اجتناب روح تصوف ہے

۱۳ جولائی ۱۹۷۳ء

اخلاص مآب جناب قاضی عبدالحکیم صاحب زید عرفانہ

سلام علیکم ورحمۃ اللہ! چند دن قبل مولوی عبدالحق صاحب ٹانک کی وفات پر

تغزیت کا خط آپ کو لکھ چکا ہوں۔ خط پہنچ گیا ہوگا۔ آپ کی فکر اصلاح قابلِ تحسین ہے۔
روحِ نقوص یہ ہے کہ وصول الی اللہ و قرب الہی کا واحد ذریعہ اتباعِ شریعت یعنی اوامر الہی
کی بجا آوری اور منہیات سے اجتناب ہے اور یہی سب سے بڑی کرامت ہے۔ بشرطیکہ
دوام و استقامت ہو۔ اس سلسلے میں ذرا اختیارِ امور میں غم و ہمت اور مقابلہ نفس و شیطان
کی ضرورت ہے۔ (۲) دوم غیر اختیاری امور میں کلینہ اور اختیارِ امور میں بھی غم کے
علاوہ تعزیر کے ساتھ دعا و توفیق الہی دوم کے ساتھ کرنا ضروری ہے۔ پھر عقدہ و اتباعِ شرع
کی کشائش لازمی ہے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ سب برادران و بر خور داران و احباب کو دعا۔

محس الحق افغانی

ترنگری چارسدہ

مکتوب (۱۰۷)

بعض رویا کے دلچسپ تعبیرات اور منامی ہدایات و مبشرات

۲۸ مئی ۱۹۷۷ء

عزیز محاشی صاحب زید عرفانہ

بعد از سلام مستون بہکوابِ اخلاص نامہ تحریر ہے کہ خط کا جواب کیوں نہ پہنچا۔ جبکہ
آپ کے الفاظ پر میرا یہ لفظ حسبِ عادت لکھا ہوا ہے کہ جواب دیا گیا۔

نمبر ۳ تا ۴ سے معلوم ہوا کہ باغِ قرب الہی امور میں کافی کمی ہے۔ اسم ذات کے ذکر و تہت
العرش قیام اللیل تلاوت و سوا پارہ کتاب مفہومات الہی میں کمی اسی طرح و سوا کی کمی کی
حالات نہایت امید افزا ہے۔ انکس العارفتین کے واقعات کی تحریر موجب برکت ہے۔ و
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (اللہ والوں کے تذکرہ سے جنتیں نازل ہوتی ہیں)

مشہور ہے۔ لہذا اجازت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تحسین کے لئے اجازت دیتا ہوں۔
البتہ جو واقعہ عوام کے لئے شہ و غلط فہمی پیدا کرنے کا موجب ہو وہ ترک کریں اور جس میں
طاعت کی ترقیب اور محصیت کی ترویج ہو، اس پر انکشاف کریں۔

(۲) خواب نمبر ایک میں مٹی کا ٹھوڑی نیلہ جو بلند ہے اس پر نشست ہے۔ وہ..... اِلَیْہِ
یَضَعُہُ الْکَلْبُ الْعُطْبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ یَزْلَعُہُ (فاطر ۱۰) اس کی طرف چڑھتے
ہیں پاک کلمے اور کام نیک اس کو اٹھا لیتا ہے) کی روحانی رفعت کی مثالی صورت ہے عقلی
اور رشک بچنے کی گماندگی پر متفصل ہیں، بعض امور مانعِ قرب الہی کی مثال ہے۔ اس کے
لئے بزرگوں کا یہ مراقبہ آدھ ٹھنڈا کچھ کم تجویز کرتا ہوں۔ یَغْلُمُ خَافَۃً الْاَغْلِبِ وَ مَا
تُخْفِی الضُّوْرُ (مومن ۱۹) (وہ جو جانتا ہے چوری کی نگاہ اور جو کچھ چھپا ہوا ہے سینوں
میں) کا فہم اور اپنے اوپر اظہارِ حق اور اس کے خلافِ امور اگر موجود ہوں، ان سے نفرت کا
تصور کریں۔

نمبر ۳ و ۴ نمبر ۳ میں لوگوں کے لئے اللہ کے لئے محبت ہے، اس میں جو آپ کو دوسرے ہے، وہ
نمبر ۳ و ۴ کی سیاسی سے دائیں پہلو کی طرف جلی حروف سے اللہ لکھا ہوا نظر آیا دھند ہوا۔ یعنی
تم ان لوگوں میں داخل ہو، لیکن ایضاً قلب چونکہ بائیں طرف ہے، لہذا کچھ مسافت باقی ہے
جو ان شاء اللہ جلد طے ہوگی۔

نمبر ۵ کا خیال قاطبی اصلاح ہے طاعت کا مانع عن قطع الرجا من الخلق یا مانع
دخول تار ہوتا یا معاصی و سوا کا مانع قیام و تلاوت نہ ہوتا، ایسا دوسرے نماز میں بھی آسکتا
ہے۔ حضرت حقانو کی کا مقصد صرف یہ ہے کہ ایسے خیالات غیر اختیاری ہونے کی وجہ سے
قاطبی مواخذہ نہیں۔ اس لئے شیطانی نہیں یہ مطلب نہیں کہ قاطبی اصلاح بھی نہیں ہیں۔
علاج و سوا کی تدابیر خود حضرت کے کلام میں موجود ہے۔ ایسے و سوا اگرچہ سنی ہیں،

لیکن محنت قلب میں کوئی حرکت اور امر داعی اگر موجود ہو، اس کی اصلاح ضروری ہے۔ وہ
احقر کے خیال میں راہ اعتدال کا فقدان ہے۔ جو خوف ورجاء کے درمیان ہے۔ بالغ تارنہ
ہونے سے خوف کا غلبہ معلوم ہوتا ہے اور بالغ جنت نہ ہونے سے غلبہ رجا معلوم ہوتا ہے۔
وَالْإِنْسَانُ نَبِيْنُ الْغَوْفِ وَالرَّجَاءِ۔ وہ یہ ہے کہ ایمان و طاعت کو موجب جنت سمجھے اور
وساوس و خیالات اگر غیر اختیاری ہوں، موجب تاریت نہ سمجھیں۔ اور اگر اختیاری ہوں تو
توبہ سے ازالہ کر دیں۔ اس طرح معتدل کیفیت پیدا ہوگی۔ البتہ اس میں رجائیت غالب
ہے۔ اس کے ساتھ یہ سمجھے کہ طاعت کا موجب ہونا قبولیت پر موقوف، جو حق امتیاز ہے اور
وہ معلوم نہیں تو کسی قدر خوف ہونا چاہیے۔ اگر خوف غلبہ ہو تو حدیث اِنْ زَخَفْنِيْ سَبَقَتْ
عَلَيَّ غَضَبِيْ سے اس کا ازالہ کریں تاکہ قلب سے پریشانی دور ہو۔ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ اِلَيْهِ
مَنْ يُّشِيْبُ پر عمل ہو۔ فقط واللہ اعلم۔

میں آپ کی تحریر کے مطابق دو شبہ پنجشنبہ بعد از عمر توبہ کروں گا۔ ان شاء اللہ تم
بھی رابطہ قلبی قائم رکھو۔

مشائخ الحقانی / ترجمانی

مکتوب (۱۰۸)

مقام خوف کے غلبہ سے احساس عیسیان بھی موجب برکت ہے

۹ مرفہ ۱۳۵۹ھ

اخلاص بنائے فضیلت و شگہ و قاضی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! میں محمد بن خیریت سے ہوں۔ علاج جاری ہے۔ آپ کے
سابق خط کا جواب بروقت بھیجا گیا تھا۔ ڈاکا نہ کیا یہ حال ہے کہ آپ کا یہ خط رسلاً تکم مفر

مجھے آج ۹ مرفہ کو پہنچا۔ البتہ خطوط کی کثرت یا اشغال کے جہوں کی وجہ سے بعض وقت جواب
میں تاخیر بھی ہو جاتی ہے۔ حضرت حکیم الامت نور اللہ مرقدہ کے خواب کی احقر نے تعبیر
سابق خط میں ارسال کی۔ وہی اس وقت دل میں وارد ہوئی تھی۔ لفظ ملازم کی تعبیر بھی
حضرت اقدس کی مجالست و معاصرت کے تحت کھنکھائی گئی۔ گویا اس میں ملازم طبقہ کے لئے
ہدایت تھی، مگر چنانچہ ملازم الذنوب و ملازم الطاعات کا مفہوم بطور تریب و ترتیب بھی ممکن
ہے، لیکن تعبیر الریاء میں عام مجاورات الفاظ کو کافی دخل ہوتا ہے۔ آپ کے حالات اچھے
ہیں، لیکن مقام خوف کے غلبہ سے احساس عیسیان بھی موجب برکت ہے۔

(۲) باقی تین مختلف خیال حضرات کی بیستویں احقر کی تعریف تو اس کا مفہوم یہ معلوم
ہوتا ہے (اگرچہ آپ کے تعبیر بھی روحانی انداز میں مستبد نہیں) کہ احقر اس عصر سیاست
میں تین امور کو ملی حیات و بقا کے لئے ضروری سمجھتا ہے۔ (۱) اِتِّخَاذُ عَالَمِ الْإِسْلَامِ
(۲) تَحْفِظُ أَزْوَاجِ الْإِسْلَامِ بِالْقُوَّةِ الْأَجْمَاعِيَّةِ (۳) اِنْسِلَاكُ بِلَادِ
الْإِسْلَامِيَّةِ فِي سِفَلَةِ الْقَانُونِ الْإِسْلَامِيِّ الْأَنْسَامِ الْأَوَّلِ قَاطِعِ بِتَفْرِيقِ
الْمُسْلِمِينَ قَوْلًا وَ لِسَانًا وَ نَسَبًا وَ بَقْعَةً وَ الثَّانِي يُزَوِّلُ بِهِ ضَعْفَ الْعَالَمِ
الْإِسْلَامِيِّ بِالْعِزَادِ آيَاتِ الْعُزْبِ وَ الْمَضَائِعِ وَ الثَّالِثِ اِلْخُذَةُ الْفِكْرِ جَدِّ۔

(۱) عالم اسلام کا اتحاد و یکجہتی۔ (۲) اجتماعی قوت سے مسلمان ملکوں کی زمین کا تحفظ۔
(۳) تمام اسلامی ممالک اسلامی قانون کے سلسلہ میں آپس میں منسلک رہیں، کیونکہ نمبر ۱
اس سے مسلمانوں کی رحم و نسل اور علاقائی و لسانی نصیبت کی جڑی کٹ جائے گی، اور
نمبر ۲ کے ذریعہ (بہر تیار کر لینے اسلحہ کے کارخانے اور دیگر جنگی سامان) عالم اسلام کی
کمزوری دور ہو جائے گی اور نمبر ۳ ان میں وحدت فکری (اسلامی تعلیمات کی وحدت) کا
ذریعہ ہوگا۔

وہ موصوف کو منتخب کریں۔ اس کے انتخاب سے مجھے خوش ہوئی۔ فقط واللہ عا۔

عس الحق افغانی / ترجمانی

ف:- نہیں کہہ سکتا کہ یہ ناکارہ اس حکم کی تعمیل سے قاصر رہا کوئی حرکت کر سکا۔ راج تو جہان نصیبی معلوم ہوتی ہے، کیونکہ جھگڑا م نہ رہے الخ واللہ اعلم۔

مکتوب (۱۱۰)

خواب میں زندہ عالم کی موت واقع ہوتے دیکھنے کی تعبیر

۶ جنوری ۱۹۷۵ء

عزیزم قاضی صاحب زیدت استقامت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! خبر استقامت سے بہت مسرت ہوئی۔ اَعَاذَکُمُ اللّٰهُ مِنَ الْخَوْرِ یَعْدُ الْکَوْرِ ! عزیزہ بیونہ کی شادی سے خوش ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو طر فیض کے لئے بابرکت کر دے۔ مولوی عبدالحق مرحوم کا تعزیت نامہ یا تو میری تعزیت کے جواب میں اظہار مسرت کیلئے ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ زندہ عالم کی موت کی تعبیر ملک میں کسی بدعت کے ظہور کی دلیل ہے۔ اکثر ارباب تعبیر کی رائے یہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بدعت کے فتنے سے بچائے۔ آپ نے مرحوم کی تعزیت کے الفاظ نقل نہیں کئے تاکہ تفصیل معلوم ہو سکے۔ بعض اہل التحیر کے نزدیک زندہ عالم کی موت کو عالم برزخ میں کسی مرحوم کی میت کا دیکھ لینا اس ملک سے خوف جنگ یا خوف قحط کے ازالے کی دلیل ہے۔ واللہ اعلم۔ سب متعلقین کو دعا و سلام پیش کریں۔ میں بھد اللہ سائیں کی نسبت تندرست ہوں۔ صرف کچھ کمزوری باقی ہے۔ فقط واللہ عا

عس الحق افغانی عفا اللہ عنہ ترجمانی چارسدہ

دور حاضر میں ملک سیاسی طور پر عملاً ان اصول حمایہ سے منحرف ہیں۔ لہذا مستعد تعریف ذات احقر نہیں بلکہ ان اصول کی طرف رہنمائی اور یہ بھی آواز ہے۔ پشتو زبان میں اس طرف اشارہ ہے کہ ان اصول حمایہ سے انحراف کو شتم کرنے کا آغاز پشتو بولنے والوں میں شروع ہوگا۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَہَرَ مِنْهَا وَ مَا بَظُنُّنَ۔

عس الحق افغانی ترجمانی

مکتوب (۱۰۹)

سفارش مسنونہ

۲۳ مئی ۱۹۷۵ء

عزیز القدر مولانا قاضی عبدالکریم صاحب زید عرقانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! یہاں بھد اللہ خیریت ہے۔ عزیزم مولوی قاضی عبداللطیف کی رہائی کی خبر سے مسرت ہوئی۔ فَاللّٰهُ خَبِرُ حَاطَظًا وَهُوَ اَزْخَمُ الزَّاجِعِیْنِ۔
(۲) حامل رقد دوست محمد خان سیکٹر وکیل پشاور جو میرا قریبی رشتہ دار ہے۔ اس نے امان حکومت کے مطابق دیگر وکلاء کے ہمراہ ایک عہدہ پر تقرر کے لئے درخواست دی ہے، جس کو وہ آپ سے زبانی بیان کریں گے۔ تقرر کے لئے اسسٹنٹ کمشنر اور ڈپٹی کمشنر کی سفارش بھی ضروری ہے۔ یہ دونوں سفارشات بھی تحریری شکل میں ہو چکی ہیں۔ عزیز موصوف سیکٹر وکیل بھی ہے اور وکلاء پشاور کے یونین کا جنرل سکرٹری بھی ہے۔ اب مذکورہ عہدہ پر تقرر اور امیدواروں میں کسی ایک کی ترجیح کا تعلق محترم مقامیت اللہ خان صاحب گنڈاپور کے ہاتھ میں ہے۔ عزیزم دوست محمد خان کے لئے آپ بالذات یا بالواسطہ کوشش کریں کہ

مکتوب (۱۱۱)

خواب میں رویت عنب و دیگر امور
کے دیکھنے کی تعبیر

۱۵ مارچ ۱۹۷۵ء

محترم جناب قاضی صاحب زیر عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! خیر ترین طریقہ تعبیر پر وگرام سعادت ہے۔ اللہ تعالیٰ ماجور فرمادیں۔ خواب (۱) تیرا بارش و مال و زمین سے تعلق کی دلیل ہے۔ عنب بقول حضرت امام جعفر صادق "علم و فراکش و مال کی دلیل ہے۔ کذا فی کتاب الاشارات فی علم السیارات لخلیل بن شاہین علی ہامش تعطیر الانام فی تعبیر المنام ص ۱۵۶) دونوں کی تعبیر کا نسبت پیشہ یا تشبہ سے تعلق ہے اور اسی میں صرف رویت کافی ہے۔ کھانے کی ضرورت نہیں۔

خواب (۲) مولانا محمد شفیع مرحوم کوڑیے سے اتارنے میں ثقل اور آخری زینے کے بعد اٹھانے میں نفقہ کی محسوسیت بالترتیب حرکت نزولی میں ثقل اور حرکت صعودی میں خفت علی کس مافی الدنیا دلیل غلبہ روحانیت کی ہے۔ عالم قبر و برزخ و آخرت سب احکام روح کے غلبہ کی وجہ سے دنیا کے احکام کے خلاف مجبوت میں ثقل اور محسوس خفت ہوتی ہے۔ لتبدل الحیز قالہ البدر الزرکشی و الامام عبد العزیز فی التفسیر العزیزی فی سورة القارعة واللہ اعلم۔

مولانا موصوف کا نام بھی طالب تعبیر ہے۔ امید ہے کہ محمودیہ اور شفاعت نبوی

تعبیر ہوگی۔ ۲۳ مارچ ۱۹۷۵ء کو لاہور جلسہ خدام القرآن اور ۲۴ مارچ کو جہلم کے جلسہ مولانا عبداللطیف صاحب۔ ان شاء اللہ جاؤں گا۔ فقط والد عام

مجلس الحق انصافی

ترنگزئی پشاور

ف : مکتوب قدسی کے حرف حرف میں دست مبارک کا ارتعاش ظاہر ہے۔ اس کے باوجود ادنیٰ ترین شاگرد کی بلوئی شفقت پر غور دان اور رحمت برنا کاربان اسوۂ سنت سید ولد عدنان علیہ و آلہ و اصحابہ صلوات اللہ علیہم اجمعین عافہم المملکان کی کھلی دلیل ہے واجرہ علی اللہ تعالیٰ۔

نزولی اور صعودی حرکات میں ثقل و خفت کی ترتیب بلکہ تبدیلی علی کس مافی الدنیا کا تحریر فرماتا اور مختلف حوالہ جات کے ساتھ تحریر طبعی کے ساتھ ساتھ اس عمر میں یہ حافظ کرامت کے بغیر کیا چیز ہو سکتی ہے۔ فالخق انہ قد کان و کان ففعمدۃ اللہ بالغفران۔ (از مکتوب الیہ)

مکتوب (۱۱۲)

تہجد میں اضافے پر استقامت کی دعا

۱۲ محرم ۱۳۹۵ھ / ۲۵ جنوری ۱۹۷۵ء رازنم المدارس کلاچی

سیدی و مولائی دام و دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مغفرت و رضوانہ

(۱) توفیق حاضری کے بعد خصوصی شفقت کی برکت سے نوافل تہجد میں دو کا اضافہ

خائفہ و ترنگزئی شریف سے شروع کر دیا۔ پناہ خواب ۸ رکعات کھدا اللہ پوری ہو رہی ہیں۔

تہذیب سے متاثر ہیں، اس میں مغربی فتنہ سے بچاؤ کی طرف اشارہ ہے۔

منامی مبشرات اخلاص کا ثمرہ ہیں :

(۳) مدرسہ نجم المدارس کے ایک طالب علم نے جو حضرت کا مرید بھی ہے۔ میرے متعلق خواب دیکھا کہ علاقہ ٹانک میں مجھے ایک عالیشان بنگلہ (گوشی) صرف چار ہزار روپیہ پر ملی ہے۔ لوگ دیکھنے آتے ہیں اور حیران ہوتے ہیں کہ قاضی صاحب کو یہ گوشہ اتنی ارزان کیسے مل گیا۔ احقر نے فوری طور پر اس کی تعمیر یہی کہ اس واقعہ سفر ترنگز کی شریف میں جو چار راتیں لگیں، غالباً اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ نے بڑا اجر عطا فرمایا، دو کاش کہ میرے شامت اعمال سے وہ شائع ہو جائے۔

جواب (۳) پر حضرت کا ارشاد ہے، تعمیر درست ہے، لیکن یہ آپ کے اخلاص کا ثمرہ ہے۔

(۵) دوسرا پہلو یعنی اپنے حالات کا یہ ہے کہ شامت اعمال سے اب تک مراقبات وغیرہ کی توفیق نہیں ملی، نہ اب اوقات نکالنے کی ہمت ہو رہی ہے۔ گویا دل و دماغ اور زبان اس طرح صحیح اصلاح و تصرف کا قہر و توجہ قلبیہ ہے۔ احوکم علی اللہ تعالیٰ۔

(۶) عزیز قاضی عبداللطیف صاحب سلمہ دورہ بلوچستان سے واپس آ گئے۔ حکومت نے دورہ میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی۔ البتہ سی آئی ڈی ساتھ ساتھ رہتا تھا۔ بعض مقامات پر رعایا سے تاحق بڑی بے رحمی کا برتاؤ ہوا ہے اور جو رہا ہے۔ رپورٹ موصوف نے مرتب کی ہے۔ جماعت اسے شائع کرے گی۔ حضرت خصوصی دعا فرمادیں کہ اس کے رد عمل سے تکلیف اور پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

جواب (۶) پر حضرت کا ارشاد اللہ خیر حافظاً و حقو از خیر الراحمین۔

جواب (۱) اللہ تعالیٰ اضافہ پر استقامت بخشنے۔

(۲) رات کو قبل از خواب سورۃ ملک پڑھنے کی توفیق مل رہی ہے، جبکہ اس سے قبل صرف رمضان شریف میں یہ التزام رہتا تھا۔

جواب (۲) بندہ اعمال میں ایک ایک حرف پر دس حسات معمولی نعمت و دولت نہیں، مبارک ہو، اللہ تعالیٰ استقامت بخشنے۔

زیارت منامی دلیل ربط روحانی ہے :

(۳) شب عاشورا حضرت تھانویؒ کی زیارت ہوئی۔ بعد میں ایسا محسوس ہوا کہ شاید حضرت تھانویؒ، حضرت حاجی امجد اللہ صاحب کے سامنے بیٹھے ہیں۔ خیال آتا ہے کہ غالباً حضرت مولانا خیر محمد صاحب اور مفتی محمد حسن صاحب اور شاید حضرت الاستاد مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھی بھی ہوتے ہیں اور بھی بہت سے بزرگ بعد میں ظاہر ہو جاتے ہیں، جن کو میں پہچانتا نہیں۔ ایک آدمی کچھ پڑھنے لگتا ہے۔ میں اس کو سمجھ نہیں رہا تھا کہ تلاوت ہے یا کچھ اور پھر میں مجلس کا صرف ایک جملہ سمجھا کہ اس کو تلازم لوگ خاص طور پر سن لیں، نوٹ کر لیں اس کے سوا کچھ نہیں سمجھا۔ البتہ مجمع میں شور و شغب رونے کی آواز آنے لگتی ہے، جیسے سب متاثر ہوں۔ ایک شخص دھماکے مار کر دیتا ہے۔ شاید میرے بھی آنسو آ جاتے ہیں۔ اسی میں آنکھ کھل جاتی ہے۔ واللہ اعلم۔

جواب (۳) زیارت منامی دلیل ربط روحانی ہے۔ جیسے حضرت مولانا خیر محمد صاحب اور جناب مفتی محمد حسن صاحب نور اللہ مرقدہ کو بیعت و خلافت اور مولانا سرگودھی کو قیامہ و ربط روحانی تھا۔ شور و شغب اور درد مسلک چشمہ صابر یہ کے آگے جا کر اکٹھا رہے اور حضرت حاجی صاحب کی زیارت منامی ربط کمال کی دلیل ہے۔ ملازم لوگ عموماً مغربی

المصنف عبدالرزاق

(۷) کراچی کے مجلس علمی کی توجہ اور دلالت سے ہم المدارس کو محدث کبیر امام عبدالرزاق کی المصنف نو مطبوعہ مکمل گیارہ جلد مفت مل گئی ہے۔ حضرت دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے استفادہ کرنے والے کو بخشش اور اس سے استغفار کا اہل کر دے۔ آمین۔

جواب (۷) حضرت کا ارشاد الحمد للہ... شاید تقدیر سے یہ کے بعد اہل کو بھی اس میں دخل ہو۔

نوٹ : انا کارہ مکتوب الیہ

تقدیر سے حضرت اقدس مولانا ابو سعید احمد خان صاحب مورث اعلیٰ خانقاہ کنڈیاں کے حالات پر مشتمل کتاب کا نام ہے۔ اس کا کارہ ہے حضرت کی خدمت میں اس کا ایک نسخہ بطور ہدیہ کے پیش خدمت کر دیا تھا۔ اسی کا ذکر فرمایا ہے۔

مخدوم زادہ کان کی خدمت میں تسلیمات و تقیسات۔ اخوان محترم اور بر خور وادان کی جانب سے تسلیمات و تحریکات و طلب و دعوات مریش ائمہ و عصیان غفلت عدم۔

محتاج دعا نا کارہ عبد اکرم مفرلہ ووالدیہ

نمبر (۳) جس میں حضرت قانونی کی معافی زیارت کا ذکر ہے۔ اس پر حضرت نے دوسرے صفحہ پر نوٹ کے عنوان سے جو تحقیق فرمائی ہے۔ وہ یہ ہے۔

فتدی تشریح :

نوٹ : فتنۃ القبر قبر نبی من فتنۃ الدجال۔ تقدیر الدجال عالم تکلیف میں ہے (یعنی جب تک انسان تکلف ہے اور زمین کے اوپر زندہ رہ رہا ہے دجال کے لئے کا تعلق اس عالم سے ہے) اور یہی اہل عالم جزاء سے متعلق ہے۔ "إِنَّ بِالْمُؤْمِنِ تَنْفِطِغُ التَّكْلِيفُ"

اس لئے تقدیر جس میں سوال تکلیف میں بھی داخل ہے۔ اس کو تریب تقدیر دجال فرمایا۔ یمن تقدیر دجال نہیں فرمایا۔ مفردات راغب قرآن مجید میں تقدیر و تدویر دونوں مواضع میں استعمال ہے۔ وَ تَبْلُوْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ الْخَبِيرِ فَتَنَةٌ أَوْرَأْنَا أَمْوَالَهُمْ وَ أَوْلَادَهُمْ فَتَنَةٌ... سوال تکلیف میں امتیاز بین الایمان و الکفر و افاق کے لئے ہے۔ اس لئے حدیث مشکوٰۃ شریف میں وَ أَمَّا الْمُؤْمِنُ وَ الْمُتَّقِي كَذَا كَرِهَ۔ تقدیر و تدویر آخرت ہے، جس طرح کثرت پرکت کی دریافت ہے، تقدیر میں ایمان کی قیمت (اداکر کرنے) کے دریافت ہے۔ جواب ...

مُظْهِرٌ مَا كَانَ فِي عَالَمِ التَّكْلِيفِ ہے ذکر احداث ایمان و کفر وفاق حالی کا اہلہا اس سے مقصود ہے، لیکن عالم برزخ جدید (عالم) ہے اس لئے یہ مقام حیرت و وحشت ہے۔

یہی (لفظ) تقدیر سے مراد ہے۔ در ضمن کے لئے صحیح جواب قطعی ہے بِقَوْلِهِ تَعَالَى يَبْنِي اللَّهُ الْيَمِينَ أَمْوَالَهُمْ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ أَيْ تَكْلِيمَةُ الْإِيمَانِ فِي الْخَيْرَةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْآخِرَةِ أَيْ الْقَبْرِ هُوَ قَوْلُ جَهَنَّمِ الْمُتَفَسِّرِينَ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ فَالْتَشْبِيهِ بِفِتْنَةِ الدَّجَالِ فِي نَفْسِ الْخَيْرَةِ وَ الشَّقِيَّةِ... فَالْحَاصِلُ أَنَّ سَوَالِ التَّكْلِيفِ فِي الْإِيمَانِ خَالِ الْمُؤْمِنِ وَ الْكَافِرِ مَا كَانَ فِي الدُّنْيَا فِي التَّرْزُوعِ الَّذِي هُوَ نَابِ الْآخِرَةِ فَيَجِبُ خَالِ الْمُؤْمِنِ مِنْ خَالِ الْإِيمَانِ فِي الدُّنْيَا وَ الشَّقِيَّةِ مِنْ خَالِهِ لَا أَدْرِي فَيُظْهِرُ خَالِيَهَا فِي عَالَمِ التَّكْلِيفِ مِنَ الْإِيمَانِ وَ الْكُفْرِ نَع كُتِبَ تَعَالَى عَالِمًا بِالْكَلِيَّاتِ وَ الْحُزْنِيَّاتِ وَ فِي الْمِرْقَاتِ مِنْ شَرْحِ الْمَشْكُوتِ نَابِ عَذَابِ الْقَبْرِ قُرْبَتْ مِنْ هَذَا وَ أَوْضَحَهُ وَ كَذَا فِي الْيَقِينِ شَرْحِ الْمَشْكُوتِ نَع زِيَادَةً وَ الْبَصَاحَ۔

قبر عالم آخرت کا دروازہ ہے :

اصل اثر اور برکات تو حضرت قدس سرہ کی مہارت اور خوالہ جات میں ہیں۔ و

ہونے سے خوش ہوئی۔ آپ بھی اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ مَا ظَنَنْتُمْ مِنْهَا وَ
مَا يَنْتَعِنُ كَمِ اَزْكَم ۲۱ بار پڑھا کریں۔ سب کو دعا سلام۔

حکومت لیبیا کی وزارت خارجہ نے مجھے خط بھیجا ہے کہ سلف کی تعلیم کے متعلق اپنی
رائے وائیل کے ساتھ لکھ دیں۔ مضمون تیار ہے۔ عربی خط کے خوشنویس سے لکھوا کر اپنا عربی
مدلل جواب مختصر یہ روانہ کروں گا۔ دعا کرو کہ اللہ ارشاد فرمے۔

مجلس الحق افغانی

مکتوب (۱۱۳)

آیۃ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ كَامِرَاتِہٖ

۱۳ رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ

عزیز القدر قاضی عبدالکریم صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ !
جانشین خلیفہ موسیٰ زئی شریف صاحب کے فرزند کی وفات
سے صدمہ ہوا۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ مغفرت فرمائے اور جناب خلیفہ صاحب کو صبر و
اجر سے نوازے۔ یہ دیرینہ خط تاخیر سے ملا، جس کا جواب لکھ رہا ہوں۔ یعنی ۲۳ شعبان کا
لکھا ہوا خط اس کے علاوہ مجھے ظہر نہیں کہ کس خط کے جواب سے محرومی ہوئی۔ باقی رمضان
المبارک میں فقط دعا و توبہ کے لئے صرف الطاعات ہی کافی ہے کہ یہ ماہ حریہ آشغال کے لئے
فارغ نہیں۔ پوسٹ کارڈ کی الطاعات کی ضرورت نہیں۔ اس خط میں پوسٹ کارڈ کا مقصد سمجھ
لیا۔ دعا کروں گا اگر افسر مع اللہ کی کیفیت ہو، جس کی علامت انبساط ہے۔ تو ماہ رمضان
کے حال کے مطابق اَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَ اَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَ اٰخِرُهُ عَقْدٌ مِنَ النَّارِ اور اگر

علی اللہ اجرہم۔ حاصل یہ ہے کہ قبر عالم تکلیف کے بعد ہے۔ پھر وحشت اور حیرت کا
مقام ہے۔ اس کے سوال و جواب میں کفر و ایمان کا فیصلہ واقعی ہم جیسے نیم خواندہ طالب
علوم کے لئے باعث تعجب ہو سکتا تھا۔ حضرتؑ نے بتلایا۔ قبر عالم آخرت کا دروازہ ہے۔
اس پر متغوی فرشتے نکت پوچھنا چاہتے ہیں۔ یہاں سے سرے سے مسلمان یا کافر ہونے کا
فیصلہ نہیں کیا جا رہا، عالم تکلیف کی زندگی کا اظہار مقصود ہے۔ اس لئے عالم تکلیف میں جس
الطینان اور یقین قلب سے اسلام کو قبول کیا ہے، اس کا قطعی طور پر صحیح جواب اس کی زبان پر
جاری ہوگا۔ اور استشہاد آیت نَبِیْتُ اللّٰہَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ مع حوالہ جمہور
مفسرین اِنْفِیْہَا نَزَلَتْ فِیْ عَذَابِ الْفَقْرِ۔ ہم جیسے معصیت زدگان کے لئے باعث
مدد متقی و اطمینان ہے۔ واللہ۔ حضرت کا مکتوب دیکھا جائے تو لفظ لفظ سے دست
مبارک کا ارتعاش اس کی دلیل ہے کہ حضرت کو اپنے حق ام اور متوسلین کی اصلاح کی کتنی فکر
تھی۔ فَجَزَاہُمْ اللّٰہُ تَعَالٰی اَحْسَنَ الْجَزَاِ۔

مکتوب (۱۱۳)

سلف کی تعلیم پر واقع عربی تحریر برائے حکومت لیبیا

یکم شعبان ۱۴۰۹ھ

مترجم قاضی صاحب

سلام مستون کے بعد ہدیہ منظوم پہنچا۔ شرمندہ ہوا۔ حامل رقعہ نے رقعہ دیا۔
خواب افادہ کی طرف اشارہ ہے۔ گو میں اس کا اہل نہیں، لیکن حضرت حق جل مجدہ بھی
نااہلوں سے کام لے کر ان کی لاج رکھ لیتا ہے۔ کچھابی میں انعام بین المسلمین کے رفع

نہیں۔ اللہ تعالیٰ حسن خاتمہ سے محروم نہ فرماویں۔ آمین (عبدالکریم عظمیٰ ع)

مکتوب (۱۱۶)

خانگی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے اور ادو وظائف

۲۲ رزوالحجہ ۱۳۹۵ھ

فیضات مآب سلمہ اللہ عن الاضطراب

بعد از سلام سنون و دعا عمل مشکلات خانگی آنکہ فیاضی پر دوام لازمی ہے۔
 اخیر میں اللہم اغنی عشاء ظاہراً و باطناً تین بار ملائے۔ خانگی پریشانیوں کے لئے
 سورۃ فاتحہ تین سو مرتبہ سنت فجر و فرض فجر کے درمیان یہ تصور مقصد پڑھے۔ عشاء کے بعد یا
 عصر کے بعد لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین سو بار و ب
 انی مغلوب فانتصبر یہ تصور مقصد پڑھا کرے۔ باقی حالات درست ہیں۔ الحیف نجی کی
 ادا و دلیل قبول و ادا و نجی و توفیق الہی ہے۔ حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب نے اپنے فرزند
 حضرت شاہ ولی اللہ کو دیت و تادکیر مائی تھی کہ فیاضی کے دو رو کو نہ چھوڑیں۔ اللہ پر اعتماد
 کریں۔ حالات بد لئے میں دیر نہیں لگتی۔ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی قدرت و مشیت کے تحت
 ہے۔

چوں خدا داری زخم آزاد شو

از خیال پیش و کم آزاد شو

(جپ تو خدا رحیم کریم ذات رکھتا ہے تو غموں سے بے فکر رہ اور غمؤں سے بہت

کے خیال سے بھی بے فکر ہو جا)

جیت کی کیفیت غالب ہو، جس کی علامت معاصی و آجام کے تصور کا غلبہ ہو۔ تو رمضان
 المبارک سے متعلق حدیث اور آیت لا تفتنوا من دشمنۃ اللہ کا سراپا علاج ہے تاکہ
 یاس و قنوط کی کیفیت پیدا نہ ہو۔ دعا و استقامت و ہمت کرتا ہوں۔

مجلس الحق افغانی

مکتوب (۱۱۵)

قابل غبطہ بشارتیں

۲۹ روال ۱۳۹۵ھ

محترم قاضی عبدالکریم صاحب سلمہ پر

افخاص نامہ کاشف احوال ہوا۔ خواب رویا صادق میں داخل ہے۔ کتب خانہ اور
 زیارت نبوی دلیل ہے کہ آپ کا مدرسہ کتب خانہ فیض علی ہوگا اور سنت نبوی پھیلنے کا
 ذریعہ ہوگا۔ حضور علیہ السلام کو افغانا ظلم نبوی کے حامل ہونے کی دلیل ہے۔ شغل نہ ہونا اسی
 وجہ سے ہوا کہ وہ امر معنوی ہے، جو قتل سے ممتاز ہے۔ یہ سننا کہ کلاچی میں کل ایک شخص
 مسلمان ہوگا۔ دلیل ہے کہ آپ کا مدرسہ سرچشمہ اشاعت اسلام ہوگا اور اسلام بھی حقیقی جو
 بعد از اسلام آدمی کو قابل ولائق ہو کر بنادے۔ بہر حال یہ بشارت قابل غبطہ ہے۔ اللہ تعالیٰ
 ایسے ہی فیوضات نجم المدارس کو مہیا فرمادیں۔ سب کو دعا و سلام۔

مجلس الحق افغانی

مستغنی عن طمع بشار

ف: واللہ کچھ بھی یاد نہیں کہ خواب کی تفصیل کیا ہوگی یہ ناکارہ ایسے خواب کا اہل تو

میں دعا کرتا ہوں۔ اَللّٰهُمَّ كُنْ لَهٗ وَلَا تَكُنْ عَلَيْهِ.

شمس الحق افغانی / ترجمہ

مکتوب (۱۱۷)

معمولات پر استقامت؛ دلیل تعلق مع اللہ ہے

۱۳ مارچ ۱۹۷۶ء / ۲ ربیع الاول ۱۳۹۶ھ

عزیز القدر مولانا عبدالکریم صاحب زید عرفات

(۱) اسلام علیکم ورحمۃ اللہ ! یہ کتاب خط تحریر ہے۔ استقامت علی المعمولات دلیل تعلق مع اللہ ہے۔ شکر کرو۔ خوب نمبر ۱، آپ کے ہاں احقر کا مسلسل قیام اور غصہ سے پانی سے خوش ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ احقر کو آپ کے ساتھ اور آپ کو احقر کے ساتھ قلبی و روحانی تعلق ہے اللہ تعالیٰ معکم ہے۔ خوب نمبر ۲۔ آپ کا چونی پرچہ صحت اور تہجد و ریح ہوتا۔ فلا الفحکم العقیقۃ کے تحت عرفانی عقیدہ کو سرکار اقدس ربنا یکتون العبد و هو مناجدہ بجز اللہ قرب الہی کی علامت۔

والدین کا ادب و احترام بہر حال ضروری ہے :

(۲) آپ کے فرزند مولوی عبدالعلیم حقانیہ اکوڑہ جنگ سے قبل ازیں میرے پاس آئے۔ میں نے اس سے گفتگو کی بجز اللہ اثر ہوا۔ والدین اگر مشرک ہوں تو بھی مشرک میں اطاعت باز نہیں، لیکن ادب و احترام کا حق باقی ہے۔ فلا نطغفہنا و فلل لہما فولا کبرینما۔

اب وہ بیحد قدام اور تاب ہے۔ اس نے سفارش رضاء والدین کا مجھے حقانیہ سے

خط لکھا ہے اور خالی جگہ نہ دانت و توہین کی تحریر کے بالذات چھوڑی ہے میری سفارش ہے کہ اَللّٰهُمَّ تَوْبَتَہٗ وَ التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ یُحِبُّ لَہٗ ذَنْبَہٗ لَہٗ کَفَرَتِ آپ اس کی توبہ قبول فرمادیں۔ میں سمجھتا ہوں اس کی یہ تحریر مع سفارش خود آپ کو بھیجتا ہوں اور اس کو الگ خط لکھتا ہوں کہ جو والدین مومن صالح ہوں اور والد والدہ ہونے کے علاوہ استاذ بھی ہو، ان کے متعلق پوری زندگی میں تم کوئی قول و فعل و تحریر سے پرہیز کرو، جس سے والدین کی دل آزاری ہو۔

لفظ والد عام

شمس الحق افغانی

نوٹ : برخوردار حافظہ عبدالعلیم سلمہ عرصہ سے اب بجز اللہ غم المدارس ہی میں اپنے پاس کام کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت کے دعوات صالحہ اور توجہات قلبیہ سے ہم سب کو حسن خاتمہ کی دولت سے نوازیں۔ آمین۔ (از مکتوب الیہ)

مکتوب (۱۱۸)

استقامت قیام میل کی توفیق؛ دلیل مقبولیت ہے

۲ مئی ۱۹۷۶ء

عزیز قاضی صاحب سلمہ

بعد از سلام مسنون آنکہ ضعف کے باوجود صحت اچھی ہے۔ استقامت قیام دلیل کی توفیق دلیل مقبولیت ہے۔ بالغ اولاد کے نکاح سے سبکدوشی بڑی نعمت ہے۔ شکر ہے کہ رسومات کے ادائیگی سے اللہ تعالیٰ نے محفوظ کیا۔ اگر چند ویدا رافرا ایسا عمل شروع کریں تو رفتہ رفتہ یہ پائل بن جائے گی ورنہ ان شیطانوں نے رسوں سے آخرت کی بھی چابی ہوگی اور دنیا کی بھی اور نکاح سے بہت لڑکے اور لڑکیاں محروم ہو کر اخلاقی چابی کا اندیشہ ہے۔

سب اعزہ و احباب کو دعا و سلام۔

میں الحق افغانی

مکتوب (۱۱۹)

احباب و متعلقین کے لئے جواب خطوط کا اہتمام

۱۳ اور جب ۱۳۸۶ھ

عزیز القدر جناب قاضی صاحب سدرہ

بعد از سلام مسنون و دعا و اصلاح باطن مرقوم ہے کہ احباب اور متعلقین کے خطوط کافی جمع ہیں۔ میں چند ایام سے مرض خارش میں مبتلا رہا۔ فرصت جواب نکل سکی۔ اب بکھ اللہ صحت ہے۔ جواب خطوط شروع کروں گا۔ دل سے دعا کرتا ہوں۔

میں الحق افغانی

مکتوب (۱۲۰)

امر مطلوب کا وظیفہ

۲۵ شعبان ۱۳۹۶ھ

عزیزم قاضی مولوی عبدالکریم صاحب سدرہ

بعد از سلام مسنون امر مطلوب کے لئے سو بار استغفار سو بار اللھم اللھم خبث الی الایمان و الطاعة و کثرة الی الخیر و الفسوق و العیضان۔

اور یہ شعر ۲۱ بار پڑھو

پہ حرم چوں عیدہ کردم زحرم نماز آمد
تو بروں در چہ کردی کہ درون خانه آئی

(میں نے جب حرم پاک میں عیدہ کیا تو حرم سے آواز آئی کہ تو نے حرم سے باہر

کیا کیا کہ تو اب مگر کے اندر آنا چاہتا ہے)

فقط والدعاء
میں الحق افغانی عفا اللہ عنہ

مکتوب (۱۲۱)

فیوضِ حرمین سے استفادہ کی ضرورت
حج کے بعد معصیات سے اجتناب کی تاکید

۲۹ مفرغ ۱۳۹۷ھ

محترم الحاج قاضی صاحب

سلام مسنون کے بعد حج مبرور کی تحریک پیش کرتا ہوں۔ تحفہ سنہٴ عدۃ الصابرین کا ممنون ہوں۔ حج سے غیر متعلق معمولات میں کمی بیشی معفر نہیں۔ وہاں فیوضِ حرمین کے استفادہ کی ضرورت ہے۔ وہ بکھ اللہ بخوبی حاصل ہے۔ البتہ اس امر کا خیال کہ جو چیز آپ کے خیال میں معصیت ہو تو اس سے اجتناب حج کے بعد انتہائی ضروری ہے۔ دل سے دعا کرتا ہوں۔

میں الحق افغانی

نوٹ : سفر حج مبارک سے یہ کتاب عدۃ الصابرین حضرت کے لئے بطور ہدیہ پیش کی۔ حضرت نے ازار و شقت اس کی قیمت بھی عطا فرمائی و اخروۃ علی اللہ تبارک و تعالیٰ۔ (از مکتوب الیہ)

دوبارہ ڈاکٹری معائنے کے بعد جاری علاج اور اللہ جل جلالہ کے فضل اور آپ جیسے مخلص
انجانب کی دعاؤں کی وجہ سے اب صحت اچھی ہے۔ باقی میرا آپ سے تعلق لٹھی ہے۔ جو دم
آخر تک رہے گا۔ دوام تلاوت و اشغال تحریر کردہ سے معلوم ہوا کہ تعلق احقر میں کوئی فرق
نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ اور آپ کے برادران کو خدمت اسلام کی توفیق بخشے اور سیاسی آفات
سے حفاظت میں رکھے۔ والامسر بہد اللہ۔ آپ کے تمام متعلقین کے لئے اور خصوصاً
اولاد کے لئے دعائے خیر کرتا ہوں اور خود دعا کا محتاج ہوں۔

شمس الحق افغانی

ترغیظی ضلع پشاور

مکتوب (۱۲۳)

تاخیر مکانی دلیل تذلّل نہیں تو اضع ہے

۳ مارچ ۱۹۷۷ء

محترم قاضی صاحب

بعد از سلام مستنون آنکہ آپ کا دوسرا خط بھی پہنچا میں دورہ مرض کی وجہ سے اب
تک ڈاکٹر کے زیر علاج ہوں۔ ڈاکٹری دوا و اڑھائی ماہ کے لئے استعمال کرتا ہے۔ جب
شکایت باضطرب تعالیٰ دور ہوگی۔ دعا کریں۔ قیام اللیل اور تلاوت قرآن کی توفیق علامت
سعادت۔ خواب کی تعبیر جو آپ نے فرمائی آخر جلد کے بغیر باقی درست ہے۔ آخری
صف میں جبکہ اجتہاد منہیات میں سستی یا غفلت کی دلیل ہے اور کبھی تو اضع کی دلیل
ہے۔ جیسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تمام صحابہ سے پیچھے چلنا احادیث میں موجود ہے اور

مکتوب (۱۲۲)

مستولین کے لئے کمال و اکمال کی دعائیں

۲۰ ربیع الاول ۱۳۹۷ھ

محترم زید فضلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! مکتوب کا مقصد احوال ہوا۔ آپ کی دینی مساعی میں اللہ
تعالیٰ برکت عطا فرماویں۔ دل سے دعا کرتا ہوں کہ خاتمہ ایمان اور استقامت پر ہو۔ آپ
کی والدہ ماجدہ اور عزیزان اور حافظہ غلام رسول صاحب کو دعا و سلام ابلاغ ہو۔ اللہ تعالیٰ
کمال و اکمال کی بخشش سے نوازے۔ آج میں بخاری حالت میں یہ خط لکھ رہا ہوں۔ بخار
انشاء اللہ تعالیٰ اترنے کو ہے۔ کسی قدر زکام و ریزش ہے۔ دعا کریں۔

شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاول پور

مکتوب (۱۲۳)

دوام تلاوت و اشغال پر مسرت

اور لٹھی تعلق پر اظہار و محبت

۷ جمادی الاول ۱۳۹۷ھ

صاحب العرفان و حامی الشرع زید مجددہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! سابق خطوط کا جواب نہ معلوم کیوں نہیں پہنچا۔ میں بھگہ اللہ

اور اللہ کا فضل ہوا انکڑوں نے بھی اجازت دی تو ماہ جون میں قبول کیا اور اسی ماہ میں رکنیت کا اعلان اور سرکاری منظوری آئی۔ تقریباً ہر ماہ میں کنسل کا کم از کم ایک اجلاس ہوتا ہے۔ اب تک تقرری کے وقت سے تین اجلاسوں میں شرکت کر چکا ہوں۔ (۱) اجلاس پشاور (۲) اجلاس کراچی (۳) سوم اجلاس اسلام آباد جس سے ۲ راکٹ فارغ ہو کر گھر آیا۔ (۴) چارم ۱۲ ستمبر ۱۹۷۸ء کو بھی اسلام آباد میں ہوگا۔

کراچی کے اجلاس میں مؤثر اسلامی کے علاوہ شیخ ازہر اور سابق وزیر اعظم و مفتی حلال مشیر سعودی حکومت بھی شریک تھے۔ تدوین قانون اسلام کی تحریراتی و جناباتی شعبہ پر عربی میں ان سے گفتگو ہوئی۔ وہ بہت کتابوں کے مصنف ہیں۔ لیکن احقر کی معین القضاۃ عربی دیکھ کر اس کی ضرورت اور عمر کی کوسراہا، عمان سے ملنے کا یہ بھی لکھ دیا۔ کراچی کے آخری دن میں جناب مفتی محمود صاحب نے پیغام بھیجا اور صحت کی دعا کی درخواست بھی۔ وہ جناح ہسپتال کراچی میں تھے میں اپنے رفقاء کے ساتھ ہسپتال عیادت کے لئے گیا۔ حالت اچھی تھی۔ اسی دن حضرت مولانا محمد یوسف کے مزار پر جو درسد مرہیہ میں ہے فاتحہ پڑھی۔ اساتذہ اور مولوی محمد جانشین بیٹے اور شکوہ کیا کہ یہ آپ کا گھر ہے یہاں آئندہ قیام فرمایا کریں۔ میں نے کہا اس (وعدہ) کام بہت اور مصروفیت رہی، لہذا گورنمنٹ ہاسٹل میں قیام کیا۔ انہوں نے آئندہ درسد میں بوقت کانفرنس قیام کا وعدہ مجھ سے لیا۔ حضرت کی کتابیں بھی کھنڈ دی۔ ٹمبر نے پر زور دیا لیکن بہت نہ ہوئی۔ بہر حال میں آپ کے والدین بڑا دران و جملہ اقارب کے لئے توفیق تقویٰ اور خاتمہ بالا ایمان کی دعا کرتا ہوں۔ جلدی میں خط لکھا۔ قاضی عبداللطیف کو خصوصی سلام۔

عشق الحق افغانی

جیسے خاقانی کا شعر ہے کہ وہ دیگر شعراء کے خلاف شای مجلس میں نیچے بیٹھے تھے تو فرمایا کرتے تھے۔

گرفتار تر نشست خاقانی
نے ترا عجز نے مرا ادب است
قل هو اللہ کہ وصف خالق ما است
زیر تبت یا ابی لب است

(خاقانی اگر سب سے نیچے بیٹھا ہے تو تو میرے پاس جگہ کی ہے اور نہ ہی مجھے سزا کے طور پر نیچے بٹھایا ہے۔ دیکھئے سورۃ اخلاص جو خالق تعالیٰ کے وصف پر مشتمل ہے۔ اس سورت کے بعد یہ ہے جس میں ابواب کا ذکر ہے)

لہذا تاخیر مکانی دلیل مدلل نہیں تو اشیع ہے۔ وغن فواضع للہ زفعد اللہ۔

عشق الحق افغانی ارتنگزئی

مکتوب (۱۲۵)

اسلامی نظریاتی کنسل میں شرکت

۱۸ راکٹ ۱۹۷۸ء

اخلاص مآب قاضی صاحب زید محمد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! جواب خط کی تاخیر کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ کچھ بیماری اور کچھ جدید مصروفیات۔ عوام اور حکومت کی طرف سے اصرار تھا کہ میں اسلامی مرکزی کنسل کی ممبری قبول کروں، لیکن میں بیماری کی وجہ سے معذرت کرتا رہا، پھر کچھ صحت ہو گئی

مکتوب (۱۲۶)

عنایت الہی دین اور رزق حلال کی طرف متوجہ ہے

نیم اکتوبر ۱۹۷۷ء

محترم قاضی صاحب زید اقبالہ

سلام مسنون کے بعد آنکھ آخری خط دیکھا۔

(۱) خود اور پر خور داران کا وظائف رمضان مبارک سے مستفید ہونا توفیق طاعت

الہی کی علامت ہے۔ اللہم زد فزد۔

(۲) حج کی منظوری کی خبر برکات حرمین سے استفادہ کی علامت اور ربط رزق کی نشانی

ہے۔

(۳) با اہمیتان تعمیر مکات کی توفیق ربط رزق کی نشانی ہے۔ بہر حال مجموعہ امور محتاج

شیں یہ راز ہے کہ عنایت الہی دین اور رزق حلال کی طرف متوجہ ہے۔ سب حضرات اہل

خانہ و عیال کو دعا و سلام۔

الحمد للہم الحمد للہ آخری مکتوب حسن انعام کی علامت تام ہے۔

اللَّهُمَّ كُنْ مَا رَزَقْنَا هَذِهِ الْآلَاءَ فَلَا تَزْعُمْنَا وَهَاتَانِ وَأَمْهَاتَانِ وَأَوْلَادَانِ وَ

أَخْفَادَانِ حَتَّى نَوَلِّدَانِ مَعَ الْأَهْلِ وَالْأَحِبَّاءِ وَالْأَسَابِدَةِ وَالْقَلَامَةِ وَجَمِيعِ

مَنْ أَعَانَنَا فِي أُمُورِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ حَتَّى أَسْمُ الْيَوْمِ الْيَوْمِ آمِينَ۔

دعوتہ اربعہ الی الخ ۱۳۳۵ھ

☆☆☆☆☆☆☆☆

القاسم اکیڈمی کی ایک اور عظیم تاریخی پیشکش

معروف سار عظیم دہائی سفیر قرآن شارب حدیث

حضرت العلامة مولانا قاضی محمد زاہد الحسنیؒ کے علمی و دینی مکتوبات کا مجموعہ

کشکول معرفت

(مکمل)

تالیف : مولانا عبدالقیوم حقانی

علم و عمل، دین و دنیا، مسنون و مکاتف، مفید کتابوں کا تعارف، مغربی سیاست کی مضرت، دینی سیاست کی ضرورت، تصوف و سلوک اور شریعت و طریقت کی جامعیت کا دلچسپ سرچ

صفحات : 458 قیمت : -/180 روپے

القاسم اکیڈمی جامعہ ابو ہریرہ

براع پوسٹ آفس خالق آباد و شہرہ سرحد پاکستان

طوبیٰ ریسرچ لائبریری

اسلامی اردو، انگلش کتب،

تاریخی، سفرنامے، لغات،

اردو ادب، آپ بیتی، نقد و تجزیہ

toobaa-elibrary.blogspot.com